زر کامل عیار
ترجمہ
معیار الاشعار
مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

زر کامل عیار
ترجمہ
معیار الاشعار
مطبع منشی نولکشور

در بین کہین عبارت حاشیہ وشرح بھی بعینہ لکھدی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ وشرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہوگیا
منتہیون پر حال اوسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور سطے
عبارت اپنے ترجمے سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق
ھم الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہوا وپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے ھم اما بعد این مختصری
در علم عروض وقوافی شعر تازی وفارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد وآنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمد ت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی وفارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہی منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف یعنے معروض علیہ کیواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھی
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی رونده سے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن چونکہ بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ بیت کے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت سے ہے
اوس سب سے جو تکرار پاے الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث از رسالہ علامی ودیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ واندازہ وجاے سنجیدنی
زر فتن زر وسیم وآلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے ھم واین مختصر مشتمل بر مقدمہ ودو فن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت شیر خدا علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا و مدحت ایمہ ہدیٰ ارکین شریعت غرا کہتا ہی فقیر حقیر سید مظفر علی اسیر کہ دو بیولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانہ مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما سند الکملا محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہی اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب خلعت و براعت نے اعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکہا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکہہ کے بیجا اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بہی ہر بارہا صحبت مین پڑہا گیا بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے صحت سے بہی رہ گئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد وکان حقًا علینا نصر المؤمنین حتیٰ العباد کے مطالب تو ضیح کن عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکہے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار

از تخییل شعر ہست و بالعرض از دیگر احوال تتم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہے
باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ہست زیراکہ قیاس را از علم منطق پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم
جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ہست و از جہت مناسبت تخییل ہست تتم کلامہ یہ کیفیت جواب کی ظاہر ہے
اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی ہے ہر کیف فقیر نے
اس باب مین خط مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب
اوسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط النفس یا انقباض باشد
ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف عروضیان وغیرہ ضیان پس این شبہہ
شبہہ محض ہست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر و الزمان ادام اللہ فیضہم
نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
خیال مین گذری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین
از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی
آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وافی ہدایہ و انبتنا فیہا من کل شی موزون لکھے ہین اور عرف عام
مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات سے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ
کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ مہید ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور
وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل و معنی گسترده ہوا
تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنی خیال کردہ شدہ اور معتدل ہے جس مین
تطویل یا اجمال مضر نہو بخوبی مطالب ہین اور یہہ کلام البتہ اثر کرنے والا نفس مین ہے انقباض یا ہے انبساط یا یہہ کہ
تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ دلالت کرے
اون معنون پر چنانچہ در تفسیر جعلوا الذین الایہ مین تحریر ہوگی ہے پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع اور
شبہہ مسطور مدفوع ہے فقال لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا فقط اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے
کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان
نثر و نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نہ سکھایا ہم نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شعر شک نہین کہ کلام خدا مین جگہ شعر سے مراد کلام موزون ہے نہ مخیل

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صنائعی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول**
شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر
صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین او سمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف و تحقیق شعر مین
مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش روندہ ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاوے واسطے آسانی مطالب
آیندہ کے کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید یا تحتانی بمعنی حقیقت شی
مستعمل ہے اور یہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی چیست
اینکہ ان ہین مرکب با موصولہ و لفظ ہی سے بکسر ہا و سکون یا ضمیر مونث واحد اور یا مشدد علامت جعل ہے
اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یاآت حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول
پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد
بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات
جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف
انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام
موزون مقفیٰ ست شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل مستقبل ہے اور عرف جمہور مین نزدیک شعرا کے
کلام موزون بوزن عروضی اور مقفیٰ ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس کی
تخییل ہو مقفیٰ وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین اس مقام
صاحب حاشیہ نے یہ شبہہ کیا ہے قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور
مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید معنی از تخییل باشد کہ
مقصود بالذات است و از ینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا
و در جای دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قید با وزن را داخل حد شعر نکردہ اند
چنانکہ محقق طوسی در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد
چنانکہ بعضی اشعار یونان ست و در بعضی لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار
نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر منطقی خاص است
بتخییل و وزن را از آن جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخییل کند و صناعت منطق باشد بالذات

قول تحقیق صحیح شهر افعال هم از کلام الفاظی باشد مؤلفت از حروف که بحسب وضع بر معنی مقصود دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی به تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا چشم مثلاً جزوی
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد از آن جهت که مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ست پس کلام الفاظ ہین مؤلف حروف سے کہ بحسب وضع معنی مقصود پر دال ہون اور
شعر بی الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اور کسی
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ سے ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام بخشے جیسے زید قائم اور قام زید منتخب اونہایت سے اور مراد حروف سے حروف ہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہ ہے مثلاً کہے کوئی یہ مصرع ع مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھ سے کرے معنی اوسکے یہ ہوئے کہ بیا یا ہاتھ یا آنکھ پر ہاتھ مارے
معنی اوسکے یہ ہوئے کہ بزن پس یہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور یہ خیال صوت یعنی
آنکھ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بہ زعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللہم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف اینست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفہوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند و دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ بر دہ بر دو از آن مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت است نباید پس خیال
صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بجانم نگری گفت + و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بہ خیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلام مدظلہ ہے کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

غرض اور بحث قضایا ئے تخئیلیہ سے ہی نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اونسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض و بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر یون
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض و بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہوجائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے بہا اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی اشرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی للنفس بسطاً او قبضاً اما المحدثون
فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفاً دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحاکی
بالکلام المخیل بالوزن و بالنغمۃ المناسبۃ ان قانتہما والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بہما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہہ ہے وآنا فی الامم القدیمۃ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین لم
ینقلوا عن قدمائہم شعراً موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان ہی بالنثر اشبہ وقوافیہا غیر متفقۃ
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض او بحث اونکو تخییل سے ہے پس

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہیں کا اور ایک مصرع کہیں کا
آدم پر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجائے جنس سے یعنی
معنی جنس کے صادق ہیں مگر جنس حقیقی کہا چاہیے اس واسطے کہ مرکب میں دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم میں مؤیدلکے یہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تعیین
معنی الجنس عسیر دقیق و فی البسیط تنقیح الماہیۃ متعسر و مشکل فان ابہام المبہم و تعیین المبہم امر عظیم انتہی
علیہ الرحمہ نے احتیاطاً کلام کو بجائے جنس کہا قال ح قولہ بجائے جنس یعنی بجائیکہ
نمایند پس مراد ازان جنس است اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل است تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیئاتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و مشابہ ماہیت است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس میں کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض سے کہ دل خوش ہو جائے
یا آزردہ جاوے اور شک نہیں ہو کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہی تا حاصل ہونا اسکا نفس میں منشا صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہو ایک ماہیت کا نفس میں مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکمای یونان اسباب ماہیت شعر سے گنتے ہیں اور شعرای عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے گنتے ہیں پس بقول یونانیان تخییل فصول شعر سے ہی اور بقول شعرا مثل غرض اور ماہیت
شعر سے لیکن معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھ گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس
انقباض نفس سے ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد یعنی جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوح صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیش دستی کرنا کسی کام میں غیاث سے
اور ہیئات جمع ہیئت بمعنی صورت بنانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھ اور تھا کہ بیان درست نہو سکا بہرکیف یہہ مقام چندان دقت طلب
نہین ہے ہم و ہمچنین الفاظ مہمل بیمعنی را اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہہ فقرہ
عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ مقصود نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح
الفاظ مہمل بیمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفیٰ ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول و
میم ثانی مفتوح فروگذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رہا ہوا کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین
جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو ایات مذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے
کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے
انتبا تاللاعرفی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ۵ روزی کہ در بدخشان یخ بر چنار شد دوہ
فالودہ وشتی خلخال با گردد بس ایسے کلام بیمعنی کو شعر کہنا چاہیے ہم و حکم ہزلیات اہل مجون و ہزل
کہ بہ الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان تحصیل
ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر را غیر شعر را بیجا سے جنس ست اور حکم بیہودہ گویون
اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین
حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہو
پس کلام شعر اور غیر شعر کو بیجا سے جنس سے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا
بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب الصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی لیکن
اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عند الاصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام
مسخرگی کو کہتے مین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی
فائق مین شعر خوش گفت فائق شاعر غرا کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد بمقام شعر چون صرف
افتد ... اینبا شد نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر
کسی غزل مین کہا تھا اوس مین لفظ یکہ مستند تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی
اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ خان نے
خفیف ہوکر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک رسالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی
ترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے شعر چون این رسالہ واقع دخل بود شاعرست ازین جہت نام عرش شد ... گردد

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان یا عروض مین فَعِلُن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک تشکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھالیگا اوسکو ذوق کہین گے ھم و موضوع آن حرکات و سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیأت مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند و بعضی نباشند دار صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت النفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل و خوشنما ہین عرب مین متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی مین مال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا اوزان کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع کے ہم وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد اگرچہ ہیچ مخیل موزون نباشد اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از ان جہت کہ وزن ست دیگر

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور غزل سے اور صاحب منتخب نے وہ نون لفظ بالفتح لکھے ہیں غیاث
سے اور سخط بالتحتین اور خار معجمہ خشم اور غضب مدار اور موید سے اور منتخب میں بالضم اور بفتحتین ہے
اور صراح میں بالضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق میں
وہ چیز کہ تمیز دے ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ میں جیسے کہ لفظ ناطق
(یعنی کونسی چیز ہے وہ بیچ ذات اپنی کے)
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانوں سے کہ شریک اوسکے ہیں حیوانیت میں غیاث سے مثال اوسکے
جو نفس میں انبساط پیدا کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال * مثال اوسکی جو نفس میں انقباض
پیدا کرے مصرع شمل تلخ و مقوی چون نگس ہا * مثال اوسکی جو نفس میں منشاء اقدام کار کا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد * با خلق خدای کن نکوئی * یا اشعار زہیر وقت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت زرا چہ منم پیل فولاد خای * کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای * درہم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ * خورم گردہ گردنان بی دریغ * مثال اوسکی جو نفس میں باعث امتناع
کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود * کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست * چہ حاجت
کہ با وی کنی دشمنی * کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست * مثال اوسکی جو نفس میں باعث رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رسکم آید چو کسی سیر نگہ در تو کند * باز گویم کہ کسی سیر نخواہد بودن * یا اشعار
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان میں ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپیے
صلہ میں دیے مطلع ای نشان حیدری ز جبین تو آشکار * نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار * مثال
اوسکی جو نفس میں باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل *
چنانکہ بانگ درشت تو می خراشد دل * یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہیں اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے
بیت تا میر آفتاب ترا خواند روزگار * خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار * مثال اوسکی کہ جسسے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتیں بہت سی ہیں از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز و درده جام را * خاک بر سر کن غم ایام را * ہم و آنا وزن ہیاتی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا
در این موضع ذوق خوانند ست و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کا

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد
قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ؎ ساقی ازان بادۂ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم ٭ پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر
بہر بتان نثار کردم ٭ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھہ
بار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً او معناً دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ او وار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہمہ بیت جز
قافیہ و ردیف نباشد فافہم ٭ و مراد از دورہا درینجا یا مصراعہا ست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ست اور مراد دورسے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے انکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقۃً اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعونکو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین ہم و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و اوراہمات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور اوراہم مین پس اوراہم جمع ورہم بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول و ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی ؎ تیغ بستہ جہان لب ز نا شیر ہوا ٭ شد
موجۂ آب ہمچو موج خارا ٭ در صفحۂ شکل نقطہ گردید الف ٭ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ٭ اور مستزاد و
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدا را ٭ در حضرت
شاہی ٭ در غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را ٭ جز نالہ آہی ٭ و باشد کہ در دورہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار
کنند مانند مسمطات چہار خانہ و غیر آن ست اور کبھی ان دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے یعنی مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جسکی بیت چہار قافیہ

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے اور اس جہت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہے کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور نہ کلام مخیل شعر ہے ہم و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعر ست الا آنکہ ہمیا تہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد نزدیک باشد تام مانند اوزان خسروانی وبعضی لاسکوہیا و شاید کہ بعضی ازہم آنرا بسبب مشابہت از اوزان شعر شمرند وبعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتھہ مناسبت تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آوازلاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین وکاف وکسرہ واو اور یای معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے اور برہان قاطع سے ش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی منسوب باشد بلاسکو نام شخصے از قوم ترک رندانہ وضعے بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد وبنام او جہان آن طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی ایجادی ہین کہ جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پاے نہین جاتے ہم و اما قافیہ تشابہ اواخر آدوار باشد ومراد از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا در معنی ست و اما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی

تھا اور جشنوی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے ھم پس ازین بحث معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر
نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ست مانند قصیدہ و قطعہ
و مانند آن ست پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعر مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سی یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ نہوگا ھم و حد شعر بحسب
عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند
کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود آن قراین مقفی باشد ست اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ
مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لا یکاد ان یسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے ھم

فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی در لغات

لغت عرب رزانت و خفت مختلف ست چہ تازی مثلا بقیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر
باشد و پارسی بخفت مایل تر ست فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین از روی لغات کے
(زبان ۱۲ زبانی ۱۲ گرانی ۱۲ سبکی ۱۲)
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور فارسی
سبکتر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور ہون

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے
من ماندہ ام مہجور از و ✽ درماندہ و رنجور از و ✽ گویا کہ نیشی دور از و ✽ در استخوانم میرود ✽ اور کبھی
چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال بیت چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے ✽
بہاری حسن گلزاری بفن و فتنہ فتانی ح در تحت عبارت و غیر آن نوشتہ پنج خانہ و شش خانہ
یعنی مخمس و مسدس فافہم ھ و اگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ اتحاد اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
اوسکو سجع کہتے ہین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ اواخر فقر تین کا اور سجع تین قسم ہے اول متوازی اوس مین حرف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار اور صبوری اور دوری اور مہجوری
اور مجبوری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور رال اور مثال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوسمین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہیے اور رو مختلف جیسے اعمار اور انوار
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین اوسکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہہ فقرہ کن سبعا ضاریا وذئبا خاتلا او کلبا
حارسا ولا تکن انسانا ناقصا یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھ و در یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دور ہی دیگر با آن ست اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہوینگے قافیہ معتبر نہوگا ھ و چنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست و حشونی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی و آن را
یونہ نامہ نام نہادہ ست اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع ہین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولامحالہ وزن گران تر سے یعنے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در او در آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر آنچہ حرکات کمتر باشد بتکلف تر پس بعضی اوزان بنا بر
بعضے لغت باشد دون بعضی بطبع و باین سبب بسیار بحر است کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات
دون لغات دیگر اگر دیگران شعر گویند در درایت نظر آنرا موزون شعر ندانند اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی ہین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن ہین کہ اوسکی مصرعونمین
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان ہین کہ حرکات کمتر ہین بتکلف پس بعضی اوزان بنا بر
بعضے لغت کے ہین سو بعض کی طبیعت ہین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانونمین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر ہین ناموزون معلوم ہوتے ہین شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب ہین مانوس اور فارسی ہین غیر مانوس ہین ہم و ہمچنین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیونمین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر ہین یعنی عربی ہین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر ہین
یعنی فارسی ہین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے ور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے نچاہیے کسواسطے کہ اختلاف ردف کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے وہ اخل عیب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زرین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتوانند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور بجہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب است از صاحب میزان
کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ بالاتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمۂ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام در را روی باشد بای ضرب و سلب چہ باشد در روی قرار دادن
حروف میانہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار میں بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست
اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طاے مہملہ کے تازی مین
اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے [illegible] اور
[illegible] مین ہم یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات
یا بکمیت بیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بکیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف دروی تام باشد بخلاف
پارسی کہ بعضی حرکات دروی مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
زبانونکا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الآخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی
کے اور بعض مبنی کی مثل ضمہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و اوزان ہم در رزانت و خفت مختلف باشد چہ بحسب اختلاف و اتفاق
اجزای دوریا وچہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی ثقالت او خفت مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کی یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف ہے سب
بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق ہے
سب بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس ہر وزن کہ

تھے اور یہہ عبارتکما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ھم و از تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض کلام باشد تعلق بصناعات کہ بآن خاص ست ست اور تحسنیات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص سے ہے کہ محقق علیہ الرحمۃ خوب بیان فرماتے ہین ھم مانند علم خطابت و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم لتعرف معائب و خللہاے آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص معتقد فیہم سی مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوی ہین اور جسکے راوی معتبر پائی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب اور مکتوب الیہ سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے ھم و اما تخییل بحث ازان تعلق یعنی خاص از علم منطق دارد ست و اما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی ھم و اما وزن بحث از ماہیت آن و از استعمالش در ایقاعات تعلق یعنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقاً تعلق بموضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا و از استعمالش در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست و اما وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور درستکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی میں کہتے ہین تُن تن تُنُن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

رسالهٔ قافیه مین جس جگهه بیان روی ہے یہه عبارت لکھی ہے روی حرفی ست مکرر که بنای قافیه
بر وی ست و ہر قصیده که بقافیه منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیده را که ضرب و سلب
قافیه باشد بائی خوانند

فصل سوم در ذکر صناعتها که شعر را بآن تعلق باشد

چون این
قواعد ممهد شد گوئیم اما کلام که بجای جنس ست بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما عبارت اور جب یہه قاعدے مقرر ہولئے
اب کہتے ہین ہم که کلام جو بجای جنس ہے اوسکے نفس الفاظ سے بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اوسکے جاننے ہین
اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم علما پس محقق علیه الرحمه نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجه مجملاً
پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور یہه لکھا جاتا ہے که فائده بجای جنس لکھنے سے یہه ہے که جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفهوم سے
ہوتی ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہه کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکه مفهوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان
قوم مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے صحیح مناسب آن بود که اجزای مفسر مود
و از ہیأت کلماتش من حیث التعلیل و التصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
نیز که این کلام محقق ترجمه آنست احتیاج فن نحو مذکور ست پس ایراد صاحب میزان بحث ذکر نکردن
علم صرف و نحو که بر محقق علام ست محض بیجاست کما لا یخفی تم کلامه مگر حقیر نے یہه شبهه صاحب میزان کا
مولوی عبدالرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھ بھیجا مولوی صاحب نے
یہه عبارت جواب مین لکھی که نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل ست زیراکه بحث لغویان از ہیأت کلمه ست
و بحث نحو از اعراب ست آنهم از ہیأت کلمه ست و ہم میتواند شد که در صناعت ارباب معانی داخل شود
که ہر چند اعراب از ہیأت لفظیست اما استفاضهٔ معنی ازان می شود فقط آپ کہتے ہین ہم که منشا اس
اعتراض کا یہه ہے که اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہه باطل ہے اس سبب سے
که اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچه کتاب مختصر المعانی مین یہه عبارت ہے
و انما قال متن اللغة یعنی معرفة اوضاع المفردات لان اللغة اعم من ذلک اور مطول مین یہه عبارت ہے
و انما قال متن اللغة یعنی معرفة اوضاع المفردات لان اللغة قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیة

وازسکونات متناسب که میان آن نقرات افتد بست فن اول علم عروض مین اور وه دس فصلین
هین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر مین که وه حروف اور حرکات هین پس حروف و حرکات
شعر مین جزو اول هین اور جزو ثانی جو اون سے مولف هوئی هین یعنی سبب اور وتد اور فاصله اونکا بیان
آگے هوگا یهان بیان حروف و حرکات کا ہے که علم ایقاع مین فن موسیقی سے یه بات مقرر هوئی
ہے که وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا هوتے هین نقرات وه آوازین هین
ناخن زدن تے درپے سے پیدا هون اور سکونات جمع سکون که درمیان اون نقرات کے واقع هوں
اور متناسب یعنی زمانه سکونات کا درمیان مین برابر اور بهم مقدار هو پس یهه پے درپے هونا نقرات کا
اور متناسب هونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے که اوس مین آوازهاے معروضه الحرکات والسکنات سے بحث کرتے هین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یهه لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چهارم که یای تحتانی ہے استعمال کرتے
هین اور موسیقی کهتے هین بهار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن سے ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کهتے هین که آواز مرغ ققنس سے که
اوسکو موسیقار بهی کهتے هین حکما نے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقره
بمعنی ناخن زدن چوب وغیره پر که اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے هم وچون خواهند که ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصه حرفهاے که از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث نشود مانند تا
وطا ست جوچاهین که اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بجاے
نقرات کے حروف متحرک لائین علی الخصوص وه حرف که اپنے مخرج سے بعد کشش کشیده کے
پیدا هون مثل تے اور طوے کے که ان مین تحریک زیاده ہے ازاء بکسر اول بمعنی متقابل
وبرابر کشف اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رها کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وه هوا ہے که لینی ہے
راه بینی سے یا مونهه سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پهر اوسی راه سے نکالنا اونکا
اور یهه اندر جانا اور باهر آنا دم کا ایک نفس ہے هم بازای سکنات حروف ساکن خاصه حرف

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین بایکدیگر البتہ مناسبت ہے ھم واما قافیہ بحث از ان ہم بصناعتے
مفرد متعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ھم واین دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ واین جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام وانواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتے
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق ت اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بجہت ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر ست از لغت و بلاغت
و غیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض ان کما ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنائع و نقد را اوّلاً ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ ست
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع میشود
و مادہ ہر چیز داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم ست
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃً بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فتأمل کسقدر مطلب متن
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے ھم **فن اول** در علم عروض و آن
دہ فصل ست **فصل اول** در اشارت باجزای اولی شعر و آن حروف و حرکات است
ت علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ ست کہ حدوث اوزان از فقرات متتالیہ باشد

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ہم وواو والف و یا ہر یک باشتراک بر دو حرف است
یکے مصوت کہ حروف مد مذکور ست و آن حروف جز ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم
ساکن اما در واو و یا ظاہر ست و اما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ت اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا ہین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے بوزا اور دور اور میر اور پیر
اور دار اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
وُلد وِلدان وَدود اور یے جیسے یُسر یَسار معالِیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بالفتح اول و بکسر لام بمعنی مرد جواد اور سخی اور بقول مرد بے زن اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتدائے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد از آنکہ
حرف مصوت مقارن او شود و مجموع را حرف متحرک خوانند ت اور حرف مصمت سے ابتدائے
کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور
جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یک حرف بیش نشمرند و آنرا مقطع مقصور خوانند مانند
چہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

غنہ دانچہ محتمل درازی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تن تن ست اور مقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اونمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس
لفظ تُن تُن مین دو نون حرف تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غنہ بالضم
وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف مغنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ھم اما در وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کہ
باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ست واما وزن شعر مین حروف متحرک
جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حروف ساکن بجای سکنات
ھم ودر علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مصوّت ویکی مُصمت ومصوّت
یا مقصور ست یا ممدود ومقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مدکہ اخوات آن
حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست
ست اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوّت اور مُصمت اور
مصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوّت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حرف مصمت ہین پس مصوّت بتشدید وکسرہ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ
مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے
فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف منتخب وشرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوّت سے انہین زیادہ ہے مُصمت نام رکھا اور حروف مدہ
حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور
بمعنی گردش اور دَیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اُخت مراد مناسبت ہے اسواسطے
کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

اور پارسی مین ان انتھائیس حروف مصمت سے آٹھہ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف شعر ہشت حرفست آنکہ نایدد رزبان فارسی ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہوسکتے
اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور چیم یعنی چے اور ژے اور ڤے اور گاف ہر
انمین چار حرف مشہور ہین اور ڤے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ اوسکا درمیان بار
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہر کہ لہجہ اوسکا
سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہوسکتا ہم دو حرف مصوت ممدودکہ یکی ازان حرفی است
کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ بتازی مالح باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد
چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار رند و آن را امالہ خوانند اما
از اصل لغت نشمرند ست اور دو حرف مصوت ممدود کہ انمین سے ایک حرف ہر کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیساکہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیساکہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پر پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیساکہ لفظ شوری یعنی مشورہ اور لفظ شیر مین جو دودہ
کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو نیم پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیساکہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت پائی تازی مین
بھی ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیساکہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ہم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ
کہ در دیگر لغت ہا بکار دارند و در تازی در لفظ قُیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسر بستہ
باشمام ضمہ اما در فارسی نیفتدست اور منجملہ ان دو حرفون کے حرف تیسرا ایک ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنس کرت کے اور زبان تازی لفظ
قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہر ادہ

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک ہو جاوے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم واگر
ممدود باشد بمقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
وآن را مقطع ممدود خوانند چہ حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے بمقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ اُو اِی کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کس واسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے ہم وچون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش یعنی سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ ہین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیساکہ
یعنی الف ساکن ۱۲
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
ازانکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ نعم کلام ہم و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد وآن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود وآن پا و چیم و ژا و قاف و گاف است

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی درخویش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب
وہ حرف یا مفرد ھم و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
فاعلن است و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتداے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کرے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
ادا ہونا اوسکا زبان دانون سے ممکن ہے ھم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بشایۂ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور ایستادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خوش مین اور مفرد وہ حرف ہر جو ایسا نہو ح متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

بیضمے کی دیتا ہے ھم و حرفہای دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب یکی
از حرف مد با غنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بروزن دو و دا و دی باشد
ت اور او رحرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھ غنّے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال مین جیسے
خوان اور زین اور زبان ہین کہ بروزن دو او ردا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت
مین بمعنی واقع شود ہے ھم و چنانکہ از ترکیب یکی از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درخویش کہ بجای درویش گویند و در لفظ گوش کہ بجاے
بس گویند واقع باشد و دلیل برآنکہ ہر یکی ازین حرفہا یکحرف است آنست کہ در وزن بجای یکحرف آست
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف است چہ بروزن خاست
ت اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حرف واو
کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درخویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین
اور لفظ گوش مین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون
حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین
مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ
جب یہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پائینگے ایک حرف شمار کیے جاینگے
اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلہ اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درخویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور رد دونون کے
درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہرچند امثلہ مین لفظ گوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے
ھم ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ مرکب از ضمہ و فتحہ است
و حرکت حرف مرکب در درخویش کہ مرکب از ضمہ و کسرہ است و دلیل برآنکہ ہر یکے ازین حرکت ہا یک حرکت است
آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بودت اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقًا ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ زبان عرب اور فارسی مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالی ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ پس یہہ ہے علامت فتحہ ما قبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے بعضے برای اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
کی ہے کہ خط نسخ مین سر میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے ہم فصل نہم در کیفیت اعتبار
حرف متحرک و ساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک و ساکن ہست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروفی ملفوظ است نہ حروف مکتوب
مکتوب و بسیار حروف ہست کہ مکتوب است و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو جمع
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر نویسند و الف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کے و چہ و نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن ت فصل دوسری بیچ کیفیت اعتبار حروف
متحرک و ساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سی حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کی کتابت
تازی مین کہ بعد واو جمع کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے درمیان کلمات کے شامل و اتصال کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در غویش وغیرہ کہ تفصیلش در ما سبق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کہان ہے ھم و باسر مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ست اور طرف مقصود کے جاتین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ھم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد بشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی ست آنچہ او را ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا آنچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا ہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہہ معتل کسواسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچہہ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچہہ کہ بجاے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ھم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت ست چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ت اور نشان
او لفظ حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ملفوظ ہوتے ہین ھص و بدانکہ تشدید در پارسی درد و موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرّنده و برّان
گویند و دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی
بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بر وی سابق بود کہ در لفظ نباید مانند واو و در و تو وای
سه و نه و کہ و چه و لاله و پرده و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود (ای تمام کلمہ) و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید (برداشتن)
واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید
دران لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
ت اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرّنده
اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرّنده کے نظامی کہتا ہے شعر بتبیره بغرّیدن آمد چو ابر *
بغرّید ہر سو چو بانگ ہزبر * بتبیره بر وزن کبیره بمعنی نقاره ہی برّان سے مثال لفظ برّان کی نظامی
کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروه * ببرّید سر ہمچو یکپاره کوه * اسی طرح ہی تشدید لفظ برّیدن
کی نظامی کہتا ہے شعر چو برّان شود نامه ہاسوی مرد * من آن نامه را بر کشایم نورد * اور اسیطرح
ہی تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرّید خفتان زره پاره کرد * عمل بین کہ فولاد
باخاره کرد * دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے
وه معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھہ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور دُرّ و گوہر اور
چپّ و راست نظامی کہتا ہے شعر زہیرایہ و گوہر و زرّ و سیم * بدان جانور داد نزلی عظیم * اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفه آورده ہمہ گرد راست * شد وصف آراسته از چپّ و راست * اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وه مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور سمّ اسپ اور زخم کمند
نظامی کہتا ہی شعر نخل زبان را رطب نوش داد * درّ سخن را صدف گوش داد * اور نظامی کہتا ہی
شعر ز سمّ ستوران دران پہن دشت * زمین شش شد و آسمان گشت ہشت * اور نظامی
کہتا ہے شعر به نیروی بازو بزخمّ کمند * در آورد گردن کشان را به بند * اور اسیطرح صفت موصوف
مین سعدی کہتا ہے شعر چو مردم دانا مثال زرّ طلاست * کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند *
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می ذرّه ہم بخود نور نظر * اشک از چشم چو دُرّ شب چراغ آید
برون * یا وه کلمہ کہ سبب امر کے اور میم نہی کا اوس پہ ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو ملفوظ مین آتے ہین
حروف مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر آمنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے آمنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمر منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے واقتلوہم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمے کے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچہ یار مین روز آمد و شد رہتی ہے اور یا اور ہا لفظی اور جیسے اور [illegible] ماتم قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت گ کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو او
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ۞ کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادہ ما را ۞ و همچنین بسیار حرف است کہ ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واو او و یاے در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف در آتش آس و تشدید اتہ و ت اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو کہ اور یاے ہ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردلوا لنصب در ایوان ہو ۞ تحت لواء آدم
من دونہ ۞ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبرئیل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشددہ کے اتہ مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

کہ واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بتشدید بیامیزند با مثال تشدید در معطوف چنانکہ
درین شعر کہ از مثنوی است بیت مرد دانشمند و نادان یکی است ۰ فرق اندر هر دو آن این انکی است
و اما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زید بتشدید تازی بطریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نفی را بحرف
مابعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم کہ بکن گر تو هستی آدمی ۰ زانکہ شیطان را بود کبر و منی ۰ تم کلامہ
پس یہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل غنا نہیں اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
ہم و از فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت است اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے ہم و با آنکہ اول شعر حرف ساکن نتواند بود چہ ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
است اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون زبان
عرب و عجم میں بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی میں ابتدا بالسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانوں میں کلام کرینگے ادا کرنا اونکے لہجے کا ایسے متعذر ہوگا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشدد بمعنی دشوار ہے منتخب اور کنز اور غیاث سے ہم و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند است اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کرتے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضاے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
میں درمیان شعر کے دو ساکن نہیں آسکتے اور اگر آسکتے ہیں ایک متحرک ہوجاتا ہے بمقابلہ موزون ۰
مگر آخر مصرع میں ہم و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام رفتہ چنانکہ در ساتر یا با غنہ چنانکہ آندر تہم و ہیچکدام در اثنای سخن
شعر جائز نیست اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں ہوتے اور اثنا سخن میں
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ ساتر
میں یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ آندر تہم میں اور یہ کوئی اثناے
سخن یعنی وزن عروضی میں جائز نہیں پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسرے کو دیکھنا

بکن و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکن و مکن ای بت خوش خرام ★ بمن ستم و بر شہید
لطف دوام ★ یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے ملحق ہو کہ تلفظ مین نہ آسکے
مانند واو کے دو اوسکی مین اور مانند ہاے کے سہ او ر نہ اور کہ اور چہ اور لالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی
مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بمن دہ تو تا ہم یکبارہ بروزن
سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات بہ تشدید با لفظ بمن اور لفظ تا مین یہہ بھی دو کلمونکی مثال ہے
اوران مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے
اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت
فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین
ح زیر لفظ خرم بہ تشدید اور ہران لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین
تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین
کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیر وی کی طرف بای امر او میم نہی کی پھیری ہی اور خیال
معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر چنانکہ در حرف اول از معطوف
یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ
در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در حواشی
کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مراد وی از حرف اول معطوف حرفی قبل از واو باشد
یعنی حرف عطف دار او اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزو و تمنا و زید و عمرو قرار دادہ آید لیکن
اینمعنی ہم قرینست تحقیق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر وی سابق بود چنانکہ در لفظ
بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یارب بکن و حرام مخور لیکن مخفی
نماند کہ تخصیص بای امر زائد ست بل در ماورایش نیز یافتہ میشود مثل شبو و شبانہ زد اصلہا شب بو
و شب بانہ بل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شپر اصلہ شب پرہ بل در غیران نیز مثل
جتر اصلہ جت تر ہم کذا مثل حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

چه در وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مردزن بر وزن فاعلن باشد بی هیچ تفاوت شد و اما سه
حرف چنانکه در لفظ راست و بخت و مورد باشد و همیشه حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سه حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بدرزند مثلاً راست گو بر وزن فاعلن گویند و بعضی همه حروف
در عبارت آرند تا راست گو بر وزن مفتعلن شود و اگرچه بر وجه اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد و شعرا بیشتر بر وجه اول استعمال کنند ✱ اور جب امثال انکی اثنائے شعر مین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مردزن کو بر وزن فاعلن کہتے ہین
بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بر وزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بر وزن مفتعلن کہتے ہین ہرچند
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بر وزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بر وزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
یا بمعنی مرد وزن کہیے یا بحذف عاطف بمعنی مرد وزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی مجہول
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا اونمین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان ✱ و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از انکه بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکه گویند مثلاً راست دگر در ینصورت وزدیدن یکحرف در عبارت گران تر
بود از آوردن همه بخلاف صورت اول و سبب آنست که در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاد و حرف متحرک بحقیقت هم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

کذا فی المنتخب و الکنز و الغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑے کو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب و الغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن
جمع ہوتے ہین اثناے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے
ادغام واقع ہو جیسے لفظ سآر مین کہ الف مدہ کے بعد را مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے
غنّہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی ءَ اَنذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن پڑھا
گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنّہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ ءَ انذرتہم
چون در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ و الفش خوانند پس گویا کہ ساکن شد
و سکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا اسواسطے کہ یہان عین ساکن چاہیے لہذا مینے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرأۃ ءَ انذرتہم ہر چند
وجہ مرقوم ہست اول تثقیل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ با قیام حرکت چہارم
زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ ھم و اما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادہ
از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن
چنانکہ در کار و مرد افتدت و اما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے
مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور
پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست
مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین
بھی بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے
لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین اسلئے
جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون پر ایکیا ہے
ساکن رہے گا ھم و چون امثال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شمرد

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہیگی اور یہہ احکام حرفونکے
جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین اگر جسوقت یہہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے تے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شُد اور رد مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اِسنے زیادہ ہے
اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو ہم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیاد
از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران شمرند لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم زحف وہ تیر کہ زمین پر گرکے نشانے پہونچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب اور استعمال
مین زحاف بہت ہے ہم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد
و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعرے
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع
اشعار اعتبار کردہ شود ت اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلَاتُن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت عین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین فعلن نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیسا کہ مستان کو سبکون میم نہین پڑھ سکینگے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نہین ہے

ازان بر وزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ہست اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئیگا مثلاً کہین رست و کڑکہ واو عاطفہ بجای حرکت کے ہے تے پر اور بعد اس تاے متحرک کے کاف کڑکا متحرک آیا ہے اس صورت مین حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سبب کے قائم رکھنے سے یعنی اسکو بروزن مفتعلن کہین سکے نہ بروزن فاعلن اور یہہ ثقیل خلاف ہے صورت اول کے کہ رست گو بروزن فاعلن پڑھتا اور رست و کڑ بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑتے ہین یعنی سین اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مصوت یعنی حرکت عین کی پس دونون مقابلے مین برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کڑ کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کڑ کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست و کڑ کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسو اسطے کہ حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور سین راست و کڑ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کڑ کو بروزن مفتعلن کہتے ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بعبارت اخیرہ ہے ہم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بگوئیم کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زائل شود و این حکمہا جملہ حکم و توجیہ این حرفہاست درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکۃ بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار نبود و در حکم محذوف باشد نیست حکم حروف ساکن ست اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے جو راست اور جنت و غیرہ مین یا لفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی مین ہے تو حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اول

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت نہ الا باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد
اجزای اولی ہست ولہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قال ھم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند ولامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لامحالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بالسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت بادہ مثل او اور ای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کسواسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرکونکا
ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانۂ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ھم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن و مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکیم اور
نشود وغیرہ مین تسکین اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے الفاظ اصول سے چشم پوشی کی اور
اپنے زعم مین یہہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در تحت لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار معجم و مولانا جامی
بہمین معنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

جیسا کہ اول شعر ساکن نہ آیا ہے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور معتبر ہوں ھم و تقطیع شعر عبارت ست از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولف پہ یعنی برابر کریں الفاظ شعر کو اوسکے رکنوں سے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھہ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اوترنا اور بقائی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح معماین دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ھم مثلا تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد٭٭ کزین برتر اندیشہ برنگذرد٭٭ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون وجانو خرد کزی برتر ندی شہ برنگ درد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلاً تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن وجانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن درد فعل ھم و ازینجا معلوم می شود کہ تا بحرہا و وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت چنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود اما نہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک بحر و نکو اور اوسکے اوزان اور ارکان کو نجانیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع کر سکتے ہیں اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانیں کہ یہہ کون بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہیں امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے ھم **فصل سوم** در اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک و ساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزاے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہیں لہذا اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزاے ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہیں اور یہہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

باز ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی این است
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و این اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند ست اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ
کہا ہے ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہے ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چاہیے مقابل متحرک کے پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرونکے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزا اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیئے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین بھی اسباب
و اوتاد اجزا سے شعر ٹھہرے منحل بضم اول و حاء حطی مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذا فی المنتخب
والغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبر نیش آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہر کسو اسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مؤلفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مؤلفات تازی بیان کیئے دونون فاصلونکو تازی مین لکھہ کر لکھا کہ ہر دو
نہ از ان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مؤلفات فارسی سے جدا ہے اگاہ نہ از
اور تالیف ثانی ہے ھ و در عروض تازی مؤلفی را از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فعلن و آن مؤلف از دو سبب بود اول ثقیل دوم خفیف و مؤلفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فعلتن و آن مؤلف از سببی ثقیل و وتدی
مجموع بود و ہر دو نہ از ان تالیفات اول باشند ست اور عروض تازی مین دو مؤلف کہ چار حرف سے

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ہست از اعتدال خارج ہست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ست
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدر ہست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود مجوزہ متحرکات
ثلثہ است و آنچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل سپیدے
در وزن یافتہ نمیشود الا بجذ زحافات و ایمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمہ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر ازان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و تنگم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے س ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مقولہ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ ہم و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن موکف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود و سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیساکہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بالسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس موکف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلہ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش نگرو افکنین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوایدکی نہین ہے ہم و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو دو یا سہ سہ

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش که قایل بوجود فاصله
بوده اند آنکه چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نهاده و لهذا فا و عین و لام را در همه اوزان
بکار برده و در کلام عرب کلمهٔ چهار حرفی با سه حرکت متوالی و پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می شد
نه زیاده ازان مثل فرس و ضبط لهذا برای وزن این هر دو فاصله قرار دادند و ازینجاست که در دائره
مؤتلفه در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کرده بحر ثالث بر نیاوردند یعنی از فا و تن وزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار نداده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفهٔ اصلیه عرب ست پس بسیار اسمارست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و برثن و درهم و قمطر که اجزای مذکوره وزن انش ممتنع اند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چه آن بجهت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را هم نقل کرده و وزنش فاعلاتک آورده کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قوله هر دو
نه ازان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله تم کلامه پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصله معلوم
می شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصله در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگہہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلهٔ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصله کبری را وجہی بہم نمیرسد پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سه حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصله را از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد حال آنکہ محقق علیہ الرحمہ
فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرہ مؤتلفہ
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھہ دیتے ہین ایک
حاشیے کا یہہ حال ہے بس ایسے کلام بیہودانہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی
نه هر دو نه ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصله اوس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین رکھتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام
زنگی کافور ہم و عادت عروضیان آن باشد که درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا را آورند برین تقول
از سبب خفیف تازی بلیت اسمع منی یا ابن الدنیا ۔ اجمل خیرا تزد حسنا ۔ تقطیعش چنین کنند

ہوتین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلۂ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے تحتی فارسی ہین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف ہے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فَعِلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تحتی فارسی ہین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مولفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین مُتَفَا اور علتن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاصلہ بصاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلون کے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلۂ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمیشود
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آن فرق اینقدر است کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلہ صغری ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل ست مثل متفا و علتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را ہیچ ہم نمیرسد
معہذا الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مُغنی از فاصلہ ست
و برای وزن ہمہ موزونات کافی است ولہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفت کہ
فاصلۂ صغری بتحقیق سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلۂ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا ش لفظ مکفوف یا ہزج غلطی کاتب ہست
زیراکہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن ہست و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید و دراینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بخا و نون معجمتین لکھا ہے
اور بعضون نے بحار مہملہ اور باے موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم ہست
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے
بیت یاری کز من دوری جوید ❊ عشقش زی من تا کی پوید ❊ زی من ای طرف من اور تقطیع
چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجائش تحریک تمام حروف
کہان مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ یَکَدُ وَجَدَ اَثَرَ ہِمَمِکَ فَجُہْدَہٗ وَطَلَبَ بَرَکَۃَ
شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ نپی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
ز برکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی اور دال او ر سے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح و ضاد معجمہ
پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور جو جمع شیمہ کذا فی الغیاث ھم واز وتد مجموع تنہا ہے
شعر فَطَالَمَا وَلَا لَمَا وَطَالَمَا ❊ سَقَی بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا ❊ رجز مجنون ❊ بپارسی چنین شعر چہ عجب
نزارم از نگار من ❊ کہ بی گنہ برون شد از کنار من ❊ رجز مجنون یا ہزج مقبوض ہست اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقوم متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مجنون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یا رب کز من دوری
جوید ٭ عشقت ز بہی من تا کی پوید ٭ و از سبب ثقیل تنہا شعر محال است اما نثر تازی چنین بود و گدک یک
و جدا اثر ہمت بہمد طلب بر گستہ رشتہ مک و بپارسی چنین ٭ پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو ٭ کہ ہنر تو بزہ
زہ برکت پدر تو ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے
وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین
یہہ ہے ٭ اِسْمَعْ مِنِّیْ یَا ابْنَ الدُّنْیَا ٭ اِعْمَلْ خَیْرًا تَزْدَدْ حُسْنَا ٭ ترجمہ یہہ ہے سن مجھسے اے
فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے
تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع
ساکنین کا ہوا درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے
کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہے
اور یہہ رکض مجنون مسکن ہی یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا
فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے
بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن
مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور بیان
رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے
ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن
فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن مفعولن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان ہزج مین
داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے
مگر یہان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل
مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور تخنیق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول
رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جاے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین یہی وزن ہو جاے

ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر درنگ کو زحر مخبول
ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فے گری متعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پہ
لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے نجا تو دل مہرا نہ لیجا تو اور نجا تو بشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ زحر مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخرم

فصل چہارم

در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را افاعیل و تفاعیل خوانند
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی نچنان و آنرا فروع خوانند بست خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتی
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب زحاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین ہم و ہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب باعی
وسداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و ازین سبب زیادہ از رباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود دو ترکیب
ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بروزن فعولن بود و دوم آنکہ سبب مقدم بود
مرکب بروزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمردست اور جو رکن کہ
ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ ہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

کیون کہ کہا اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو اتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کے
هم وزن وتد مفروق تنها بتازی شعر لَا اَرَی مِنَ الفُؤَادِ قَد زَارَکَ + اَن یَمیلَ نحوَشادِنٍ سِوَاک +
رمل مکفوف بپارسی شعر آنچہ از جم بروی من رسید + ہیچ آفریدہ درجهان ندید + رمل مکفوف و حروف
اواخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر وتد مفروق تنها سے عربی مین یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ میل
کرے تو ہی دل طرف کسی آہو بره کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گرگیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہہ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقومہ متن ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف
اواخر عروض و ضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیسا کہ کہا ہمنے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہو چکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید هم وزن فاصلہ صغری بتازی شعر اَرَایتَ بِحَاضِرِہِم اَثَرًا + وَسَمِعتَ لِغَائِبِہِم خَبَرًا +
رکض مخبون و بپارسی بیت ببری صنما دل و جان رہی + لبکان بری ندہی بزہی رکض مخبون
ت اور شعر فاصلہ صغری تنها کا عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون یعنی
فعلن بتحریک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنها سے یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھوں کا اگر بندے کو ندے گا تو نچھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہی بکسر تین
علام اور عبد کشت و زبو ید سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولبکان ای لب ہا هم وزن فاصلہ کبری بتازی شعر وَ نَقِلٍ مَنَعَ خَیرَ طَلَبٍ + وَ عَجِلٍ مَنَعَ خَیرَ
تُؤَدَہٍ + رجز مخبول و بپارسی شعر صنمم من زبر من نبروی + ذلک من نبری بنشوی + رجز
مخبول و بیشتر ازین ابیات ناقوش ہست خاصہ بیت اخیر ت اور بیت مثال فاصلہ کبری تنها کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے پس شعر مذکور مین نقل بروزن عنب بمعنی لنگڑا اور عجل بروزن
فرس اور تودہ بضم تا و فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ بہت سی گرانباریان اور سستیان

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ت
دا ہار کن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور سچا ہے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن ہین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اوسکی تین طرح پر ہوسکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بوزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن قرار پایا ہم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولاتُ و
اول و دوم این صنعت در لفظ مانند دوم و سوم صنعت گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
باآنکہ اجزای صنعت دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہر دہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہوسکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسرے اور تیسرے قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل او
جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہوسکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چھبیس تالیفین
ہوسکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون جگہ در تو
آیا چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون مین آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور رہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی لذ نہو گا اس
جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگی جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن سے مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ
آٹھہ ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھہ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیساکہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی تقدیم
و تاخیر دونو نمین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دو تو ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونو نمین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن
کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع و اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلام اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہم واما سباعی مولف از دو سبب یک وتد
باشد و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع تواند
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود و این بر وزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو فک بالفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث هم و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و بر وی باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ در تن یکدل تا ابتدا از ہر متحرک کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بنگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و بر وی نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن از و
خواندہ شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فا سے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین تو
کہ مفا مین جزو وتد تھا اب سبب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہو گیا
و قس علی ہذا یہی انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چارون ارکان کا
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس مین لکھتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑہے جائین اور صورت دائرون کی یہہ ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے

فاعلن

دائرہ

دائرہ

دائرہ
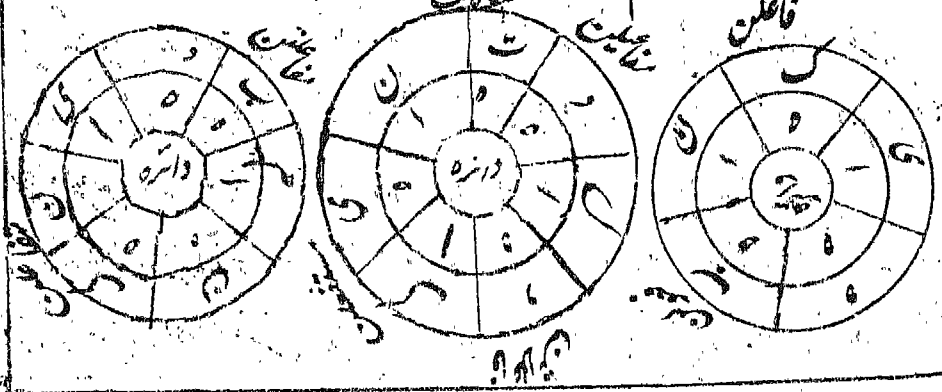
جب دونون وتد دو سببے ملے بارہ صورتین شکلین ویسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھہ دونون
وتدون سے بھی بارہ صورتین اور شکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چھہ تالیفین
انمین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ
الرحمہ فرماتے ہین ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مرکب بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بتحقیق و پنج در تلفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بتحقیق و ہشت در تلفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول انـ
ـست مگر عربی مین دو تالیفونکو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بتحقیق فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کس واسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بتحقیق فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھہ تلفظ مین کہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین ہم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند بیک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و بر دو نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہی کن تا اگر آغاز از باکہی
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن است
اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرلے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک و ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کو چھوٹا اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھر سکے بر وزن فعولن ہو

قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور بعض فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث هم و خلط ارکان متشابهه بایکدیگر شبیهه بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابه و خلاف میان دو رکن متشابه یا به کم شود یا به کیفیت اما به کم چنانکه
فعولن را با مفاعیلن باشد چه هر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکه یکی از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و همچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بکیفیت چنانکه مستفعلن را
با مفعولات باشد چه تالیف هر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکه وتد در یکی مجموع است
و در یکی مفروق و همچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و همچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کرده است پس بسباعیات بسیطه پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات بسیطه
کرده است اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن ہی ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنوں متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے میں ہوتا ہے یا کیفیت میں یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہوں یا حرکات میں دو رکنوں کے فرق ہو لیکن تشابہ بکمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل میں اسواسطے کہ دونوں وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہیں البتہ دوسرے میں ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید میں اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط میں فاما تشابہ بکیفیت
جیساکہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب میں اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک میں وتد
مجموع ہے اور ایک میں وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث میں اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
میں اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ میں بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو لایا ہے دائرہ موتلفہ میں بعد اوسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ میں اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ میں بسیط بفتح جای فراخ

م **فصل پنجم** در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز مُمل و نہ بس کوتاہ مُخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عدد ہی تکرار دو باشد و بیشتر چہار و زیادت از این
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود **فصل** پانچوین بحرونمین اور دائرونمین اور فک بحورمین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز مُمل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مُخل یعنے خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھہ رکن سے مسدس یا آٹھہ رکن سے یعنی مثمن
جس جگہہ کہ بیان اونکا آویگا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کبھی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین مُمل بضم میم اول وکسر میم ثانی و تشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختۂ در کہ دو سکو تخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمۂ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب از بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز ستبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم اکثر پندرہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون
ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہو لیکن گو یا وہ ایک ٹکڑا

اوسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے ورا تر ہین سبب طویل و دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب زحافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین غلط ہے
کذا فی الغیاث ہم ب انچہ ابتدایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ است
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث
ہم ج انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
تازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام واین را مقلوب طویل
نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرؤ القیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر اَلَا یَا عَینُ فَابکِی عَلَی فَقدِی مُلَیکِی ✤ اَتلَافِی لِمَالِی بِلَا جِیدٍ وَجِیدٍ تَخَلَّیتُ
بِلَادًا وَصَیَّتُ بِلَادًا ✤ وَقَد کُنتُ قَدِیمًا اَخَا عِزٍّ وَمَجدٍ ✤ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگارا دلربائی ربودی
دل من ✤ من بیدل چگونہ از و پیوستہ ناخن ✤ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے ہم د انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

وگستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جز اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملا ہوا منتخب ہے هم اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتاہ
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغییر با ورا نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا بر انگیزند بعد از ارکان غیر بر تمام ترین وجہی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان و دیگر وجوہ مستعمل بر انگیزند ت لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مولف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلاط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر لئے ارکان سالم نے
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
غیر صحیح اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی بعد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیئے کہ بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
هم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ ولا محالہ بیتش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر باول متصل شود شاید کہ بہریکی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر بر خیزد برین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیافت ت پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقینا بیت اوسمین مثمن ہو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو جاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزائے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین

بر وزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بین درنگ گہہ گہہ بین برگذر ہہ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے مصرع مہ بین درنگ گہہ گہہ بین برگذرای ہہ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے
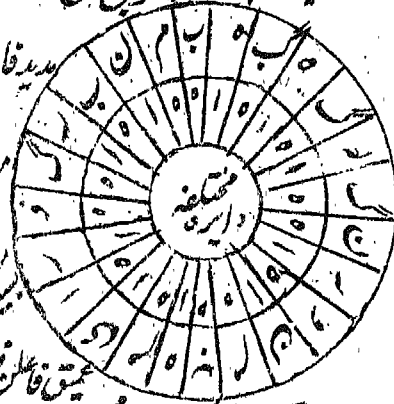
طویل فعولن مفاعیلن ۴ بار

مدید فاعلاتن فاعلن ۴ بار

مقلوب طویل مفاعیلن فعولن ۴ بار

بسیط مستفعلن فاعلن ۴ بار

عمیق فاعلن فاعلاتن ۴ بار

دائرہ مختلفہ

ھ وَاَمّا انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمولف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ ہست و اگر ابتدا بفاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بسبب خفیف کہ درین ترکیب ہست ہم ممکن ہست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک و این وزن ہم مہمل است ﷺ وَاَمّا جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن احمد نے ابتدا اونمین اوس مولف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر سے بہت کامل ہے مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

فاعلن و آن را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی علی سے کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بھی
گستردہ او رہ در مثل طویل کے ہے هم و آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن هم تازی شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اند ا
پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن ست ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہے
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنی مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا اسے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے تکرر سے کیا کام هم و بر جملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک ست
و آنچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصرا ے
گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور از آن بر توان خواند و فک از یکدیگر تصور افتد و آن مصراع بروزن
طویل این ست ع من برگذرا ی مہ من در نگر گہہ گہہ * و بروزن مدید ع برگذرا ی مہ من در نگر گہہ
من * و بروزن مقلوب ع گذرا ی مہ من بر نگر گہہ گہہ من در * و بروزن بسیط ع ا ی مہ
من در نگر گہہ من برگذر * و صورت دائرہ این است ست اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین
اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن
طویل مین یون ہے مصرع ع من برگذرا ی مہ من در نگر گہہ گہہ * بروزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بروزن مدید یون ہے مصرع ع برگذرا ی مہ من در نگر گہہ گہہ من * بروزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بروزن مقلوب طویل یون ہے مصرع ع گذرا ی مہ من بر نگر گہہ گہہ من در

مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن ز بہر خدا
مفاعلتن اور بر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من
کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن ر خدا بگو متفاعلن اور بر وزن ہزج یون ہے مصرع جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم ز بہر خ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک
اور اس دائرے کو مؤتلفہ کہتے ہین بسبب ائتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور
سکنات ہین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین کچھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ
بہ تکلف کہا ہے بہ تشبہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ مؤتلفہ کی یہہ ہے

کامل متفاعلن ۳ بار

دایرہ مؤتلفہ
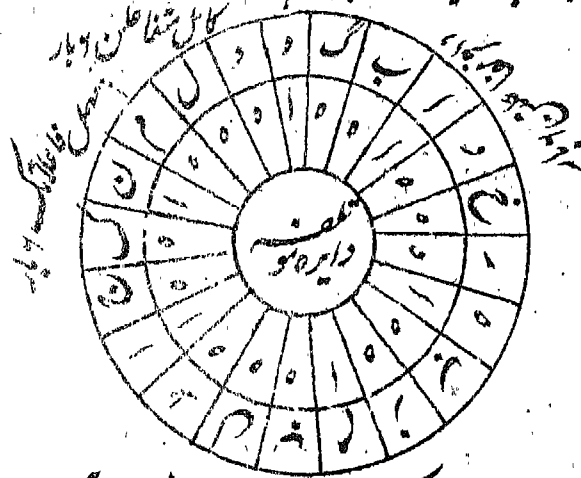
ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ در ینجا و مابعد آنچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است نہ بیتہا
پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیتہا خواہند گردید
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچہہ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیتہا صرف
ہین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ہم و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی
مؤلف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند
و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی مثمن و اگر ابتدا
بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند
برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بر وزن ہزج مسدس چنین باشد
ع مرا دل شد دلارامی نیامد ہ و بر وزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیامد ہم را

یعنی که اس ترکیب مین سے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواه فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا
ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن دونون
اونکے نزدیک فاصلے ہین مرکب دو سببون سے ح قوله و فارسی گویان آه ازین قول معلوم
شد که نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چه علتن را فاصلهٔ صغری قرار داده اند
ونزد پارسیان ابتدا و شروع از سبب خفیف نیز میکنند و هکذا قال کثیر من المحققین لیکن از ماسبق
محقق شد که اعتبار فاصله را چه در فارسی و چه در عربی اصلا وجهی بهم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجهت نامستعمل بودن بحر مذکور است نه از جهت عدم امکان والله اعلم تم کلامه
پس عدم اعتبار فاصله عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا
بلکه محقق علیه الرحمه جابجا کہتے جاتے ہین که فاصله عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصله صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصله کبرے
کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین
ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا که یا مؤلف از وتد مجموع و فاصلهٔ صغرے
جیسا کہ محشی نے غلط پڑھا اور بجاے یا حرف تردید کے بازیا فیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیه الرحمه نے
فرمایا که یہہ سباعیات مؤلف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا سبب خفیف اس دائرے مین
ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے که مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصله ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البته ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین که اصل عروض فارسی مین فاصله نہین ہے اور وجہہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے که بحور نامستعمل کو دوایر سے
نکال کر متروک لکھه دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھه دیا هم و بیت ازین
دائره بر وزن وافر چنین بود ع نگو دل من کجا طلبم ز بهر خدا ٭ و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بهر خدا نگو ٭ و بر وزن مهمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بهر خدا نگو دل ٭
و این دائره را دائرهٔ مؤتلفه خوانند و در فارسی بر بحور این دائره هم شعر نگفته اند الا آنچه بوجه تشبه عرب
بہ تکلف گفته اند صورت دائره این ست اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر یون ہے

اورصورت دائرۂ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے

ہزج مسدس مفاعیلن ۶ بار

رجز مسدس مستفعلن ۶ بار

رمل مسدس فاعلاتن ۶ بار

دایرۂ مجتلبہ
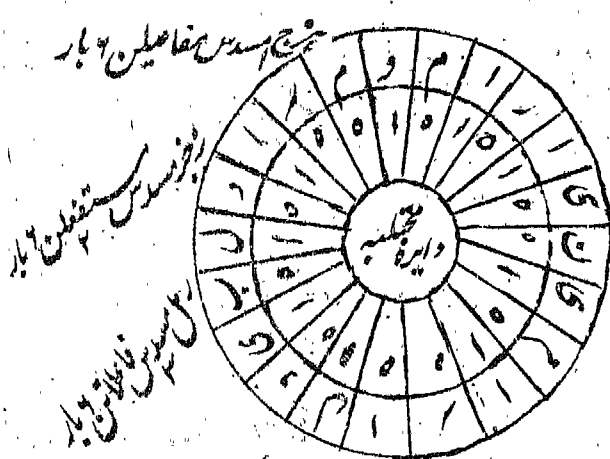
ہم وزایدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج
برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار و بیت
دائرہ ہزج برین منوال بود بیت مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد * و بر وزن رجز بیت
کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا * و بر وزن رمل بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس * و این
بحر را ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا دائرہ مجتلبہ
زایدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و بالتخفیف راین دائرہ نیاوردیم بیت اور زایدہ بھی
اسیطرح ہے یعنے ایک رکن مثل نگار نیا زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی
اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس
ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین یون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب
دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن
سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم
کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع
مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی
ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے بیت مرا
مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد * اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مرا کس مفاعیل ندہد داد مفاعیل مرا کس مفاعیل نکند شاد مفاعیل

ہے بروزن کل مسدس چنین ہشت مصرع بی دلارامی نیارامد مراد دل ہوا گر بعد از نیارامد نگار خنیاگر نیا فزائیم جملہ مثمن شود و این دائرہ کا مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ و مسدس دائرہ مجتلبہ این است اور بعد اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی سی مولف ہوئے مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنی مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بو تد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز با ترنم ہے بسبب نیکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا سبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس شخص کو کہتے ہین کہ پاسے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کے نگار تیا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجاتے ہین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اول سے کھینچے گئے ہین یہہ مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که بهر
موقعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل و جوابش بر دو صورت
ظاهر و باهر است که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزدیک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته آنچه ممنوع است اینست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و بنا کردن دوائر فروع
درکتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه امری ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دائره بنسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد ازان همین است که کسی ممتنع نه
انکارد و چون دوائر فروعات ضروری نباشد ازین جهت مصنف علام هم آنرا ننوشته تم کلامه اب ہم
کہتے ہین کہ دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائدہ سوال وجواب مین کیے
محقق علیہ الرحمہ تفصیل اوزان ہزج مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار
بود دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین کہ واما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن هشت بار باشد و سه نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل
مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک
دائرہ ہاے ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انہین سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین اسواسطے کہ یہہ
ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہین اور سوا اسکے
رسالہ ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین هم دائرہ تکرار رکن سباعی لیتے کہ
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از فواصل سباعی بکیفیتیکه آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق [illegible]

اور بیت بر وزن رجز اسطرح ہے بیت کس نہ ہد دادم اکس نکند شادم ا؛ تقطیع یہہ ہے
کس نہ ہد مفتعلن دادم ا مفتعلن کس نکند مفتعلن شادم ا مفتعلن اور بیت بر وزن رمل اسطرح ہے
بیت نہ ہد دادم اکس نکند شادم اکس؛ تقطیع یہہ ہے نہ ہد دا فعلاتن دم اکس فعلاتن
نکند شا فعلاتن دم اکس فعلاتن اور ان بحرونکو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفا مین کہ بر وزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بر وزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو متلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مختفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکفت در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود واین کلام صحیح و مطابق ہست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
ویطابقہ المثال الممثل لہ ایضاً زیرا کہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ہست وجواب این
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در بحر رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگر پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
بیچارہ نے لکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ما قبل گذشت
و زائدہ ازین جہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازین جہت کہ کف وطی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید و الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے مخفی پوشیدہ نیست

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ۔ اور دوسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث ھ ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر تازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ۔ تیسری صورت
یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث ھ
م آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
۔ چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حاء حطی مہملہ آسان و روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین و وتد پیچھے ہونے سے آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث ھ ۵ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ۔ پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہاے عروض سے کذا فی المنتخب
ھ و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مسدس یکبار دارند یعنی مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ وضع
ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد اول آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند
تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی
تنہا سے کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع
مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
با یکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببون کے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتی ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہہ سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث ھم ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

بروزن سریع چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم یکبار ٭ و بروزن قریب ع بمن دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ٭ و بروزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بروزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ ٭ و بروزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو ٭ و بروزن مقتضب ع ہم
ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بتا و بروزن مجتث ع یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ٭ این دائرہ را ہم
دائرہ مشتبہ خوانند و صورتش اینست ٭ پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبا
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بمن دہ تب مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقوم متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا ہم فاعلاتن یکبار باس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
بادب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ع تو بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شما کرون واو تو را بیجا
حرفی از بہر ضرورت قافیہ ست تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان سے ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوتی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پہ ہر جگہہ بے آئے سبب
ادغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے سے بے سے نہ بدلے آدھم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن دہ
تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبا

مضارع خوانند ت چھٹی یہہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ
وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے
بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم و کسر را
مہملہ شریک و مشابہ منتخب ہو اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا ہے بحر و عروض
اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم
ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ۱۲ منہ ز آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروق کنند و برین وزن بود مفعولات
مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت
یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور
اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے
ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم
و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے
ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ۱۲ منہ ح آنکہ ابتدا سبب دوم ہمین رکن
کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین
صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح
تای فوقانی و ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے
اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کہا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین یہی
اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی
الغیاث ۱۲ منہ ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این بحر
نامستعمل است ت نوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین
کہ یہہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے
ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے
منتخب و غیاث ۱۲ منہ پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و ہیبت دائرہ

صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کردی اور دائرہ مزاحفہ بخیال التطویل نہین لکھا ہم سریع مین ہو مستفعلن مستفعلن
فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار و قریب مفاعیلن مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ٭ و منسرح مستفعلن
فاعلات مستفعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ٭ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ٭ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
و مقتضب فاعلات مستفعلن مستفعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ٭ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ٭ با ہای ہمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادہ بمن مستفعلن
دہ ہست بتا مستفعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہ ہست مفاعیل تبا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ ہست بتا مستفعلن ہمس بار فاعلات بادہ بمن
مستفعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سہ بار بامفاعلن دہ بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل با ربا دفاعلات بمن دہ ہست مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات بادہ بمن مستفعلن دہ ہست بتا
مستفعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سہ بار با مفاعلن
دہ بمن دہ فعلاتن تبتا ہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہنا چاہیے بسبب مطابقت لہجہ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بر وزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین نہین آوینگے
موافق لہجہ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجاوے گی اور بے مشدد ہو جاوے گی
اور بائے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نے مکرر لکھی جاوے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہر گاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آوینگے اور تقطیع سے گر جاوینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم و نیز باید سہ بار ان بعضی ازین بحر با شمس

باسس تفع لن دب ہمن دہ فاعلاتن تب جتا ہم فاعلاتن اوراس دائرے کو دائرہ مشتبہہ بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدیبی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے

سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات ۲ بار

قریب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ۲ بار

منسرح مستفعلن مفعولات مستفعلن ۲ بار

دائرہ مشتبہہ

ہم وبزبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنی ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبہ مزاحفہ خوانند وسریع ومنسرح ومقتضب را بمطوی مقید کنند وقریب ومضارع را بمکفوف وخفیف ومجتث را بمخبون ست اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی مقید کرتے ہین یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین بعینہ اور قریب اور مضارع کو مکفوف مقید کرتے ہین یعنی مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن علن مستفع اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنی فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

بوصل زن مفاعلن ہمرا یا فعلاتن زرا می خو مفاعلن بنگار فعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنو مشاکل
یہہ ہے راسے خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات ہمرا باز مفاعیل اور ان
چہہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ ابدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر لکھے ہین یعنو دائرہ
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے هم دباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہاے
کہ مسدس و مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورندہ
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آورندت اور بعضے عروضی ادائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کیا ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن هم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب و بعضی متسق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
ندو پارسیان ہم بیتی چند بتکلف گفتہ اندت واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
نہین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر ونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین و یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببوں کے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرہای ممکن تا شش اند و سہ بحر
اول کہ رکن مکرر در اوایل مصراعہا افتد و آن سریع است و مہمل اول و قریب نیفتند و شش بحر است
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونمین
اوایل مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہوجائینگے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون مین
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ ہم
برینگونہ وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل * وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن * وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن تو * وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگارا بوصل زن تو مرا * وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا * وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگارا بوصل زن تو تو مرا باز * وازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
است و خفیف مثمن بسیار نیامدہ است و مقتضب در پارسی نیامدہ است و این دائرہ را مشتبہہ نامند
خوانند و بعضی القاب دائرہا بشکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیاوردیم تخفیف را ست دہ بحرین
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئین یہہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن
مہمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

دوائر ممکن است کہ بحر غیر ازین نیست و دو است مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضی مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحر ہا زیادہ گردد
این ست تفصیل دوائر بحور ست پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل آور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھ کہا ہے
انمین بتشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین از روے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنے
دریافت یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا اسباب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا
فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تنسق
رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور جنیب اور منتظم
اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوئے
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے
خواہ اوروں نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم وچون در دائرہ نہست
بیتش بر وزن متقارب چنین باشد ع مرا سلے دلا رام شادی نیاید ٭ و بر وزن غریب چنین
ع سنے دلارام شادی نیاید مرا ٭ این دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد اور جب
دائرے سے ہم نکالتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے مراسلے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک
یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سنلے دلا فاعلن رام شا فاعلن
دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے
اور صورت اوسکی یہہ ہے
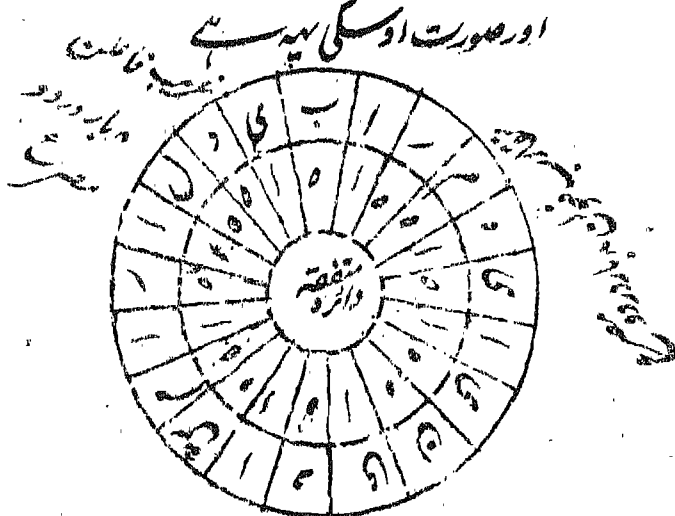
ہم مین اور بزرگ عرب پنج است اختلف ب موتلف ج مجتلبہ د مشتبہ ہ متفقہ و نزدیکیا
عجم ہم پنج باشد ا مجتلبہ سالمہ ب منزاحفہ ج مشتبہ مثمنہ د مشتبہ مسدسہ ہ متفقہ و بحور کہ از ین

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن و مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر گشت کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است و صاحب خزرجیہ
و دیگر بر انند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل ہ‍ و ہر بیت را کہ ہر مصراعی ازو مساوی دایرہ باشد
و ہم بران وجہ کہ دران دایرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دایرہ کے ہو
بعدد ارکان ہین یعنے سالم اور جسطرح دایرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی * وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ * بر وزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے **بیت** دَارٌ لِسَلْمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ * قَفْرٌ تَرٰی آیَاتِہَا مِثْلَ الزُّبُرْ *
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہ‍ و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دایرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دایرہ افتد مستعمل باشد و خواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دایرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

شمار سے کے بحرین زیادہ ہو جائین گی ہی یہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونہین ملائی ہین پس اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہ شکل لکھا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یا زیادہ سنے اور یہ عبارت دوازدہ سے ہے ھم وبدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جانا تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتداے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ یہ رکن
شعر مین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالا نشین منتخب اور کشف
اور لطائف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ھم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را ازان جزو بیفگنند و اینمعنی را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتدی
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

وزن ہین اور ارکان ہین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو متقارب کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیت
ہوگی مصرع بضم میم وفتح صاد وتشدید رای مہملہ مفتوح وعین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سی تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دنیا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھہ مین نہ آئے غیاث سے ہم وعروض وضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند واگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند ست اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم ورکنی را
کہ عروض بیت بود ہر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض او را فصل خوانند ورکن ضرب را
کہ ضرب بیت بود ہر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند وبعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ست اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اصطلاح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
ہین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل ہین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب ہین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث ہین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب ہین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت لتشبیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوئی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم فصل ششم در تغیرات ارکان
والقاب آن وتفصیل شروع ہر یک از اصول ارکان این رکہنا کہ اصول بحرہا ست ہم
برانگونہ کہ وردو ائر افتد بنا در استعمال کنند وبیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان حرکتی

کہ جیسں وافی میں تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھم واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از و حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند و اگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کریں اوسکو مجزو کہتے ہیں پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کریں اوسکو مشطور
کہتے ہیں یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث
رہے گی دونوں مصرعوں میں اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کریں اوسکو منہوک کہتے
ہیں پس بیت مسدس مثنّا رہجائیگی دونوں مصرعوں میں اور منہوک بیت مثمن میں ممکن
نہیں ہے مجزو بزاء معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع میں مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت میں اور مجزو
مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے میں اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظوں کے فصل نہم میں لکھے ہیں ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و بس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد وی فائدش مثلث باشد و بس از ینجاست
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوّاً والمثلث مشطوراً و ما ربعوا المثمن پس آنچہ مرزا قتیل در چار شربت
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است تم کلامہ یہاں مرزا قتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہیں اشعار عربی میں چنانچہ بحر مدید میں عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور روا
داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ع یا لبکر لا تئدوا لیس ذا
حین ولّی [illegible] و مربعیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی او را مصرع خوانند و اگر مصراع اولش
[illegible] دونوں مصرع اوسکے متساوی ہوں ۱۲

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
هم و بر جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات و مصراعها یا باواخر آن و تغیر بزیادت
همیشه خاص بود باوایل و یا باواخر و در اواسط نیفتد و هر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در هر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد که مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بوده تغیرات آن لغت را احصا کرده است و
آنرا القاب مناسبه نهاده و در پارسی و دیگر لغات نه چنان است بلکه بعضی ازان فرا گرفته اند
و بعضے که خاص بلغت خود یافته اند بآن اضافه کرده و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ها
کرده اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چه آنچه بایشان خاص است و چه آنچه مشترک است
کو یہ ہے اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ سے یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا باخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہیں اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحافت لکھے ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
بایکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھہ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھہ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنا می‌ان . بحر خواہ شد
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد یعنی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند و اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعے از تغیر باشد ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجائے تغیر زحاف گویند ت یعنی ارکان کہ اصول
بحروں کے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنے سالم اکثر مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا بزیادت جزو
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین لیکن جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کیونکہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیساکہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرف سے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بی آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و لیس ست اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نا مرغوب کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہی اوسکو

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح وتشدید فا دوختن جامہ بر یکدیگر و باز ایستادن ہی منتخب ہے
هم دو یگر نوع خاص بود باواخر مصراعہا وآن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغییر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند است اور دوسرا جو تغییر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغییر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل یکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغییر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے هم واما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود واز تغیرات عام
بود وآن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغییر مضمر خوانند واگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند ودر غیر این دو موضع نیفتد
است واما جو تغییر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغییر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغییر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار کا غور کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغییر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور دواج
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیرات دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے هم واما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر و درین نوع تغییر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند وتوعش یا در فعولن بود رکن را اثلم خوانند

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گنا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین اس
سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
ی یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہوسکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح پیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور بتشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور ہمدگر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذو سے اور حذذ بفتحتین بمعنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرادینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے هم و نوعی دیگر است که در وتد فاعلاتن افتد آنجا که این رکن آخر مصراع بود در بعضی
بحرہا تا باوزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفته اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتاده است و بعضی گفته اند قطع است و بعضی گفته اند متحرک دوم بیفتاده است و زجاج گفته
است این تغیر مرکب است اول خبن کرده اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کرده و این بقیاس
نزدیکتر است چه خرم جز در وتدے نیفتد که حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدی
نیفتد که آخر رکن بود از آخر مصرع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در هیچ صورت دیگر واقع نیست
ست اور ایک تغیر وتد مجموع کا درمیان فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر مین
دو ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو سے ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہوجاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنی عین
علاتن کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ تغیر قطع کا ہے
یعنی حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج نے
کہا ہے کہ یہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنی فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بتسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصرع مین اور یہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہ قباحت

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعصب خوانند و در غیر این سہ
موضع نبود ست و اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہے اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہوں کے یہہ تغیر نہین آتا معلوم ہو
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص ہے ہم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و نزد اخفش در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در و خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند ست
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ہم و
اما آنچہ خاص باواخر مصاریع بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرک را ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند و دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را اخذ خوانند ست و اما
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتدی
مجموع بود مذال ست و اما تغییر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہو جاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حالت کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہو جاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن از کردن ہے ہم دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو و با آخر بیت و رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغییر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و ازان خالی بود آن را معری خوانند ست اور ایک تغییر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہی کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغییر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغییر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم و اما تغییرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فروعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی ست و اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
ہم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن اثلم ست فا بیند
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل بااین لفظ کردند کہ مستعمل است و دہ لغت و در حذ لن

سکتہ کہتین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
سکتہ فاعلاتن بحبن و تشکین منقول بہ مفعولن ہوا ہم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است باواخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و آن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلے وہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجاوے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور رواداشتن ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجاوے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گرجاوے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ہم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
وبیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و غایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را باارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اول و معجمتین لغت مین [illegible] و بینی شتر [illegible]
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے ہم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا وان دو نوع

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ما قبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین مستعمل ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مثمن مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوتی ہے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور قرافی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل احذ مذال بسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے الیسی فرع خود لکھے ہین ہم مفاعیلن را شش
فرع است امفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیل وآن مکفوف ست واین ہر دو در ہزج وطویل
ومضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است ودر ہزج تنہا افتد د فاعلن وآن اخرم ومقبوض ست
وآنرا اشتر خوانند ہ مفعول وآن اخرم ومکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین ہر دو در ہزج ومضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست ودر طویل وہزج افتد ست مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ گردیدن مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
و نون اخرم مکفوف اسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
و ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آئے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیافت
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے ش این تغیر مرکب است از خرم وقبض کہ میم ویا از ہر دو سقوط یابد

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام و مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فا کہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل مجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بتخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
ھم ج فعل وان اثلم است و مقبوض و ملقب باثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل افتد و ہم
در متقارب و فعول و آن مقصور ست و فعَل و این محذوف ست و فع و بعضی گویند فل و آن محذوف
و مقطوع و آنرا ابتر خوانند و این فروع در متقارب افتد ست تیسرے فعلُ بسکون عین اور بتحریک
لام بجائے عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثانی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعولُ
فعلن فعلُ طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعولْ بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعَل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹے فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اور سکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعولْ
فعَل فع متقارب مین پڑتے ہین ھم فاعلن را دو فرع است فعِلن و آن مخبون است و در بحر
بسیط و غریب افتد و فعْلن و آن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصراعہا جائز نیست و در بحر غریب فعْلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال کنند پس ظاہر
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن ست ہمچنانکہ در شعث گفتہ آمد و برین تقدیر این فرع ثالث باشد
بغریب خاص بودنست فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعِلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعْلن بسکون

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے ھ مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است ب مفتعلن و آن مطوی است ج فعلتن و آن ہم
مخبون است و ہم مطوی و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن
و آن مقطوع است ہ فعولن و آن مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان و آن
مذال است ز مفاعلان و آن مخبون مذال است ح مفتعلان و آن مطوی مذال است ط فعلتان
و آن مخبول مذال است و این چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمده است کہ خلیل نیاورده
و آن مخبون احذ است بر وزن فعل مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے ہے اور خبل بالفتح ہاتھ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط ہین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین ہین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ مفعولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون احذ ہے بر وزن فعل بحر کامل مین اسواسطے
کہ مستفعلن احذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لاتے ہین و مس تفع لن
مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است و در خفیف و مجتث افتد ب فعولن و آن
مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفعل و آن مکفوف است د مفاعل و آن مشکول است
و این ہر دو در خفیف افتد و مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

باید دانست کہ مجموعہ سہم و باجی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بایستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی چنانکہ سبحان اللہ ھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع است ا فعلاتن و آن مخبون
است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلات و آن مخبون ست و ہم مکفوف و آنرا مشکول
خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد د فاعلان و آن مقصور است در مدید و رمل افتد
ہ فعلان و آن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن محذوف است ز فعلن و آن مخبون
و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
و آن مسبغ است ی فعلیان و آن مخبون مسبغ است و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث است
و در خفیف و مجتث افتد بت فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلات بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
باون چار ربائی کا رتبی سے باندھنا منتخب ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلات
فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
و اسکان ما قبل مقام فاعلات مقصور ہے یہہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ تفصیل
فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون
محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر یعنی دم بریدہ منتخب ہے اور یہہ فرع مدید
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہہ فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کیونکہ واسطے قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور شعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنے پہلے فاعلاتن ہین پھر فعلاتن ہو پھر اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بمفعولن ہوجاے
ہفتم فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد فاع لات

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشدت اد
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر برسن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا وکم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم گوسفند بے شاخ و مرد بے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھم ومتفاعلن را پانزدہ فرع است مستفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی ست وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وآن احذ است ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر مذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

اور یہہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلُ بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعلُ بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مخبون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعل اور مفاعل
خفیف مین آتی ہین هم و مفعولات را یازده فرع است افعولات و آن مخبون است ب فاعلات
و آن مطوی است و هر دو در منسرح و مقتضب افتد ج فعلاتُ و آن مخبول است و در منسرح افتد
د مفعولان و آن موقوف ست ه فعولان و آن مخبون موقوف ست و مفعولن و آن مکشوف است ز
فعولن و آن مخبون مکشوف است و این چهار در سریع و منسرح افتد ح فاعلان و آن مطوی موقوف است
ط فاعلن و آن مطوی مکشوف ست ی فعلن و آن مخبول مکشوف است یا فعلن و آن اصلم است
و این چهار در سریع افتدست اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفتعلات یہ دونون فرعین یعنے فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلاتُ بتحریک عین و لام مخبول ہے یعنے
مخبون مطوی یہہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای مفعولن اور یہہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنے واو حذف ہو اسطے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا منقول مفعلا سے
دسوین فعِلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعِلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعْلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعْلن آیا یہہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعِلن فعْلن سریع مین آتی ہین
هم و مفاعلتن را هشت فرع است امفاعیلن و آن معصوب است ب مفاعلن و آن معقوص است
پس منقوص و آنرا معقول خوانند ج مفاعیل و آن معصوب و مکفوف و آنرا منقوص خوانند
د فعولن و آن معصوب است و محذوف و آنرا مقطوف خوانند ه مفتعلن و این اعضب است و مفعولن
و آن اعضب و معصوب و آنرا اقصم خوانند ز فاعلن و آن اعضب و معقول است و آنرا اجم خوانند

سط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لیب فاعلیان یح مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو متفعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن واز ہشت وزن اصول چہار در بیچا داخل است و چہار خارج وان فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد سبب
یہ سبب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئیں اس حساب سے کہ چھ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چھ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور دو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی ہے اور سابق میں لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کریں اسی فرعین ہوں اور اوزان اسکے اڑتیس ۳۸ ہوتے ہیں جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انہیں داخل ہیں وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہ چاروں جو خارج ہیں اون اڑتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہیں هم والقاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند آنچہ موکلست است زیادہ سی و چہار است بست تغیرات مفرد را وآن این است
اثجوب سب مطوی یا ج مقبوض ہ مکفوف و مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را وآن این است مشکول سب مخبول ج منقول [illegible] و منقوص و مقطوف
ہ موقوص و مخزول ح ابتر ط اشتر ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و مشعث نظر است
یا مقدر پس [illegible] اینجملہ تعلق بیان تازی وار دست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات [illegible] لفظ میں یعنے واسطے ہر ایک کے اونمیں ایک نام
الیعنی ہوا ہے مثلاً کہتے ہیں مفاعلن مخبون اور مستفعلن مطوی چونتیس ہیں بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

و مرفل است بہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل است اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے
ہین وقص یعنی گردن شکستن سے ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب جبن کے
گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین
خزل یعنی بریدن سے ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن
رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن
مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بتحریک مین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا
ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین ت ساکن ہوئی اور وتد حذف سے
گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے
یعنی وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہو گیا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے
یعنی خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین
مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت
سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین
بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا
ہے ہم پس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا فع ب
فعولن ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن
یج فعلاتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلاتن کا
متفعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

شعر گفته اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشته و بوزنهای دیگر از ایشان منفرد شده و بهر مصنف
از ایشان تغیراتی که یافته است غیر مستعمل تازیان لقبی نهاده است که دیگران در ان متفق نیستند با آنکه
همه جماعت اقتدا بعروض عرب کرده اند چه این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتوانند بود پس با مثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات فروع مستعمل در عروض فارسی تنها از آنچه
در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچه خاص باشد بپارسی بر وجه متفق علیه متعذر است پس
اولے آنکه اینمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی که خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن با نچه تقدیم یافت تمامی آنچه در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آمده است
اور تیسری بات یہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہوسکتی پس بامثال اِن
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کو فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بروجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقریر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے ہیں ملا دین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہوجاوین اور تکمیل انکی ہوجاوے
هم و ما در القاب آنچه از تغیرات منفرد باشد و عبارت از ان ضروری بود آنرا لقبی [illegible] رسیده است
آنرا لقبی نهیم و از مرکبات هرچه آنرا لقبی یافته باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ست اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام ہم
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

مثمن مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہے خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق انسے
تازگی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات مشتق نکلے مگر جب تکرار
انہین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے ہیں پس اوزان اصول ارکان کو حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انہین ملایا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنا
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علاحدہ علاحدہ ضمنیون فی نہین رکھے ہین اوسنے کچھ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے بس ازینجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتی مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے هم و امادر فارسی تغیرات و القاب آن چندان منضبط نیست
از جہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہا است کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و نزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہا است کہ متاخران نوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بروجہی دیگر است
و اما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے منضبط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین اونمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول و فروع اور طرح پر ہین هم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است و افراد آن مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست است اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنی اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا هم و نیز فارسیان بر ہمہ زحافہای تازیان بہ تکلف

یہ استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین وہ انہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ان کے ہان متحرک اور ساکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین م وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط التسکین
حرف اول وتد باشد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ ہین پانچ ہین اور اصل مین بیان سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرکہ مجاور عین و لام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در راسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر ست تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر سابق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
م وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را مخنوق لقب دادہ اند
و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن و تسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبی
دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیر است بحسب ترکیب تسکین آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنے اسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجنون مسکن
تا القاب تغیرات کے بہت ہو جائین ھم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بشعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن باہم
بیامیزند و این حکم مطرد ہست الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین بدل افتد چنانکہ
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن بحر
از بحری دیگر است پس تسکینے کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ہست کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات عام سے
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ مین متحرک متوالی واقع ہووے تہین تسکین
اوسط روا رکہتے ہین اور ایک وزن مین متحرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہون تو خلط اسکا روا ہے نہ یہہ کہ شعر مین جہان عین متحرک ہو تہین ایک کو ساکن کرین
رمضان و خفقان وغیرہ کہ انہین تسکین وسط نچاہیے ہان جس جگہہ کہ استعمال ہوگیا ہو مضائقہ نہین جیسے حیوان مین
اور یہہ حکم یعنے فعلن و فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد یعنی بہت ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاوے جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بالشکل قول انشا [illegible]
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاوے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن بحر مضارع اخرب [illegible]
پیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نچاہیے
ھم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید
اور کبہی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بہی نچاہیے ھم در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را
در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند بر یک نسق استعمال کنند [illegible]
اختلاف جایز کنند و در متحرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ ندارند
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین ایک طرح

وزن کو دائرے سے اور روا نہیں ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصاریع مین اس وزن نام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے ؎ تماشای تو بخود
کرد ہر کس را کہ می بینیم ۔ شکستہ ہر کہ در بزم تو جایش بیشتر خالی ست ۔ اور یہہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ہم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضربہا متساوی باید پس در عروضہا
نشاید ست اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہاے غزل اور مطلعہاے قصاید مین
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین
خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ہم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف اواخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ست لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہاے
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون مضایقہ نہین اور ترجیع بمعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و یار ہوا اسمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعدد ہو اور دال کتابت مین
رہ گیا ہو معنی ظاہر ہین ہم و چون این قاعدہ ممہد شد گوییم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جنبد و آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بتسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ست اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و تد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو بازکردن
اور بعضون نے بجاۓ حاۓ مہملہ اور باۓ موحدہ کہا ہے تخنیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قول حلاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی وسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنے مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کرکے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاۓ مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جدا گانہ کی حاجت نہین ہم و حکمے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
و خلط ہر دو با یکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنے تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود و آنچہ در شعر متاخران این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود ست اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہم بیکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ہے خاک از بسکہ رفتیم از دل شاد *
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب * دوستی نیست رحم بر کاہل * آتش مردہ زندہ گشت بچوب *
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنونکا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ
کے ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چہار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائی ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک ما قبل ہے اسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور لیس تا وتد سبب ہووے اس تغیر کی تمثیل اوپر پیدا متحرک اور دو ساکن کے ہو اور ہمنے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہو اعرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے هم وهمچنین اگر مستفعلن اخذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد یا وزن فعلن آید وبعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن هم اخذ است وهم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نهند کہ اسقاط کرده اند وگویند کہ از وتد دو حرکت ودو حرکت بیفتاده است وحرفی ساکن بمانده وما رکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام نهاده ایم ست اور اسیطرح اگر مستفعلن اخذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بر وزن فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بر وزن فعلان ہو جاے نچاہیے کہنا کہ یہہ رکن اخذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفون سے کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہمنے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس یعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے سش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب ست تمہ کلامہ هم وهمچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن محذوف مطموس است کہ انگاه مخبون بوده باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نهند وگویند دو حرکت ویکحرف از وتد افتاده است ودو ساکن بمانده وما رکنی را کہ چنین بود مدروس نام نهاده ایم ست اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنا ہین اوس سے فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہیگا جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ سباغ سے فاع ہوا ایسا سباغ اور خبن یعنی نقصان اور

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جاوے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصلیہ
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جائینگے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے مہملہ بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گستردہ شدہ و نیکوکردہ
شدہ منتخب اور غیاث سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بہ نقصان کردہ باشند تسبیغ و اذالت دروے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازین جہت باثبات
تغیرات دیگر بجز آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتادست اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جز و اخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدنما ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود ہست علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتادست
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا باوزان مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی بآن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم ہست تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و مآن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ست مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جاوے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

بخلاف اوس بحر و سکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور عرب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مخلع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مختزع متاخرین ہون ہم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگر است
مفاعیلان و این مسبغ است و در ہزج افتد سیوم فعولان و این مقصور است و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند و فعل و این محذوف
قرنین است و بعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد مفعولان
مخنق مسبغ باشد سیم مفاعیلان برکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین ورق
بماند است اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولان اوسکی مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزائے عجمہ کی گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا ثلم ہیں فعول اہتم ہے اور فعل اثلم اور ہتم بالفتح
جڑ سے دانتوں کا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف قرنین ہے
یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہو جب
اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ حذف کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعض ان نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ یعنے مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے مثلا

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہی لہذا بہتر یہہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین لقیہ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس بسبب مہملہ کہنہ شدہ اور ناپدید شدہ او ر بیرونق غیات سے ہم و اگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ہم و چون انیمعنی مقرر شد فرعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زاید بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ت اور جب یہہ معنے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اوس سے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تتبعا فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
ہم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ہم و فاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان و این مذال است
فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است و ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست و ہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکرد و فعلان و آن مخبون مسکن مذال است و این فرعہا در مدید و بسیط
کہ متکلفان گویند و در عرب ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سبب
اگرچہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہے جیسے اس بیت مین ع یا محبوب لی
[illegible] قلبی فاجلس عندی + مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تہا یعنے [illegible] فاعلن وہ ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ [illegible] مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ آتی ہے

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنہین نہو وہ بھی ان تین بحر و نین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحافت پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے اخرج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ اخرج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مجنون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مجنون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن را
کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم ست اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مجنون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مجنون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین البتہ
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہیں ہم ب فعلان واین مشعث مقصور است
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہوا ہم ج فعلن واین مشعث محذوف است و علت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہرچند در وزن ہمان است و این ہر سہ در رمل و خفیف و مجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہرچند وزن ایک ہی یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ ابتر اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا اگر علتین دو اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم د فعول واین مجنون محذوف اخرج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مجنون محذوف اخرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اخرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا متحرک

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے ابن مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑہایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ہم ومفعولن مخنق وپس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ہے چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور پس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر وابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گر جائیگا فاعیل بسکون لام ہوگا
اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فرع تازہ مین اشتر یعنے اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تہا ہم فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ہب فع مخنق مجبوبا
واین جملہ در ہزج مکفوف ومضارع وقریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہو فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف وتر مین سے عیلن گر گیا فا رہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے شم سے دوازدہم تک تخنیق مین سے ہے ہزج مکفوف اور

ھم ج فع واین مجبوب مکشوف است وہم بروزن فع است کہ گفتہ آمد واین ہر سہ در مضارع افتد
ت تیسرے فع یہہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گرکے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجنون محذوف مطموس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہو سکتا اور احذ بھی نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین ھم وستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است امفعولان واین اعرج است
ودر رجز اید ودر بسیط ہم بکار دارند ت اور ستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بتسکین لام مفعولان ہوا یہہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین ھم ب مفعولان واین مطوی مسکن مذال است
ودر وزن ہمان است اما در علت دیگر ودر رجز وسریع ومنسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالہ سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے
اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا ھم ج فاع واین احذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے فے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
ھم ر فع واین احذ محذوف است و ہم در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ احذ محذوف ہے جب
مستف احذ مین حذف کیا الف گرکے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین ھم و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے ھم و مفعولات را چہار فرع دیگر است افتعلان واین مخبول موقوف است
ودر سریع افتد و مسکن این وزن ہم انجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان قدیم بیش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہے خبل اجتماع

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ھم ہ فعَل و این مجنون محذوف مقطوع است ت پانچوین
فعل بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ھم وفاع و این محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ھم رفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث
افتدست ت ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاقع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا
چارون فرعین یعنے فعول و فعل و فاع و فع رمل و مجتث مین آتی ہین ھم و فاع لاتن مفروق
سہ فرع دیگر است افعلن و این محذوف مقصور ست و بر وزن فعلن ست تا کہ ابتر است در فاعلاتن مجموع
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است ت اور فاع لاتن مفروق کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروق
بر وزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ھم سب فاع مجبوب موقوف است و ہم بر وزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است ت دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بر وزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین

لکھا ہے صحیح قولہ وآن مفاعیلان است مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور نشدہ پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تم کلامہ اس ناقہمی پر اسقدر بیباکی انہین کا کام ہے
هم والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج ومطموس ومدروس ومرکب چہار در افزاید مسکن ومخنق و ازل ومجبوب ومسکن را بآن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد است وآن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و هشت شود وجملہ اوزان چهل وجملہ القاب تغیر مؤلف چهل ویک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑھتے ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑھتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا اور ساکن سبب بخبن گرجائے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت تغیر متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تیس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہین بعض فروع تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی پینتیس[۳۵] بڑھے ہے جملہ ایک سے آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس[۴۰] ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس[۳۸] لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑھے ہے ایک فاع دوسرا مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان مسکون العین بھی فارسی مین ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسواسطے متحرک العین مین سکون بھی جائز رکھا ہی پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب تغیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس[۳۴] لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑھے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس[۴۱] ہوئے هم دباشد کہ بعضی تغیرات را بسبب شارکت بالغیر هی دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد خالی نبود ورینا ازانکہ باسقوط هر دو هم جائز نبود یا جائز بود وقسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود ازانکہ ثبوت هر دو ساکن هم جائز بود یا نبود اگر جائز بود ولا محالہ سقوط یک ساکن از هر دو لا بعینہ هم جائز بود وپس گویند میان این دو ساکن معاقبت ست اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

تغیر دو وقف از آنست کہ بعض بحر نام نہادہ اند از اشکال مطوی مسکن گویند و بعضی نام نہادہ ۱۲

یعنی وسطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا مفعلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی مفعلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنی فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اوہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنی فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائی ہین ھم ب فعلن
واین مخبول مکشوف مسکن است و بروزن اصلم است اما اینجا علت دیگرست و ہم در سریع افتدست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنی خبل سے باسقاط فا و واو مفعلات
اور کشف سے باسقاط تا مفعلا اور تسکین سے بسکون عین مفعلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن
بروزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ فرع بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ھم ج فاع واین اصلم مقصورست تیسرے فاع اور یہہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ھ
رفع واین اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتدست چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنی فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین ھم این ست فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی برانچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ این سی و پنج است یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ۳۵ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ا
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین او
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب
پینتیس ۳۵ ہوئین ھم واز اوزان دو وزن دیگر با انچہ آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان ست
دیگر ثمانی و آن مفاعیلان ست اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی وہ فعلان ہے یعنی فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنی مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکفت ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکفت ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑے مثل مفاعیلن کے کہ کف سے مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا اسواسطے کہ ثابت رکھنا ہے دونون کا جائز ہے اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول و کسر را و تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحر مین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوباً اور ایک حذف ہوتا ہے وجوباً پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین بایکدیگر نگہبانی کردن ہین پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہان سقوط دونوکا معاً جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن مین اوسمین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبداللہ خزرجی نے اوسکو مکانفہ لکھا ہے پس مکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن معاً و ہر دو سبب سی معاً یا باقی رکھنا دونون کا معاً یا حذف ایک کا لابعینہ اور مکانفہ بحر منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے

فصل ہفتم در تفصیل اوزان مستعمل

کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
باہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا باہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک فرات پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دو ذاتون کی ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحر مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخشہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا هم و سقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتند یا بکف بود اگر در
دو رکن افتند و اگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر در یک رکن افتند یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ معاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن باہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اون دونون ساکنو نمین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین پڑین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مفتعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین پڑین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہے گا فاعلا

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل کرتے ہین اور عروض وسکا یعنے آخر مصرع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سچ اسکی عروض کے کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصرع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصرع اول مین عروض واحد اور مصرع ثانی ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب مین روا نرکھے مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے ور اولنا تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ہم شعر اَبَا مُنذِرٍ كَانَتْ غُرُوراً صَحِيفَتِي ✤ وَلَمْ اُعْطِكُمْ فِي الطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي ✤ عروض مقبوض است وضرب سالم وتقطیعش بدینگونہ ابامن فعولن ذرنکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن ولاعرضی مفاعیلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہرکہ قواعد فہم کردہ باشد بایں تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد اورا صد چندین ہم سود نکند پس لتخفیف التقطیعات را منی آریم و بریک مثال تازی و یک مثال بہ پارسی اقتصار کنیم ت پہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع وسکی خود محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ اے ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تمکو مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائین گے فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البستہ تقطیعات لکھے جائین گے ✤ ب سَتُبْدِي لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا ✤ وَيَاْتِيكَ بِالْاَخْبَارِ مَن

از بحور یعنی چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین به تفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر استعمال کرده اند
مشغول شویم و عدد و عروض و ضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتے ہست ایراد کنیم و آنچه ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان به تحقیق نزدیک آید در هر موضع شرح دهیم ترجمہ فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد و عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشه ہمان ابیات آورند که خلیل احمد آورده است چه دران عروض تصرفی نرفته است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینها بیاوردیم و شواهد مزاحفات که او آورده ہست با تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
هر کسی بیتی دیگر آورده ہست ما هم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنها است که به تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد امثله بازای همه اقتضای تطویل بیفائده میکند بعضی
امثله که استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکه خلیل احمد کرده ہست و دیگران باو
اقتدا کرده ہست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشه وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لاوینگے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا دیسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج سمجھانی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہم طویل از بحرهای است که تازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر بتکلف باشد و اصل این دائره فعولن مفاعیلن چهار بار باشد
و بنا بر تازی واقی بکار دارند و عروضش همیشه مقبوض و ضرب هم سالم و هم مقبوض و هم محذوف بکار دارند
یعنی افعال مستعمل سه باشد و شواهد این سه بیت است ترجمہ یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

واثرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض وگاہ اثلم و اثرم اما سخت نادر بود و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا و نون ت واما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم
یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور
ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مَنْ اُسُوْدُ بِیْشَۃٍ دُوْنَہٗ ✤ اَبُو
مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُوْسَعْدٍ ✤ معنی یہہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور
عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُ فعول مَنْ اُسُوْ مفاعلن دُبِیْشَ فعول تِنْ دُوْنَہُوْ مفاعلن اَبُوْمَ فعول طَرِنْ
وَعَا مفاعلن مِرُنْ وَ فعول اَبُوْسَعْدِنْ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْکَ اَحْدَاجُ سُلَیْمٰی بِعَاقِلٍ
✤ فَعَیْنَاکَ لِلْبَیْنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ✤ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای شوقہ سلیمی نے موضع
عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی فعولن
بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیل تجودا فعولن نبدّ دمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر
هَاجَکَ رَبْعٌ وَارْتَسَمَ الرَّسْمُ بِاللِّوَی ✤ لَاتَمَّحِیْ آیَاتُہٗ الْمُوْرُ وَالْقَطْرُ ✤ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور یوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسکے تھا مٹا نے نشان اوسکو
موج آب نے اور باران نے مور بالفتح و را مہملہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک منتخب سے تقطیع
ہاج فعل کر بعن وا مفاعیلن رسمر رس فعولن میل لوا مفاعلن لاتمّا فعولن محقا ایا مفاعیلن
تہل مو فعولن رو تقطر و مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آوے گا یا مفاعیل ہم وامادر فارسی آنچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب
گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ✤ بنزدی کہ من دادم تو خود بی گناہ
زان ✤ تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زنا گہا مفاعلن ببردی فعولن
کہ من دادم مفاعیلن تو خود بی فعولن گناہی را مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمبرین بر یک مثال اقتصار
خواہم کرد لیکن پارسی مین جو کچھہ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بروضع عرب کہا ہے مثال
وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کی گئی

تم شعر دو دو ۔ عروض و ضرب ہر دو مقبوض اندت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کریگا زمانہ واسطے تیرے وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل آور لائیگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع و اجرت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے ستبدی فعولن لکل ایام مفاعیلن ماکن فعولن تجاہلا مفاعلن و یاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن منلم فعولن تزود و دبی مفاعلن ھم ج شعر

اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ۔ والا تقیموا صاغرین الروسا ۔ عروض مقبوض و ضرب مخذوف عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے سرون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن نعنا فعولن صدورکم مفاعلن واللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری تر فعولن ر ووسا فعولن ھم و بیشتر درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر ینگونہ شعر دفاذفت حتی اما ابالی من النوی ۔ وان بان جیران علی کرام ت اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی یہہ ہین کہ اور جدائی کی یعنے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون مین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھپر ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکردن اور اونکی دشمنی سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحتی تا مفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن وان فعولن بجیران مفاعیلن علی فعول کرام فعولن نوارد شمنی کرنا منتخب ہے اور کرام بالکسر جمع کریم منتخب سے ھم ودرہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض موافق ضرب کنند وضرب برحال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہہ بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض و ضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ھم واما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض و اثلم

نیز گفتہ اند مثال سے نگاری کجا ہستا بخوبی نزائش ٭ چگونہ گرا باشد شکیبش صبوری ٭ معلوم ہو کہ
یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح ہر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بزخم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالاہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منز غم فعولن گدازدانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن
فنالانم مفاعیلن تبی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن ہم واگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ت اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا ناپسند ہے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھدینا
ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو ٭ بحر مدید ہم از بحرہای نازیبان است واصلش در دایرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و اورا سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ت بحر مدید بھی بحر نازیبون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چہہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چہہ ہین اونکی مثالین یہہ ہین ہم اشعر یا نگیر اشعر وا
لی گکلینا ٭ یا لیگر این این الیفرانکو ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو متن مین
لکہا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے اے قبیلہ بکر میری طرف
کو پہنچاو پہنچو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے منز کلیب بالضم و فتح لام تصغیر کلب

چنانچہ سابق مین کہی ہی کہا تھا قول تاکید اہی یعنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری
ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ بیچ دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے ہم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بلبیت برآمد زرخسار
نگارین من ماہی [illegible] مگر یابم از تو بوسی وصل او را ہی و بعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ
اوس مین ایک وہی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن نتھی مثال مصرع اس وزن
مذکورہ کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے یعنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
بشاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو تقطیع اوسکی یہہ ہے برآمد فعولن زرخساری مفاعیلن
نگاری فعولن من گاہی مفاعیلن مگر یا فعولن بم از تو بوسی مفاعیلن [illegible] وصل فعولن او را ہی و بعد مفاعیلن
اسکے ایراد مصرعات مین کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان ما از
اوزان عرب تجاوز کردہ اند بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان دو رکنی بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بر مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خاصہ از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بلبیت من از غم
گذرانم تو بی غم گذرانی [illegible] من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارسی نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحو فارسی کی دو رکنی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان
اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان
یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن
اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مختلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بہی مثالین لائے ہین یعنی
مجزو اور مشطور بہی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے بل عروض مقبوض و ضرب محذوف

یعنی معنی یہہ ہین اگر آگ کو وقت رات سے کے دیکھتا تھا مین کہ تو ڑی تھی جو دہندی کو اور آغار کو یعنی تو تکلہ تھا میز او عرار خوشبو دار درخت ہے تقطیع یہہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تار فاعلن مُتْهَا فعلن تقصُن ہن فاعلاتن وہی یوَل فاعلن فار افعلن ہم و بعضی مشطور ردواشتہ اند اما خلیل نیاوردہ سبت ـــت اور بعضون نے یہہ بحر مشطور ردوا رکھی ہے یعنے مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت یا لَیۡتَ بِکۡرٍ لَاتَنُوۡ ٭ لَیۡسَ ذَا رِجۡلَیۡنِ وَنَیۡ ٭ تقطیع یالیکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیس ذراجی فاعلاتن تنَ ونا فاعلن اور زجاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ـــت اور بطریق زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلاتُ اور شکل یعنے فعلاتُ آتا ہے صدر اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون سے گر یگا مثلاً فاعلاتُ فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ہم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان و پیدا فی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و امثلہ آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تطبیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ بیت بادہ بر گیر ای صنم زود بردار و بزن ٭ چند خواہی خور و غم دور کن از دل حزن ٭ ـــت و اما فارسی بتکلف موافق اور بحر عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن اور ضرب مجنون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنے فعلن یا دونو عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مجنون محذوف یعنے

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشرو فاعلن لی کلیبین فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرار و فاعلاتن ھم شعر
لَا یَغُرَّنَّ امْرَأً عَیْشُہٗ کُلُّ عَیْشٍ صَایِرٌ لِلزَّوَالِ ٭ عروض محذوف وضرب مقصور ست دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کی یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن و میل دادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لایغررن فاعلا
نمرا فاعلن عیشہو فاعلن کل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان ھم ج شعر اِعْلَمُوْا اَنِّیْ لَکُمْ
حَافِظٌ ٭ شَاہِدًا مَا کُنْتُ اَوْ غَایِبًا ٭ ہر دو محذوف اندست تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم بتحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہون نہین یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلموان فاعلاتن نی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن فاعلا
کنت او فاعلن غایبن فاعلن ھم ر شعر اِنَّمَا الزَّلْفَاءُ یَاقُوْتَۃٌ ٭ اُخْرِجَتْ مِنْ کِیْسِ دِہْقَانِ ٭ عروض
محذوف وضرب ابتر است چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
اننز زل فاعلاتن فار یا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن ہقان فعلن ھم شعر
لِلْفَتٰی عَقْلٌ یَعِیْشُ بِہٖ ٭ حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقَہٗ قَدَمُہٗ ٭ ہر مجنون محذوف اندست شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھہ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے
پنڈلی اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتاعق فاعلاتن لن یعی
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن ھم و شعر رُبَّ نَارٍ بِتُّ
اَرْمُقُہَا تَقْضِمُ الْہِنْدِیَّ وَالْغَارَا ٭ عروض مجنون محذوف ست وضرب ابتر ست چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

تم کلامہ ظاہرا یہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاں فعول پہو تنگست مفاعلاً
تا باش مفعول سنا بت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور ہے اور حشو مصراع اول مقبوض ہم بریں قیاس ور وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ و در
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ست اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے در سطر
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است ست محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم الخ
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف غلام نا تمام است
پس دو نون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم
تازیان است و اصلش در دایرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو ابیات این ست ست بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکے دایرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم او مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ دو ضرب ہین
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور چھہ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند ازروی احتمالات عقلی کے
پندرہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر یہہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بیتین یہہ ہین ہم اشعر یا حادُ لا أرَیٰن منکم بدا ابیتہ ❊ ظلم

فعلن بتحریک عین اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنی فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالیں اونکی لائے ہیں اور مشطور یعنی مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے
موافق طبع واقع ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ زن اوس میں یعنی شراب
نوشیدن ہے اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہ ہے
بادہ بیگی فاعلاتن رسی ہمدم فاعلن در دیبرد فاعلاتن رو بزن فاعلن چند خا ہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن و در کن از فاعلاتن دل حزن فاعلن هم و همہ ارکان مخبون نیز گفته اند و هم از دیگران بهتر بود
بدینگونه بیت زلبانت بپیرا بیکی بوسه چرا بکنی شاد مرا نه بترسی ز خدا ات اور سب ارکان
مخبون بھی کہے ہیں اور یہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن میں ہے زلبانت یعنی از لبہائے
خود تقطیع یہ ہے زلبانت فعلاتن بپیرا فعلن بیکی بو فعلاتن سہ چرا فعلن بکنی شا فعلاتن د مرا
فعلن بترسی فعلاتن ز خدا فعلن هم و مشطور این بحر از بهر آنکه بدل نزدیکتر بود خوش آید بدینگونه
بیت یکره ای بیداد گر لطف کن وساتگر ببت اور مشطور اس بحر میں یعنی مربع بسبب اسکے
کہ دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہے یکرہ ای بی فاعلاتن
داد گر فاعلن لطف کن در فاعلاتن باتگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چهار بار بود بهرامی
از فرالادی شاعر نقل کرده است که او بدو افی این بحر شعر گفته است و یک بیتش این ست بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من چو من بیدل چگونه از دو بوسه ستانم ست مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالادی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وافی میں شعر
کہے ہیں ایک بیت اوسکی یہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دلی من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از دو بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہیں هم در مجزو اخرب بیتی هم از شعر او این ست شعر بر نور جهان سیه
و تنگ است بہ تا با شمن آن بت بجنگ است ست اور وزن مجزو اخرب میں بھی فرالادی کی
بیت ہے جو متن میں لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہ ہیں کہ جہان روشن میری آنکھوں میں
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بت یعنی معشوق لڑا ہے ش شمن بمعنی ہچو من

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیر وعدن مستفعلن
انتما فاعلن بیعاد کم مستفعلن یو مثلا مستفعلن ثا رابط فاعلن نلوادی مفعولن ۞ شعر ما ہیج
الشوق من اطلال اضحت قفار اکوحی الواحی ۞ عروض وضرب ہر دو مقطوع عند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند ست چھٹا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والے کے
یا مثل حروف اور نقطہا ے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ما ہیج مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ۞ و دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض و ضرب مقطوع را مخبون رو دارند تا بروزن فعولن آید
ست اور سوا عروض و ضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلت حقب صروفہا عجب ۞ فاحدثت غیرا واعقبت دولا ۞ معنی یہہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ گردشین اونکی جائے عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن وعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل ۞ فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ ۞
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض و ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی ۞ یدعو حثیثا الی الخضاب ۞ معنی یہہ ہین صبح کی مینے
اور بری مجھپر ڈاڑھی در حالے کہ بلاتی ہے ازروی برانگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

تمہلہا سوقۃ تبتلی ولا ملک ٭ عروض وضرب ہر دو مخبون ست ت پہلا شعر جو مرقوم متن سے ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نڈرا جاؤ نہین تم سے اوس بلا مین کہ نڈر آگیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی
کبھی نکی ہو تقطیع یہہ ہے یا حار لا مستفعلن رہین فاعلن تنکم بد مستفعلن ہتین فعلن لم یلقہا مستفعلن سوقتن
فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن ہم ب شعر قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی ٭ جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب ٭ عروض مخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است ت
دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع ہے یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون مین تاراجہاے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہے مجکو اسپ مادہ کم موخشک کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنی فعلن جردار مع مستفعلن روقۃ ل فاعلن
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین وافی ہین ہم ج شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمرو من تمیم ٭ عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ما خی یلت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن د و عمرو فاعلن
من تمیم مستفعلان ہم د شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ٭ مخلولق دارس مستعجم ٭ عروض وضرب
سالمند ت چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہہ ہین شاعر بتحسر کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن ہم ہ شعر سیروا معا انما میعادکم ٭ یوم الثلثاء
بطن الوادی ٭ عروض سالم وضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علا نی فعولن ید عو حتی مستفعلن تک الل فاعلن خضابی فعولن
هم و دیگر وبنی آمده از مجزو و در شواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر ان شوا ئر و لمشوه
حبب الباذل الاموں ٭ عروض مخبون اخذ است و ضرب مخبون مقطوع است اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہیں لایا ہے شعر اوسکا مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مخبون
اخذ ہے یعنے فعل اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین تحقیق کہ کباب اور ترشہ
اور روغن نا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ارن سوا مفتعلن ان ونش فاعلن ودن فعل وخنبل فعلتن بازل فاعلن اموں فعولن اور وہ بیت
آخر یہہ ہے بیت من لذة العیش والفتی ٭ للدهر والدهر ذو فنون ٭ معنی ظاہر ہین هم
دا ما در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب هم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج و مقطوع با ضرب هم اعرج یا مقطوع امثله آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن هم بکار دارند
تا بوزن فعولان یا فعولن آید است اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلات یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

ت مثال سب ارکان مجبون کی جیساکہ بیت مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چرا ہمی مفاعلن بہت
من فعلن بمن نمی مفاعلن نگر فعلن بیک دو مفاعلن سہمی فعلن غم ولم مفاعلن ہنر فعلن هم مثال
مطوی از مجزو شعر دو رمدار ای صنم لب ز لبم * تا بفزاید بدل در طربم * ت مثال مطوی کی مجزو
شعر جیساکہ مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دو رمدا مفتعلن ر ای صنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن در طربم مفتعلن هم و امثلہ اوزان فارسی ازانجہت تمام نمی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمی شود و الا مثالہای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحرین دائرہ مختلفہ کی هم وافر هم از بحرہای تازیان است و اصلش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار و در بنا او را دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی دو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چہہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین هم اشعر لنا غنم نسوقہا
غزار * کان قرون جلتہا العصی * عروض او ضرب ہر دو مقطوف ست و این وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن سے ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ معنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزار فعولن کانن قرو مفاعلتن نجل لتہلن مفاعلتن عصیو فعولن یہہ وافی ہے هم ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان حبلک واہن خلق * عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانتا ہے
قوم ربیعہ سے یہہ کہ تحقیق رستی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

دیدم مسکا مستفعلن پھر افعلن بجای مثلاً مستفعلن وینچ ہجا فعلن ہم مثال مجزو سالم شعر بر مستمندی
مکن چندین ستم پس کو بر بنا ور دار عشق تو دم بست مثال مجزو سالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین لیسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا التقطیع اوسکی یہہ ہے بر مستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
سکو بر بنا مستفعلن ور دار فاعلن عشقی تدم مستفعلن یعنی نسخو نہین بجای بر بنا ور دہ بہی آزردہ لیس
دونون صحیح ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے مست
بالضم اور مند سے مست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے ہم مثال مخلع مخبون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا ۞ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مخبون کی جو مرقومہ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب و العروض سے ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین تلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی التقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن دز تمن فاعلن نگارا فعولن آنبہ کیک
مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم ز درد بسبب تو ای نگار رتم کلامہ اور صاحب شرح الافکار نے
اوس سے اعتراض بیجا کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین شش صاحب میزان
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار رتم کلامہ این معنی در بطن
قائل ہست و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون پیدا آستہ و اگر سعر و مشتہ گویند لفظ خود را از طرف خود بیا میزند تا معنی چنین گردد حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص ست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف ست متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این ست کہ از لطف معنی رو گرفتن
و در پی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین ست الحق کہ مر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ ہم
مثال ہمہ مخبون بیت چرا ہمی بت من بمن نمی نگرد ۞ بیک دو بوسہ ہمی غم از دلم نبرد ۞

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے
ہین هم واگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج واین بحر وازین جہت باشد کہ
اگر کسے ملمعی بگوید بیتہای فارسی او از ہزج باشد وبیتہای تازی او از وافر چہ بتازی ہزج مسدس نیاید
وبپارسی وافر مستعمل نیست وفرق میان ہر دو وزن بتسکین وتحریک اوسط متحرکات بیش نیست
اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنونکو معصوب کرین فرق نہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کی اوسیہی
سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر سے
اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق
ہزج اور وافر کی وزن مین فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن
کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین
کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اوسی قدر عربی مین غیاث سے
هم مثال وافی ہمہ سالم بیت بتا غم نبرین دل من بزد علمی + چنانکہ از و بگرد جہان شدم علمی +
مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت
مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہہ ہے بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن
بزد علمی مفاعلتن چنانکہ از و مفاعلتن بگرد جہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن هم مثال وافی عروض
وضرب مقطوف شعر چو برگذری ہمی نگرم بروبت + چرا نکنی بتا نظری بکارم مت مثال وافی
کی جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
چو برگذری مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن بروبت فعولن چرا نکنی مفاعلتن بتا نظری مفاعلتن بکارم
فعولن هم مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی + کہ او نکند بجای تو بدت مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجای
تو بد مفاعلتن هم وور مزاحفت استعمال غیر معصوب ومقطوف در پارسی نشاید وخلط ارکان سالم
ومعصوب شاید چہ تسکین وسط ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دو تکلف
جمع نشود واگر ہمہ جا ساکن کنند بحر ہزج شود ت اور مزاحفت مین استعمال جو معصوب یعنے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے حلق مجتثین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام
بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن حبلاک وا مفاعلتن
ہِنٌ خَلَقٌ مفاعلتن ہمج شعر اُعَاتِبُہَا وَ آمُرُہَا * فَتُغْضِبُنِی وَتَعْصِینِی * عروض سالم وضرب معصوب
واین ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس
غضب کرتی ہے مجہپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعاتبہا مفاعلتن وآمرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین ہم وزن زحافش ور دیگر ارکان معصوب
ومعقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر اخضب واقصم واعقص واجم بکار دارند بار ست اور سوا
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیلُ استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَیْئًا فَدَعْہُ
* وَجَاوِزْہُ اِلٰی مَا تَسْتَطِیْعُ * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر مَنَازِلٌ لِفَرْتَنَا قِفَارُ * کَاَنَّمَا رُسُوْمُہَا سُطُوْرُ * معنی اس شعر کے
یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفارو فعولن کاننما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطورو فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لِسَلَامَۃَ دَارُ حَفِیْرٍ * کَبَاقِی الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ * ترجمہ یہہ ہے
داسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سی تقطیع
یہہ ہے لسلامہ مفاعیل تدار ذب مفاعیل حفیرن فعولن کبا قلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ہم وا اما پارسی متکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند ودر مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب
وا اما فارسی مین متکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکہا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر
احذ ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے کہر ہیچ دو موضع رامہ اور عاقل سے کہ
فرسودہ ہوئے ہین اور متغیر کئی ہین نشان اونکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے
تقطیع یہہ ہے لمند و یا متفاعلن ربراتی متفاعلن نعقاقلن متفاعلن درست دعی متفاعلن ہرا اہل
متفاعلن قطرو فعلن هم شعر لِمَنِ الدِّيَارُ دَوعَقَامِ رَابِعِهَا ٭ هُطُلٌ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبٌ ٭ عروض
وضرب ہر دو احذ است ت چوتہا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنی
فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین واسطے کسکے ہین گہر کہ دور کیے ہین منازل اونکی باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارح بادگرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہہ ہے
لمند یا متفاعلن بن عفا مر متفاعلن ابہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شی بارحن متفاعلن ترب فعلن
بتحریک عین هم شعر وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ ٭ دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعْرِ ٭ عروض
احذ وضرب احذ مضمر است و این بیت وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن سے ہے
عروض اوسکا احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہی معنی
یہہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ اوترا اور خبنگ کر
مقام خوف وخطر مین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولانت
اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن متاذ فعلن دعیت ترا متفاعلن لولج جفذ متفاعلن ذعری
فعلن بسکون عین اور یہہ پانچ وزن وافی ہین هم شعر وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمُ اِلَيَّ ٭ فَلِمَ نَزَعْتَ
وَاَنْتَ آخِرْ ٭ عروض سالم وضرب مرفل است ت چہٹا شعر جو مرقومہ متن سے ہے عروض اوسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے
اون لوگون پر میری طرف پس نذرا تو اوس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد متاخر ہے
ای کمتر ہے سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الی مین یای ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور نزع
روع سے بالفتح بمعنی رسیدن منتخب سے تقطیع یہہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہمو الی
متفاعلن لیفلم نزع متفاعلن ہوانت اخر متفاعلاتن هم شعر جَدَثٌ يَكُونُ مُقَامَهُ ٭ اَبَدًا
بِمُخْتَلِفِ الرِّيَاحِ ٭ عروض سالم وضرب مذال است ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن سے

متفاعلن اور مقطوف یعنی فعولن کی سچا ہیے اور خلط ارکان سالم اور مصوبکا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوسط تین متحرکو نمین سب جگہہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہہ پیش
خاطر رہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئی سب جگہہ قصیدہ مین معصوب آسے تا وہ تکلف جمع ہونون ایک
استعمال نہفتہ غیر کا دو مصرعے اختلافی اوزان کی اور اگر سب جگہہ مسکن کرین بحر ہزج ہوجائی اسلیے
کہ بحر وافر اصل ہی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر
تازیان است و حاصلش در دائرہ متفاعلن شش بار باشد و در بنا اورا دو عروض و شش ضرب است
و بہ نہ وزن آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست یہہ بحر کامل بہی بحور تازی سے
ہے اور اصل اسکی دائرے مین متفاعلن چہہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے
سالم اور احذ اور چہہ ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور
نو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعرہ واذا
صحوت فما اقصر عن ندی ✤ وکما علمت شمائلی وتکرمی ✤ عروض وضرب ہر دو سالم است
پہلا شعر جو محقق نے لکہا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہہ ہین او جبکہ
ہوش مین آتا ہون نشہ سے پس کوتا ہی نہین کرتا ہون بخشش سے جیسے کہ جانتا ہی تو
صفتین میری اور کرم میرا التقطیع یہہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمائلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن ہم ب شعر واذا دعوتک عمہن فانہ
نسب یزیدک عندہن خبالا ✤ عروض سالم اور ضرب مقطوع است دوسرا شعر جو محقق نے لکہا
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ جب وقت بلاتا ہین
تجہکو وہ عورتین پس نابینا کر اونکو یعنی بنجا تحقیق کہ جاننا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہی نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنے رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہہ کہ
اگر عم کہکے پکارین تجہکو یہہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خیال بالفتح تباہی وکمی وہلاک ورنج
و ماندگی و زہر کشندہ و زہر یدا بہ ابل نار منتخب سے تقطیع یہہ ہے واذا دعو متفاعلن تک عمہن
متفاعلن نفان متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن نخبالا فعلاتن ہم ج شعر
لمن الدیار برامتین فعاقل ✤ درست وغیر آیہا القطر ✤ عروض سالم است وضرب مضمر احذ

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہہ ہین قبر ہے کہ ہے مقام
اوسکا ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم جدیث لفحتین گور منتخب سے تقطیع یہہ ہے
جدثن یکو متفاعلن ہمقامہو متفاعلن ایدن نخ متفاعلن تلفریاح متفاعلان ہمح شعر وَاِذَا
اَقْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ ۔ مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلِ ۔ ہر دو سالمند ست آٹھوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان اور
صبر جمیل کر تقطیع یہہ ہے وَاِذَ فْتَقَرْ متفاعلن تفلاتکن متفاعلن متخش شعن متفاعلن وتجم ملی
متفاعلن ہم ط شعر وَاِذَا ہُمُ ذَكَرُوا الاِ سَا ءَ ةَ اَكْثَرُ الْحَسَنَاتِ ۔ عروض سالم و ضرب مقطوع است
و این چہار وزن مجزو است نوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع یعنی
یعنی فعلاتن معنی یہہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیونکا تقطیع
یہہ ہے وَاِذَا ہمو متفاعلن ذَكَرُ الاِسَا متفاعلن ءَ تَاكثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذا ہم ہین میم
باشباع ضمہ ہے اور یہہ چارون مجزو ہین ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان و ضربہا مقطوع و
مرفل و مذال مضمر و موقوص و مخزول بکار وارند ست اور بطریق زحاف کے اور ارکان ہین یعنے
صدر اور ابتدا اور حشو ہین اور ضربون ہین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال
مضمر یعنے مستفعلان اور موقوص یعنے مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین ہم
واما پارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند و بر قیاس دیگر شعرہای ایشان در وافی بر عروض سالم
و ضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض مقطوع و ضرب ہم مقطوع یا احذ احذ مضمر
و عروض احذ و ضرب ہم احذ یا احذ مضمر و ہر دو احذ مضمر و در مجزو بر عروض سالم و ضرب مرفل
یا مذال یا سالم و عروض مذال و ضرب مرفل یا مذال ہر دو مرفل عروض سالم و ضرب مقطوع و ہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر یا
عروض احذ و ضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند و از زحافہا مضمر بہتر باشد و چنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان
باید ست واما فارسی ہین شعر اس بحر ہین بہ تکلف کہے ہین اور بر قیاس اور اشعار عرب کی
وافی ہین اوپر عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنے
فعلاتن یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنے
فعلاتن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون

مجذوف سے یعنے فعولن ہے معنی یہہ ہین اور نہین ہے پیچھے میری واسطے
طالب ظلم کی پیچھے نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہہ ہے
وما ظہر کی مفاعیلن لبا غضی مفاعیلن منظہر د مفاعیلن ذولی
فعولن میم ضیم کا متعلق مصرع ثانی سے ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور یعنی بالفتح شناختن چارون لغت منتخب سے ہم
و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف
و مقبوض استعمال کنند درمیان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ت اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل
استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین ان کو یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا و نون کے مفاعیلن مین معاقبہ
ہے یعنے چاہین دونوں کو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین گر سکتے
اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعول استعمال کرتے
ہین ہم و اما پارسی اصحاب شعر در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف
دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری
دیگر شمردہ اند گفتہ اند بحر را پنج عروض و ہشت ضرب است و برین چہار وزن اندہ
ت و اما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھہ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی
سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجائے
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اوس کو
کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف
پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف
یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین [illegible] ان انواع

ودوم موقوص وسوم سالم است وهمه قصیده همچنین باید مثال مزاحفت کی وافی ہے جو
شعر مرقومه متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی یعنی آخر شدی اوہم لفظ یا آن بجاے یا ہے
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر آیدی متفاعلن یا اوذ
مستفعلن پهر من مفاعلن بگذرایدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم ہے یعنے متفاعلن اور سب قصیده یون ہی چاہیے
تصفئے تبدیل اور تغییر ارکان کی بهتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو شمن بهی لائے ہین
مرزا بیدل لکهتے ہین بیت ؛ کردم آینه مائل که ز نقصت این همه تغافلی ؛ تو نگاه دیده
بسمل هشره واکن وبه کفن درآ ؛ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہہ بیت ہے بیت صنما خیالات را چه شد که بیا نذار واشتنی ؛ خجلم ز وحشت
کز تو غالب هم گذر رفتنے ؛ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے هم وایراد دیگر مثال لکها
تطویل بیفایده اقتضا میکند این است بحرهای دایره مؤتلفه اور لکهنا اور مثالون کا باعث
تطویل بیفائده ہے یہہ این بحرین دائره مؤتلفه کی هم بحر هزج این بحر نزدیک عرب بحکم

مستعمل است وهوالشش بار الف رادر دائره مفاعیلن شش بار است ودر بنا مجزو بکار دارند
واورا یک عروض و دو ضرب باشد هر دو وزن آید وبیتها پیش آینست یہہ بحر نزدیک
عرب و عجم کے مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائره تازی مین مفاعیلن چهه بار ہے اور مجزو
استعمال کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضرب ہین ایک
سالم یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اوسکی یہہ
ہین ؛ شعر عفا من آل لیلی السهب ؛ فالاملاح فالغمر ؛ عروض وضرب هر دو سالم
ہے پهلا شعر جو مرقومه متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن معنی یہہ ہین
ہوئی آل لیلی سے یہہ مواضع کہ نام اونکا سهب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
عفا من ا مفاعیلن للیلسه مفاعیلن ففالاملا مفاعیلن حفالغمر و مفاعیلن بار سهب متعلق
بمصرع ثانی ہے هم سب شعر وما ظهری لباغی الضیم ؛ بالظهر الذلول ؛ عروض سالم وضرب
محذوف است دوسرا شعر جو مرقومه متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب

مثمنات مین سچا ہے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو ساوسے ہین کوئی اس سے دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ سچا ہے کہ بیت دائرے سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ غلط ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور نگین حشو مین بر وزن فعل گنی جاتے ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیساکہ کہا ہمنی صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع از اسباغ شمرند معتبر نمیدانند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع اول است در صورتیکہ مصرع نباشد وہمین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض وضرب ہر دو تفعلیتہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند ومراد از درمیان بیت در بیت است ہر جاکہ باشد واین جا بیجا توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز روادار چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحقیق کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ لکھا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن مثل الف اور نون خواہ مثل اعتکے یا نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین مثل انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین
ہین اور چونتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین
ضرب دین چالیس ہون مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی ہم ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ
اند و بر پنج وزن شمردہ اند ازانجملہ یکی وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور
یعنی مربع ت ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور
فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف
فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے ان مین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو
یعنی مسدس اور دو مشطور یعنی مربع اور ہزج سالم بیان بمقابلہ ہزج مکفوف اور ہزج
اخرب ہے یعنی سواے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض و ضرب
مین بھی رکن سالم واقع ہون هم و بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا همیگوید کہ دل در من
نہ بندی بہ تو خود می نپذ نیوشی ازین گویای ناگویا عروض و ضرب ہر دو سالم ست و بیاری
ازین دایرہ دراز تر بیت نباشد و در حشو این وزن یعنی تغیری کہ از دایرہ بیرون است نشود و بعضی
چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا ایک حرف شمرده اند الف و نون پندارند کہ مستفع
و خطا بود چہ امثال آن درمیان بیت بجاے یکحرف افتد چنانکہ گفتہ ایم ست اور بعض نسخون مین
مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے مصرع تو خود پندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب حاشیہ
کہتا ہے و دران تکلف نیست یعنی نون شنوی می افتد ہم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین
تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول بیت مین بھی یہی تکلف لفظ نیوشی مین ہے
اور شعر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے
عروض اور ضرب دونون اس بیت مین سالم ہین یعنے مفاعیلن تقطیع یہہ ہے ترا دنیا مفاعیلن
همی گوید مفاعیلن کہ دل در من مفاعیلن نہ بندی بہ مفاعیلن تو خود می پن مفاعیلن د نیوشی
مفاعیلن ازین گویا مفاعیلن یی ناگویا مفاعیلن یعنی فارسی مین اس سے یعنی مثمن سالم سے دراز تر بیت نہین ہوتی
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہہ دونون مثمن ہین اسباع

وبالعکس راواحد الوزن بیشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد۔ بلکہ مذہب
جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف وقصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح ہلا زیبا مفاعیلن نخا برخی مفاعیلن زپیشا رفعولان مای بادو مفاعیلن رخشم رن مفاعیلن عنبر
کبو ئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوئی کو
بروزن فعولن لکھتا ہے یعنے چہ هم وزن دوم را عروض هم مقصور ست یا محذوف وضرب محذوف
بر ینگونہ بیت فروغ روے او چون نور خورشید ٭ نسیم زلف او چون بوی عنبر ٭
ست اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن ز خرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فاوچو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن هم وزن اول مربع را عروض وضرب سالم بود بر ینگونہ بیت
بیاران می کہ پنداری ٭ روان یاقوت تابستی ٭ ویا چون برکشیدہ تیغ ٭ بپیش آفتابستی ٭
ست وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیساکہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن روا نیاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن ویا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غبپیشی آ مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن نہین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بالیستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی وروشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطای خفی ست باکی ندارد آنانچہ در بعض نسخ بایستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست وتعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی
نیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بائستے گمان کرنا سو اسے ناواقفیت
فن کے اور کیا کہنا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کسواسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہو کہ معنی ترکیبی
آن آفت ابست وبحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

یہہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دایرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
سمجا ہے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این ہمہ یعنی چہ آدر محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے ایک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین مسبغ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دایرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دایرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے اسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بینگو نہ بیت ہلا زیبا رخا
بر خیز و پیش آ ہمی یا دو رخت ہر تنگ و ہم بوسے ** ست پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیساکہ بیت
مرقومہ متن سے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن زبیشا ر فعولان ہمی یا دو مفاعیلن خیت ہر ن مفاعیلن
گہم بو سی فعولان ح قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم متغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
با قصر ضرب یا وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

هم و در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہیگی هم ہزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنے مثمن و مسدس و مربع آید و همه ارکان مکفوف اند و آنرا یک عروض و دو ضرب
آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض همه مقصور یا محذوف
ضربها یکی مقصور و دیگر محذوف و بتحقیقت همه سه وزن باشد چنانکه گفتیم ت ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع لاتے ہین اور سوا
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہو سکیگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکیگی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے یہی دو ہی وزن ہونگے مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول پراگندہ حوالی ؛ نسیم سمن آوردہ مین باد شمالی ؛

آفتاب بمعنی قرص خورشید است وبمعنی خورشید مجاز است بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی ماہ است
وبمعنی قرص ماہ مجاز است وقیاس ماہتاب بر آفتاب وقیاس آفتاب بر ماہتاب غلط است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف است وبمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کذا فی
وغیرہ سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند ومثال ہر دو گونہ این بیت بماند ستم
غریوان بہ من از بیداد ہجران ** واین محذوف است اور وزن دوم مربع مین عروض
اور ضرب دونون مقصور لائے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی ہر قومہ متن سے ہے تقطیع اوس
یہ ہے بمند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منز بیدا مفاعیلن د ہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاے وگر مربع نصف مثمن سمجھے
وہ اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے ہم وقیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ودیگر را عروض ہمان وضرب محذوف والا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند وحقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد وچون چنین باشد ہر یکے را از ہزج مثمن ومسدس یک وزن باشد
ومربع را دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسرے کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار نہ دین
تو چاہیے کہ دونون وزن کو مسدسات مین بھی ایک کہین در حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ آخر بیت ہے اور سمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن منحصر ہے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین

موفور اور رد و نام ایک ساز کا ہے ہم ہزج اخرب و این نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز و صدر و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و بست و سہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بتحقیق آنرا سہ عروض و سہ ضرب است و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و بردہ وزن است سہ مثمن و سہ مسدس چہار مربع ست ہزج اخرب یہہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضرب ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم مخنق مجبوب یعنے فع اور تیئیس وزنون پر آئی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرلین یعنے ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوسکتے ہین اور دس وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض و الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیسا کہ شعر
مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش
سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہ زدودن
اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے
اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے
اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم
سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل و مصقول مفاعیل برنگند مفاعیل حوالی
فعولن نسیمش مفاعیل سنا ورد مفاعیل بمن باد مفاعیل شمالی فعولن ھ مثال مسدس شعر
نگرتا غم ہجرانت چہ کردہ است ٭ برین عاشق بیچارۂ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عروض
دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگرتا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان برین عا مفاعیل شقبیچار مفاعیل
اپر درد فعولان ھ مثال مربع بیت بدستان دل من برد ٭ یکے ترک پریزاد ٭
ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور
مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بدستا مفاعیل ندلمن بر فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان
ھ و تسکین اوسط روا بود و متاخران برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت
در صدر و ابتدا موفور و آخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کن از
درد تن آزاد کن از رنج ٭ جام آور و رود آور و نرد آور و شطرنج ٭ و برعکس ہم گفتہ اند
ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجاے مفاعیل مفاعیل کے مفاعیلن
مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے
درمیان ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو
اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازاد مفاعیل کنزدرد مفاعیل
تنازاد مفاعیل کنزرنج فعولان جابا مفعول ر رود ا مفاعیل ر نرد او مفاعیل رشطرنج فعولان
صدر اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

مفاعیلن در پای مفعول تاو لاتر مفاعیلن ہم ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی و پیامی ٭ چون عنکبان بر در و بام تو توان بود ت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بام مید مفاعیل سلامی و مفاعیل بیامی فعولن چہ مُعت مفعول کنابرد
مفاعیل رُبا میت مفاعیل تو ابود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم زمزمہ چنگ برآورد ٭ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآوردم
ج عروض ہمان وضرب محذوف وہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ت تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوزد و دستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہوکہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد ہم ر عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ہ عروض ہمان وضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ٭ ت چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومہ ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با این مفعول ہمہ در راہ
مفاعیل تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
وضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل ومجبوب بحقیقت دو وزن ہست لیکن چون محقق علام
ایک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہوکہ یہہ
لہذا ہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کبھی کے

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لاتے کسواسطے کہ مثمن مین سنجا ہے کہ بحر دائرہ سے نکلجاے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق الخ معنی این فقرہ برین تقدیر منکشف نشد زیراکہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مرادست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضربہا
گرفتہ عروض را بہ ستور باقی داشتہ نمی شود واگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ تمام کلام
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعمل لکھے ہین بیان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجہہ لے تب بات منہ سے نکالے هم تفصیل این ہست اعروض وضربہا ہر دو سالم
بر بنگوشہ بیت ای کودک جادووش وای فتنہ اہرمن بہ شکر لب وزیبا رخ وسنگین دل و
سیمین تن بیت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہہ کہ ای کود مفعول کجا دو مفاعیل شتا ای فتن
مفاعیل اہ اہرمن مفاعیلن شکر لب مفعول بزیبا ر مفاعیل خسنگین مفاعیل دسیمین تن مفاعیلن
جیسی دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
اہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے آہرمن وہرمن ہے
ای فتنہ زمانہ من هم چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم
آری بجگر کشتہ شوم یاری در پای تو اولی ترست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنا ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع تعقیب مفعول کشتم یاری مفاعیلن آن یار مفعول منم آری مفاعیلن بجگر کشت مفعول شوم

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فالع یا مفاعیلن فع شود پس بتحقیق رباعیار کن سالم نیست و لیکن در وزن
فع چہارم و پنجم است اگر بار خدا یا چنان گویند کہ مراد از سالم درصورت است نہ بحقیقت و چنین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہو کہ طالب علمی اور پچھر سے ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ نے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حال انکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن کو ششم و ہفتم
پراسے سمجھنا سہو ہے بلکہ یہہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ یہین قدر تغیر برا
اختلاف کافی است یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہہ رکن مخنق آگیا ہے **ہم** ہوسات مع عروض سالم
یا مسبغ و ضرب مسبغ ظاہر و سالم مثالش **بیت** تا کی بود ازی کو دل سنگین دل * جور تو
برین عاشق بی سامان **ت** مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی بامفعول بودی کو
مفاعیل سنگدل مفاعیلن جور بیت مفعول بری عاشق مفاعیل بی سامان مفاعیلان چونکہ
ان مسبغ مفعیب وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے
ہم ہی عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش **شعر** دلدار من آن ترک پریزاد *
کس نیست بخوبی بجہان یارہ یا عروض بجان و ضرب محذوف و گلکش بجان است
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دلدار مفعول من آن ترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول بخوبی مفاعیل جہا یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور بارہم ہم وزن واسطے
اور مثال اول کافی ہے **ہم** سب عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل تیج عروض بجہان ذوضرب
مجبوب مثالش **بیت** با تو نتوان گفت سخن * زیرا کہ توئی شاہ بتان **ہ** ست یا عروض
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرحنا فعل اور ضرب ازل یعنے

نزدیک با جتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ دربارہ بنسبت محقق کے نابجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن سے ہے وعروض فاع
یا فع گفتہ اند وضرب فاع زعروض ہمچنان وضرب فع وشرط کردہ اند کہ ما قبل عروض وضرب
دریں دو وزن سالم بود وایں سہو ہست چہ این دو وزن ہمان ہست کہ چہارم پنجم الا آنکہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط گشت وعروض وضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر سند ازانکہ اگر دیر
آئیہ بزمین جان بر آید وربر آید فریاد بہ ودین چہار وزن بحقیقت یکی ہست بوزن ترانہ است کہ
آنرا رباعی خوانند وپارسی دوبیتی گویند ست چھٹا وزن عروض فاع یعنی محقق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ما قبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متن متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول وفعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تر سند مفعول
ازانکم کہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن ید فع زبی جان مفعول بر آید ور مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یادیہ
فاع اور یہہ چار ون وزن چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانی کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ واین سہو ہست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در
چہارم وپنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم رسید وتسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را با عین منضم نمایند یعنی

مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند پیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن باراج مفعول فی فعولن تنبل بالضم اول وثالث بمعنی مکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذا فی الغیاث اور یہہ دونون وزن اوسطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن سکے ہم بیط ہر دو محذوف برینگونہ بیت ای یار گرامی * آخر تو کجائی * واین در حکم یک مصراع نیست وکوتاہ ترین وزنہای ہزج است ت وزن اونیسوان عروض اورضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن اا آخر مفعول کجائی فعولن اور یہہ ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین ہین ہم کجا اینکہ عروض بہ پایہ بود وضرب ازل یعنے فعول برینگونہ شعر یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ مباش * کا عروض ہمان وضرب مجبوب برینگونہ بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مراکب عروض ہمچنان وضرب فاع یاقبلش سالم برینگونہ بیت مشتاب بر فتن صنما لختی باش * ہزج عروض ہمچنان وضرب فع برینگونہ بیت دانیکہ دلم از سر تو کے گردد * واین ہمہ چہار یک وزن است بر وزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار ہست وانچہ ازین وزنہا مانند یک مصراع مثمن ہست متاخران استعمال کمتر کنند وقدما بران شعر بسیار گفتہ اند بست بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح بیت یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ مباش * لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول چنین جاہ مفاعیل لخونخوار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب مجبوب یعنے فعل اسطرح بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا * نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع یہہ ہے دانیکہ مفعول دلزتون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اوسکے رکن سالم اسطرح بیت مشتاب برفتن صنما لختی باش * صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتن مفاعیل نما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

جانتے ہین اما نزدیک متاخرین کے جو رباعیات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور بعض بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دوبیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوزان مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
خصی لغت مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات
کہ چہار خانہ بود و از مسدسات و مربعات کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود ست اور معلوم ہو کہ رکن
دوم مثمنات مین جسوقت چہار خانہ ہوون یعنے مسمط نہوون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دو نیمہ نہوون یعنے مصرع نہوون کسواسطے
کہ مصرع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ دو رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہ جو یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا
حال محقق خود بیان کرتے ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف با یکدگر روا بود و میان یا
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلط تسکین با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از زدوج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ست لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا باہدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون جمع ہونیکے ساتھہ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہوون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ
مسکن ہو اور ایک جگہہ متحرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

محبوب یا اسطرح بیت دانی کہ دلم از سر تو کے گرد و بہ زار سر متعلق مصرع ثانی سے ہے یعنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے
دانیکہ مفعول و دلم از سر مفاعیل زتو کو گر مفاعیلن و بہ زار فع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا
اور تقطیع غلط کی اور خیال مصنف کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے کی ہے
دانیکہ مفعول دلم سر مفاعیل زتو کیگر مفاعیلن و دو فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحت است زیراکہ
عروض درین شعر نا پدید است چہ نزد وی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی مستتر باشد یا خود بیت تمام کلامہ
اور یہ چار وزن یعنے وزن اسلم و اشتر ہیں یکم بیت دوم و بیت سوم وزن ہوا جدید ہے ایک مصرع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن
اور یہ چار وزن بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام کمال مختلف سے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم و ایشان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای مقفی از اشعار تازیان
کہ آنرا تصریع متعین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما نزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند قافیہ شرط نیست اور قدما
ہر مصرع مربع مین قافیہ لاتے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات مقفی تازی کے کہ اوس مین تصریع
معین نہین ہوتی ہے یعنے مقفی کہ اوس مین عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

خاصیتی ہست و آن آنست کہ در وی از دوازدہ سبب خفیف مصراعی افتد برینگونہ شعر ای دلبر دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر ❊ و این وزن اول مثمن ہست کہ رکن آخر سالم است و اگر یک یک سبب از وی افگنی وزنی دیگر شود ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند و مصراعی بود از مربع این بحر برینگونہ شعر ای دلبر دل شد و ہم بسبب تسکین متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر یکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد ❊ اور اوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہہ کہی مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن ❊ پس جب ارکان مخنق ہونگے بروزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاسے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے گرا دے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاے اس بحر کے اوزان سے ہی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجا ئین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ متن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے صد سال بامید سلامی و پیامی ❊ اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے با این ہمہ در راہ تو گر خاک شوم ❊ اور جب تین سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے تا کی بود ای کودک سنگین دل ❊ اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر خوار تر از من ❊ اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے با تو نتوان گفت سخن ❊ اور جب چھہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ہے اکنون کہ چنین زارم ❊ اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول فعولن مصرع اوسکا ہے اے یار گرامی ❊ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہے بشرطے کہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت میں کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جب رکن میں تخنیق کرتے ہیں ماقبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن میں نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہوسکے گی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل چاہیے پس ان چھہ وجہوں کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہوں رکن چہارم کی چوبیس وجہیں حاصل ہوتی ہیں کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہیں چھہ وجہیں یہہ ہیں کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہیں یہہ ہیں کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہیں پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہیں اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہیں تفصیل اونکی یہہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ ست از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق با دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ میں نہ آیا کہ جب چار کو دو میں ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہیں نہ چھہ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم و ابن حجر را

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے هم شعر یا ہاج اُحزانا ✕ وشجو اقد شجا ✽ واین مسطور است
و عروضش ضربش باشد و صدرش ابتدایش ست چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خزنونکو اور رنج کو یا حاجت کو
کہ اوسنے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
یا ہاج ا ح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قدشجا مستفعلن هم شعر یا لیتنی فیہا جذع
واین منہوک ست مانند مشطور و حشو ندارد ست پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف بحر مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نوتازہ منتخب سے هم وعبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ ست و ہر بیتی از ان رکنی برینگونہ شعر قالت جبل ناذا التحبل
بذا الرجل حین احتفل اہدی البصل ✽ وحکم این حکم شعرہای ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بتکلف ست اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ جبل نے یہہ کیا خجالت ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور یہہ کیا پیاز کو تقطیع قالت جبل مستفعلن ناذ التحبل مستفعلن بذا الرجل
مستفعلن حین احتفل مستفعلن اہدی البصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعمل سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کی تا
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب هم وبطریق زحاف در یہہ کنہا خبن و طی و خبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن بشرو انبود

ای دلبر دل شد؛ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ھم رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند و اور ایک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکی
مشطور و یکی منہوک و بیتہا لیش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین
یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین ھم ا شعر دارٌ لِسَلمیٰ اِذ سُلَیمیٰ جارَۃٌ
قَفرٌ تَرَیٰ آیاتُہا مِثلَ الزُّبُر ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومہ متن مین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے
جسوقت سلمیٰ ہمسایہ اوسکی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر
نویسندہ ہے تقطیع یہہ ہے دارن لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفرن ترا
مستفعلن الآیاتہا مستفعلن مثلز زبر مستفعلن ھم ب شعر اَلقَلبُ مِنہا مُستَرِیحٌ سالِمٌ
وَالقَلبُ مِنّی جاہِدٌ مَجہُودٌ ٭ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہہ
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح بالضم
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح و الضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب
من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود
مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین ھم ج شعر قد ہاج قلبی منزل ٭ من ام عمرو مقفر ٭
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم است ت تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
اوس مین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ یاد عمرہ سے
خالی ہے تقطیع یہہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزلن مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک ثنئے اگرچہ قیاس چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات ہم اعروض سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن ہست وحکم مذال درین وزن ہمان ہست کہ حکم مسبغ و ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی آن ہست و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سودا ماوی خشم تو مار زیان * سود ت ہمیشہ باہا لیکن زیانت رائگان * و مسمط چار خانہ برین وزن خوش آید ت

وزن پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی مین برابر اوسکے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جاے گی مگر ایسا متاخرین نے بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب سکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی اوپر ہے جو مرقومہ متن ہے اور با بہا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن تو سودا مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مار زیان مستفعلن سود ت ہمی مستفعلن شا یا بہا مستفعلن لیکن زیا مستفعلن نت رائگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجای ایک حرف کے لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے بلکہ مذال سچا ہیے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی اور مسمط چار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت حسن و غریب ات و گدا قناوہ در شہر شما * باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری ہم ج عروض سالم اور ضرب اعرج بر ننگونہ بیت آگہ شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا * گر بگذرد دلخواہ من پیش درم سنگبران * ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بتسکین لام مستفعلن جیسی بیت مرقومہ متن مین مثنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہوجاونگا

ودرکن آخر مشطور مقطوع ومخبون مقطوع بسیار آمده است وخلیل آنرا در عدد نیاورده است اور بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجاے مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ہان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل اسکا ہوا ہے کذا فی المفتاح عم واما بپارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد وسہ نوع بود سالم ومخبون ومطوی واز ہر یک وافی ومجزو ومشطور ومنہوک یعنی مثمن ومسدس ومربع ومثنے آوردہ اند وبر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند ومخبون را کمتر اعتبار کنند وسالم ومطوی را چہار عروض وده ضرب آوردہ اند وبر سی وزن نہادہ وبا مخبون بہم جملہ پنج عروض ودوازدہ ضرب باشد وبر چہل وچہار وزن باشد رست واما فارسی مین اصل اس بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو انہین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے عم رجز سالم عروضیان گفتہ اند این نوع را دو عروض وپنج ضرب ست وبر پانزدہ وزن آمده چہار مثمن وچہار مسدس وپنج مربع ویکے مثلث ویکے مثنے باین تفصیل مثمنات ست رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون

یعنی مفعولات وزن آٹھواں عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونوں
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ
چون مثال مین بمعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہر گز مگر مستفعلن دم باتیجا مستفعلن یا من بدی از مستفعلن
پس چونکہ از مستفعلن یکی نیم مستفعلن ہر خرد از مفعولات اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے ہم مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
ای دل بہ تیز آتش مپری ٭ یا زیر چنگال عقابی ٭ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومہ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑا لئے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی وفارسی در ما سبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد وخاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھہ کر کہا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لاتے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوای
وافی آنچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ہم سی عروض ہمچنان است وضرب مذال یا عروض
ہمچنان وضرب سالم وہر دو یک حکم دارد مثالش شعر ای دلبر آزادہ خو ٭ تا کی عتاب و جنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونوں کا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن آزادہ خو مستفعلن
تا کی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن ہم یب عروض سالم یا اخرج وضرب اخرج بر نیگوید شعر
نا خوردہ بادہ چشم تو ٭ گوئی چہ راشد مخمور ہ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

بوے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہہ ہے اگہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن اے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن جیبی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجاے
مستفعلن بسکون اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدہی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم میں کذا فی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبنیہ راہرو و صاحب
میزان بمعنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ تصحیف غلط باشد تم کلامہ ہر گاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر تصحیف غلط ٹہرا ہم ر عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان
بر نیکوند بیت تا کی کنی ماہا ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزی بود کز جور تو گردد ز شہر آوارہ ٭
و متاخران ہرین دو وزن شعر کم گویند ست چوتہا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اوسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہے لفظ ماہا
بمعنی اے ماہ اور ما سے مراد معشوق سے ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ماہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن ر آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین ہم مسات ہ
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم
از تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہمان است ست پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گر دور با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چہٹا عروض وہی یعنی سالم
یا مذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
تغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بہی اسکی علاحدہ نہ لکہی ہم ر عروض سالم و ضرب اعرج ساج
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جانا من بدی ٭
پس چونکہ از نیکی نیم برخوردار ست ساتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت تو دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ ای صنم ٭
ولیک زآتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ٭ و باقی برین قیاس بحر رجز مخبون اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور احرح یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بے خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسے محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تو دو دیدہ دا مفاعلن رم از سرش مفاعلن ک غرقہ گش مفاعلن تہ ای
صنم مفاعلن ولیک زا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماندخش مفاعلن کہر دو لب مفاعلن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین اونھی ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور احرح اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے شش باید دانست کہ مرفل و احرح و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ وزن ماند دو دو
مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ وزن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات
و چہار از مربعات تم کلامہ قال ہم رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازای
ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون
خوشتر بود و مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ٭ روز و شب
از فرقت او پیشہ من نوحہ گری ست رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان و دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب از مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن ہم مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم
تو نکنی ہیچ بکارم نظری ٭ مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے تقطیع
یہہ ہے نا خردہ یا مستفعلن وا چشم تو مستفعلن گوئی چرا مستفعلن بشد مخمور مفعولان هم سج
عروض سالم یا مقطوع وضرب مقطوع برینگونہ **بیت** گر یار دیگر داری* زان آید هم شواری
ست تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن وضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیساکہ متن مین لکھا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر یار دی مستفعلن
گرواری مفعولن زاآاید هم مستفعلن دشواری مفعولن هم **مثلث** بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست **بیت** نو شد جهان زین نو بہار و سال نو* و بعرب تشبیہ کردہ
وکسے دیگر برین وزن نگفتہ است **ست** **مثلث** چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیساکہ شعر اول اوسکا متن مین لکھا ہے اور عرب سے تشبیہ کیا ہے
اور کسی اور سنے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جها مستفعلن زین نو بہا
مستفعلن رو سال نو مستفعلن هم مثنی یہہ بیت بدخوی بر کیمیا **ست** مثنے یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیساکہ متن مین لکھی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خداداد
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخو ستے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن هم مستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جهت تتبع شعر عرب گفتہ اند مسدس سالم
یا مربع از دیگران بهتر باشد **ست** اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھہ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم و یا مربع
اور دو وزنون سے بہتر ہے هم وہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدۂ هجا بابت عبد الصمد بن المعذل بیت
از یک رکن کہ اولش اینست **بیت** شو بر گذر اندر نگر یاد سفر* یاد حضر و یدی بسیر شوخبر*
ست اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیساکہ متن مین لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
وقس علی ہذا هم **بحر مخبون** همہ ارکان مخبون بود و عروضیان با زاحی ہر بیتی از سالم متنبی از مخبون
بیابند مگر آنکہ ضرب مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و همہ متکلف بود و از همہ بہتر مثمن

مین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہویت بتشدید یا و اور یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول وکسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مضمومہ عبارت و ذات باری تعالی و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث نجیب بالحاق
یاء ثانی مصدری نجیب سے کہ بالفتح بمعنی سخی وکریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
کہ ہاتھہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
نجابت اوسکی تیغ ہو بین سے اوسکو اگر کہیں کاٹ دے توہم و بعضے از متاخرین مخبون و مطوی
بایکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا بالعکس نگاہدارند و خوش باشد مثال
اول شعر زنگیوان لطف و کرم ہمہ از جور و ستم مدار ازین بیش بغم دل ما را و خا و اگر جائی
در بیتی ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم ہا چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ سید بلاغری شد کرچہ بموضع لقب مفتعلن
دوبارہ شد بجز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
بایکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنگیوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن ہمہ از مفاعلن جور و ستم مفتعلن مدار زین مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دلی مرا مفاعلن با و رضا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب باقی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہہ ہے کیسہ ہنوز مفتعلن
فربہ است مفاعلن با تو ازین مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہ مفتعلن خاقانیا مفتعلن کیسہ سید مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضع لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دو بار شد مفاعلن بجز قسا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا تبہا مفتعلن نا آوری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دوبارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مستکمل تا آسکی بہتر ہوتا ہم رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش

رمل

فاعلاتن جنبتیہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدہا وذا فاعلاتن وشتہب فاعلن یہہ تینون ذلک جوبیان کیے واقع ہین جم ﴿شعر﴾ یا خلیلی اربعا واستخبرا رسما بعسفان ﴿عروض سالم وضرب مسبغ است﴾ چوتہا شعر جو متن مین لکہا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی مکان اور سین واستخبرا کا متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین اے دو رفیقو میری ٹھہر واور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن اربعا وس فاعلاتن تخبرارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ﴿شعر﴾ مقفرات دارسات مثل آیات الزبور ﴿ہردو سالم است﴾ پانچوان شعر جو متن مین لکہا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہا سے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے مقفراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تززبوری فاعلاتن ﴿شعر﴾ ما لما قرحت بہ العینان من ہذا الثمن ﴿عروض سالم وضرب محذوف ست واین ہر سہ مجزو ست﴾ چہٹا شعر جو متن مین لکہا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن عین اور یا عینان مین متعلق مصرع اول سے ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجای طالما مالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوسکے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین تقطیع یہہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون وزن مجزو کے ہین ﴿و از ما زحافش در ارکان خبن و کف و شکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد و میان نون و الف کہ ابتداے رکن دوم و سوم محیط باشد معاقبہ باشد و ارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است﴾ اور زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنی فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فاے

بتازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و در بنا وافی و مجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب باشد و بر شش وزن آمدہ وافی و سہ مجزو و بیتہا یش اینست یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضربین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ھم اشعر اَبلِغ النُّعمانَ عَنِّی مَالِکاً ٭ اَنَّہ قَد طَالَ حَبسِی وَ انتِظَارِی ٭ عروض محذوف و ضرب سالم است پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن سے معنی یہہ ہین کہ پہنچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہنچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہہ ہے ابلِ عنِ نغ فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن ونتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے ھم و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما مستعمل نیست ست اور اگر عروض سالم لائین خلیل نی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مثل سحق البُرعَفّی بعدک القطرُ مغناہُ و تاذیبُ الشمالُ ٭ عروض محذوف و ضرب مقصور ست ست دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان ہے بُرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جای معیشت منتخب سے تاذیب ذنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیری باران نے مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مثل سحقل فاعلاتن برد عففا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر معنا فاعلاتن ہو و تاذی فاعلاتن بشمال فاعلان ھم ج شعر قالَتِ الخَنسَاءُ لَمَّا جِئتُہَا ٭ شَابَ رَاسِی بَعدَ ہٰذَا وَ اشہَبَّ ٭ ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی است ست تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن خنسا بر نام زن منقی ہین کہ کہا خنسا نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہہ ہے قالتلخن فاعلاتن سا لما

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہی
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہرو سے فاعلاتن مر مرا زین فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من و بجاے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم ۔ عروض سالم
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش بیت هر مرا از جان و دل چیزی گرامی تر بود ٭ دل بدہم
روز وصلت جان دہم روز فراق ست دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے هر مرا از
فاعلاتن جان و دل چی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر بود فاعلان دل بدہم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جان دہم رو فاعلاتن ز فراق فاعلان ٭ عروض یہان ضرب محذوف ست بحقیقت بیان
وزن ہست ست تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے لیکے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے بیت فی مرا آرام و نہ شہرہ نہ در داوری قرار ٭ ہیچ من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد ٭ مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش و ہیئت دست
نقاش ازل ٭ نقش ہا بربست لیکن چون تو کمتر یافتم ٭ عروض محذوف اصلح مخبون یا محذوف
مقطوع مخبون و ضرب محذوف اصلح مخبون برینگونہ بیت تاکی از ہجران نگارا چند باشم بید درد ٭
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور است چوتھا وزن عروض محذوف اصلح مخبون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل اور ضرب محذوف اصلح مخبون یعنی فعول بیت مثال کی عروض
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہو نہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تاکی از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بید در فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول ہم عروض ہان و ضرب محذوف مقطوع مخبون
برینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ست
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل شعر مثال اسکا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باتو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فا سے رکن دوم سے فا سے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گر گیا دونون ساتگ نگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا مثلاً فاعلاتن فاعلاتن ہین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلاویگا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلاویگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائینگے ہم و آنا بفارسی این بحر دو نوع آید
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرده اند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنی مثمن و مسدس و مربع و مثنے آورده اند و جملہ را ہشت عروض و چہارده ضرب آورده اند و گفتہ اند
بر سی و چہار وزن است لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آورده اند و گفتہ اند ہفده وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے ست رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اخرج مخبون یعنی فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اخرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف احذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے ہم مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
بستہ در بند غمت سوی ماه روی مرا زین غم رہائی ست مثمنات پہلا وزن عروض اور

چند باشد دوستدارت بازاری ٭ ورز دز تست چنین باشد مثالش شعر چند باشم هم
بدینسان بیچاره ٭ گشته شادی زین دل من آواره ست دسوان وزن عروض سالم یعنی
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا کہ متن میں ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جنت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن میں ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدینسان
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زین دل من فاعلاتن آوارہ مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور ہے عروض
ہمان وضرب محذوف و ہر دو یکست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ٭ راز پنہانی کنون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنون پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے در عشق تو با درد عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ہم و اگر عروض وضرب فعول فعل وفاع وفع کنند از بدید تقطیع توان کرد واز انجملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
بدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول ہر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلان
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل ہر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بر وزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بر وزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح انست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

کنی فعل ور تر نشتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن تا بر شتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ھم و عروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش شعر کار خویش از چاکر خود از چہ داری راز کار خویش از راز داری از سخن چین دار
ست چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم
افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے
اگر چھپا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہہ ہے کار خیشر فاعلاتن چاکر سیخد فاعلاتن از چہ داری
فاعلاتن راز فاع کار خیشر فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع ھم ز
عروض ہمان و ضرب محذوف اخذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب گر تو دانائی
ترا ہم یار دانا بہ ؛ و این چہار وزن اخیر بنزدیک متاخران مہجور ست ساتوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا
فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم
ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین ھم مسدسات ح عروض سالم
و ضرب مسبغ مثالش شعر ای نگار اگر تو نیکو تر نہ بینم ؛ عاجز اندر صورتت صورت نگاران
مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگار فاعلاتن گرت نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف
نگارا یا بمعنی منکلم جیسے ملاذا اور معاذا یعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ واسطے
تعظیم کے جیسے طالبا اور رضایا اور نصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے ھم ط عروض و ضرب
ہر دو سالم و ہمان است کہ وزن اول ست توان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن متغیر وزن نہین ہے ھم
ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چند باشد نہایت خواہت بگفت اندوہ

وکلمہ از ور ابتدای مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گویم خرم در فارسی بر دو حرف نیامده
معنی اصمصنف علامہ در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ واو طالب علمی کی دی ہے قابل ہم واین اوزان ہمہ مثمن اند وحال ایشان ہمچنان ست
کہ در ہزج گفتہ شد واگر رکن آخر فعول یا فاع یا فعل یا فع کنند مصرع نتوان گفت ومعقد شود ست
اور یہہ اوزان مربع کے نیمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس مین بھی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع نکہا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نکہا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جاویگا یعنی کہین سگے کہ عروض
اوسکا ناپدید ہے ہم ثمنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوی وبحقیقت این اوزان ہمہ دہ ست
ومتداول از انجملہ سہ وزن است ثنے وزن ستر ہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یای خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
متداول اون مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے

رمل مخبون

ہم رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید واین دلیل ست بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند وعروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
ہیچ عروض و دو ضرب است و بر ہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن وشش مسدس ودو مربع
دیکے ثنے را این تفصیل ہے رمل مخبون ست رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوای رکن اول کے
کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن او فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین کہ بجا
بکجرف ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے قال مربعات بیج عروض سالم و ضرب مسبغ
یا ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا ٭ چونکہ باجا کرشمہ سازی ست
وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومہ متن سے ہے
اور اوس مین لفظ جا کر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربا یا فاعلا
چونکہ باجا فاعلاتن کرشمہ سازی فاعلاتن ٭ زیر نقطہ ہر دو سالم مثالش بیت چشم آن در رہ کہ گاہ گاہ
انگلی سوہم نگا ہے ٭ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی
یہہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یہ عروض ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یک وزن
مثالش شعر ہر کہ بدخواہد ترا ٭ از بدی ہست او بری ست وزن پندرہوان عروض و ضرب مقصور
یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہوان عروض
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا
مرقومہ متن سے ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے ضمیر مین ظلم و ستم ہے پس
اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ
ہے کہ بدخوا فاعلاتن ندترا فاعلن از بدیہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بدخوا فاعلاتن ندترا فاعلاتن بری ہس فاعلاتن تو بری
فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف
و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بروزن فاعلن محذوف ست

یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق تہی ماندہ بہ تیمار تو بیدرد ٭ کہ برخ یاد تمام ست و بدل سنگ رخام ٭ و عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان ست وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم حتی فعلاتن تہی من فعلاتن بہ تیما فعلاتن ربیدرد فعلان کہ برخسا فعلاتن ہتما مس فعلاتن تبدلسن فعلاتن گ رخام فعلان اور وزن چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت منجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے اور رخام یعنی سخت ہے ہم ۵ عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف مسکن و عروضیان این را ابتر میخوانند و خطا است مثالش شعر نکشم جور کسے کو نزوفا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری ٭ واگر ضرب مخبون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک سے ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن نزوفا دو فعلاتن ربود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن نکند دل فعلاتن داری فعلن واگر ضرب مخبون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ ہو اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن آخر ہے کہ ایک جگہہ فعلن بتحریک العین اور ایک جگہہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ قائل ہم ۶ عروض ہمان وضرب محذوف مقطوع مخبون مثالش بیت اگر این شود ای جان من از درد فراق ٭ ہمہ جور من از عشق تو خوشنود ی ٭ و ضرب محذوف اعرج مخبون ہمین حکم دارد ست چھٹا وزن

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کی پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مخبون یا محذوف احج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا مسری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
احج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھ مثمن اور چھہ مسدس اور دو مربع اور
ایک مثنی اس تفصیل سے ہم **مثمنات** اعروض وضرب ہر دو مخبون مثالش **شعر** چکنم ہم
سکنم با تو نمیدا د چہ سود م ❊ بجز ان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریم **ست** **مثمنات** پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہم فعلاتن چکنم
با فعلاتن نمیدا فعلاتن د چسود م فعلاتن بجز ا حی فعلاتن لہ ندانم فعلاتن کہ ز عشقت فعلاتن بگریم
فعلاتن اور مثال مسدس سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے **شعر** گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
❊ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ❊ اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے **شعر** رنگ رخسار و زگوش و خط و قد و چشم و عارض و
خال لبت ای سرو پری وی سمن ❊ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و
طرف چشمۂ کوثر ❊ کذا فی الحدائق **ہم** **ب** عروض مخبون یا مشعث وضرب مشعث مثالش **بیت**
بدو رخ ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری ❊ بدو لب شکر و قندی بدو چشم آہوی تاتاری ❊ و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول **ست** وزن دوسرا عروض مخبون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے بدو رخ ما فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چعبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن شکر قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن باداہی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکہتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول ہے کہ مفعولن جو ضرب مین واقع ہے مسکون العین فعلاتن کا ہے **ہم** **ج** عروض مخبون مقصور

نوان وزن عروض مجبون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجبون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طربنگی فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ لفیش فعلاتن تبہارس
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد و کشف سے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ و ہم کار منتخب اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مجبون یا مشعث و ضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی ٭ زہمہ خلق نکونامی یابی ٭ و این وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
است گیارہوان وزن عروض مجبون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے اگر بہ فعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن نشو زری مفعولن
بہمہ خلق فعلاتن نکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جدا گانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہوکر مفعولن
ہوا ہے ہم یہ عروض مجبون مقصور یا مجبون محذوف و ضرب مجبون مقصور برینگونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش ٭ تو مکن جور برین عاشق خویش ٭ تیج عروض ہمان و ضرب
مجبون محذوف و بتحقیق ہمان ست است بارہوان وزن عروض مجبون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجبون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجبون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دلم از عشق فعلاتن تو شد خستہ فعلاتن و ریش فعلان تو مکن جو
فعلاتن ربرین عا فعلاتن شق خویش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یہ عروض
ہمان و ضرب مجبون محذوف مسکن و عروضیان ابتر گویند بسہو و این وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجبون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ تحقیق اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
وسیزدہم ہے ہم مربعات یہہ عروض مجبون معری یا مسبغ و ضرب مسبغ برینگونہ بیت

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلات یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بحرِ یک بیت مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر ہمین فعلاتن شود ی
جا فعلاتن ہنر در فعلاتن و فراق فعلان بہہ جو فعلاتن رنستر عشق فعلاتن فتحشو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول بھی حکم رکھتی ہے وزن مین کسو اسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنو دقلب خوشنود خوشنون کہ وند اور دن دونون کلمی نسبت کے
ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنودی خوش بودی کہیے معنی صاف
ہو جائین ثم ہہ اگر عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ بیت نہ ہنر بتو دل شمنی تا زید ۔۔ چو یکی ز کبتی بیکنہی ای نگار ۔۔ واگر عروض
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ست ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے نہ ہد سے فعلاتن ز بتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل جیکی را فعلاتن بکشی
بی فعلاتن گنہی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا مصرع عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ۔۔ نہ کہ چون
حقہ اگندہ بمروارید ۔۔ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ست آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچوین فعلاتن کہ لی عا فعلاتن شق فع
کچھو حق فعلاتن قا اگن فعلاتن دبر د افعلاتن رید قاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف احذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو ہم مسدسات عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ہی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
دمی آو بپسو جی ۔۔ کہ جوانیست و بہارست و جوانی ۔۔ واین ہر دو یک وزن ہست ست مسدسات

مسدسات

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاوے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجاوے
تو تو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ یہ
بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آئی ح قولہ ایجاد دو وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضو نکو
متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن یکمی پنج سبب اور یکمی ہفت سبب اور یکمی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور
مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاوے گا
کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف
کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا
ہم و متاخران را وزنی خوش است کہ بر رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی
سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست بیت بچمن برائی روزی سپہ
بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاتا ہے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمن فعلات
برای روزی فاعلاتن سپہ بہ فعلات ار بشکن فاعلاتن سر غمز فعلات ہ بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات گار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار است و وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در بنا تازی دو عروض و شش ضرب است و
بر شش وزن آمدہ و ابیاتش اینست ت یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

سخن ہمین کہ رسانند ۔ ہجران بادہ دلارام ۔ پو ہر دو مصرع را شکنش ہمان است ۔ ہر رباعی پندرہوان
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مخبون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای
مخبون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع سخنی ہمین فعلاتن کہ رسانند فعلاتن ہجران بادہ فعلا
ہ دلارام فعلیان اور لفظ ہر شعر مین یعنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ہم شی زیر بنگونہ بیت
ہ شادیم ۔ بہ بستی رت تنہے وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے رہ شادی فعلاتن مبہستی فعلاتن مصرع ثانی مین معتبر ہے ہم و تحقیقت این
اوزان عائد با ہشت وزن ست و انچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع مستعمل متروک
و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہاست و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند یا تسبیغ مسکن
غلط کنند ۔ اور حقیقت مین یہہ اوزان ہشتگانہ ہا یعنی بر اتنج وطرفت آٹھہ وزن سے کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط
متحرکون مخبون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ تسبیغ مسکن کے غلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے ہم چون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی بخفیف تا فاصلہ یا یک سبب خفیف و مصراع اطول
از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ سبب و این غریب تر است از انچہ در ہزج گفتیم و فرق میان
اوزان مشترکہ ازین سہ بحر توان نمود یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہای دیگر یا قصیدہ ظاہر
شود و ہمین قیاس در دیگر مواضع است اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوے
ہین تا فاصلہ یا یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے ہمنے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتی ہین مثلا مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعْلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے
اور ھجل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہونچایا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن فعْلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی
فعْلن ھم ۔ شعر اَلنَّشْرُ مِسْکٌ وَالْوُجُوْہُ دَنَانِیْرٌ ۔ وَاَطْرَافُ الْاَکُفِّ عَنَمٌ ۔ عروض و ضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست و این چہار وافی ہست ھم چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعِلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک کے ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینار و نکے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم کے
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کن والوجو مستفعلن ہ دنا فعلن نیر و واط مستفعلن راف الاکف مستفعلن عنم فعِلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین ھم ۔ شعر یَنْضَحْنَ فِیْ حَافَاتِہَا بِالْاَبْوَالِ ۔ عروض و ضرب یکی است و این بیت
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ موقوف ہے
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ ناقی کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
ینضحن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان ھم ۔ شعر یَا صَاحِبَیْ رَحْلِیْ اَقِلَّا عَذْلِیْ
ہمچنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور ست چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و
منزل و رخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول و سکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یکطرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین ھم و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبول ۔

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازہی ہین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چہہ ضرب ہین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چہہ وزنون پر آتی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین ھم اشعر أَزْمَانُ سَلْمَی لَا یَرَی مِثْلَهَا
الرَّاؤُنَ فِی شَامٍ وَلَا فِی عِرَاق ٭ عروض مطوی مکشوف است وضرب مطوی موقوف ست
پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث د
اور سلمی نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن و خوبی مشہور ہین اور الراؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول سے ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمی کی نہین دیکھی مانند اوسکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن ما لا یری مستفعلن مثلہر فاعلن راؤنفی مستفعلن شا مو و لا مستفعلن فی عراق
فاعلان ھم سب شعر هَاجَ الْهَوَی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ ٭ عروض
وضرب مطوی مکشوف است دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرائی کا مانند گز کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت مبہم ہے کہ بالضم
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول رنگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اسپ احول زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہاجلہو مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن ھم رجز شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیلِ الْخَنَا ٭ مَهْلًا فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِی ٭ عروض
ہمچنان ست وضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

نشستہ او وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر بہمہ مفتعلن ایزدی فاعلن خیر تمر مفتعلن یار دگر
مفتعلن نسپرد فعلن اور نسپرد یعنی سپرد اور تینِ ہے ہم ۶ عروض ہمان وضرب اصلم گفتہ اند واین
سہو است چہ اینجا طی لازم است وتحقیقت مخبول مکشوف مسکن ست مثالش بیت پستہ تو ہست
شفاے دلم ٭ آنکہ شد او خستہ بادام ست ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفروق ہے مقام پر اوسکے فعلن مسکون العین لاتے ہین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کہاسطے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن وطے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھہ کا بیمار ہے اور وہ موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے پستہ تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد مفتعلن خستہ با
مفتعلن دام است فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نسپرد بروزن فعولن بھی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است
وازان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل مانند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آئی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ہم ۵
عروض وضرب ہر دو مخبول مکشوف بر نیگونہ بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
ہمان ٭ و عروض ہمان وضرب اصلم وسخن درو ہمان است کہ گفتہ آمدست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلہ من مفتعلن روی چو ما مفتعلن ہ تو شد فعلن قبلہ ازی مفتعلن ن بہ نبو مفتعلن د ہمان فعلن چھٹا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

مطوی و مخبول روا دارند وضربہای مشطور مخبون روا وارندت اور بطریق زحاف کی یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین هم واما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ اند
و او را سہ عروض است و ہشت ضرب و بر دہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت واما فارسی مین
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبول مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
هم ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون نرنم دست
بفتراک تو چہ جز تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت بمثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چو نرنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تکسی مفتعلن نیس مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی تسمہ کا ہے هم ب عروض ہمان وضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے هم ج عروض مطوی
مکشوف وضرب مخبول مکشوف برینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ہ بجز تو مرا یار دگر نیست ہ

اور مجبون اوسی سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چیسراہمی مفاعلن کنی ولش مفاعلن رابدہ فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بہی
بقسبہ حرب لاسٔے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور یہی یعنی بندہ یعنی عاشق ھم قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بارست و
در نیا ملفوف بکار روند موقور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہر شش
وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بتحقیق ہر دو یکی است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تا بدار
فرو ہشتہ ز یاقوت آبدار رت یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
ہین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال ہین مکفوف ہے موقور یا اخرب
موکور دہ کہ جسمین خرب ہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونونکی دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لاسٔے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغاز اس مفاعیل ر زلفین مفاعیل تا بدار فاعلان فرو ہشت مفاعیل ز یاقوت مفاعیل آبدار
فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ھم در اخرب را چہار وزن آوردہ اند و دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر مزید کف دہندہ شود ہر چہ جز این بود محال ست ات اور اخرب کے
چار وزن لاسٔے ہین اور دو عروض لاسٔے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائی ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے ہین مسدس
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی

وہی ہے جو کہا گیا یعنی سطے لازم ہے اسکو مجبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن رو اچا مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا از مے مفتعلن
بہ بنبود مفتعلن و رجہان فاعلن تمم کلامہ معلوم ہو کہ مجبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ہم ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
و ضرب اصلم مقصور برینگونہ بیت سنگدل آن یار نے آزرم پہ یکشبم از خود نکند شاد پہ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن خذ نکند مفتعلن شاد فاع آزرم بفتح زا ترجمہ و
سکون را بمعنی شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
برہان اور مدار سے کذا فی الغیاث آٹھواں وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
ضرب موقوف برینگونہ ع در سر من جستہ ہوس جانان نیست پہ ی ہم مشطور و ضرب مکشوف
برینگونہ بیت باردگر آن بت من باز آمدت نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے در سر من مفتعلن جستہ ہوسی مفتعلن جانا نیس مفعولان و سوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بار دگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین یعنی لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ہم و بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گوینید بیت دلخواہ من بر من ستم کارشد پہ بی ہیچ
جرمی مر مرا کرد خوار پہ و از مجبون برینگونہ بیت چرا نمردمی کنی بارہی پہ چرا ہمی کنی دلش را بدرد پہ
و دیگر بارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و تکلف باشد ت اور نزدیک متاخرون سکے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن کارشد فاعلن بی ہیچ جرم مستفعلن می مر مرا مستفعلن کرد خوار فاعلن

مفتعلن ہے بیت مثال کی جیساکہ مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بن زہی مستفعلن
ویلا قوال مفعولات مستعلن مستفعلن للخیریت مستفعلن سی فی مصر مفعولات بلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم برہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان و مفتعلن بین
مبالغۃ او ضرورۃ تم کلامہ فقال ہم ددو منہوک یکے را ضرب موقوف وبیش انیست بیت شعر
صَبرًا بَنِی عَبدِ الدَّار ٭ ودیگر را ضرب مکشوف وبیش انیست ج شعر ویلم سعد سعدات
اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبدد ار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم سعد مستفعلن وسعد مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تہا اور سعد امنصوب باغی ہے ہم وبطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند یا تای مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہا ے منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است وآن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ست اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن اور فاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لائین تای مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہوجائین اور یہہ نہین چاہیے مثلا کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اور وہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عین فا کو بسکون رکہے مثال اسکی ہوجاے گی ح قولہ وزنی دیگر آہ

یہہ ہے شمشیر مفعول بربند مفعول کف دہندہ فاع لاتن ضرب مفعول خبر اب مفعول [illegible]
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل ہم ب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک وشستہ دارد ٭ چون کز دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا وزن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دلسے غبار غم نہین کھوتا تقطیع باراکہ مفعول زمینپاک
مفاعیل شستہ دارد فاع لاتن چون کز و مفعول لمن غمہ مفاعیل ہمی نشوید فاع لاتن ہم ج عروض یا
مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ بیت با مردم ناسازگار طبع ٭ بیچارہ شود مرد سازگار ٭
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے با مرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچار مفعول شود مرد مفاعیل سازگار فاعلان ہم د عروض ہمان است وضرب محذوف
وبتحقیقت ہمہ سہ وزن بیش نیست وحکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نیز نزدیک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن وحقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرین کے
متروک ہے ہم ط منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است وبتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار باشد و در بنا وافی ومنہوک آید و او را یک عروض بود وسہ ضرب ودر سہ وزن
آید یکے وافی وبیتش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربین ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر اِنَّ ابنَ زیدٍ لازالَ مستعملاً ٭ للخیرِ یُفشی فی مِصرِہِ العُرفا ٭
عروض سالم وضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی ہے یعنی

داین ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فقابل اور یہہ بحر بارہ وزنون پر آتی ہر
چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے ہم **مثمنات** ا عروض مطوی موقوف
یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ **بیت** ترک من آن خوبروی سیمبر و مہر جوی ❊
قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام ❊ وچون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار روارند بر قیاس عروض و ضرب
ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ترک منا
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہر جوی فاعلان قامتشا مفتعلن زادہ سرو فاعلا
روی چما مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی
بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ
و ضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چہار خانہ ہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل
عروض و ضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ
آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ از ان یک قافیہ
دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل
و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط **ے** انتہی دلدل سوار شاہ سلام علیک ❊
حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک ❊ تم کلامہ فقابل **م ب** عروض ہمان و ضرب مطوی
مکشوف و بتحقیق ہمان است **ت** دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک ہے **م ج** عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف و ضرب اصلم مقصور برینگونہ **بیت**
من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب ❊ باز نمایم نشان ز شعلۂ خورشید ❊ عروض ہمان و ضرب

باید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است این بیت
ذاک وقد اذعرا لوحوش یصلب الحذر حب لہا انہ مجفر یعنی آنکس حالی کہ ترسانید
وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکوقد مفتعلن اذعرلو
فاعلات حوش یصل مفتعلن بلحذر ح مستفعلن بلہا ان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ
درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را مثالی دیگر
سالم العروض ومقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند
قابل ھم و اما بپارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد ووافی ومجزو ومشطور
یعنی مثمن ومسدس ومربع بکار دارند وہمہ ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان گویند او را
سہ عروض وہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن وشش مسدس ودو مربع
بدین تفصیل است اما فارسی میں اصل اس بحر کی دائرے میں مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور
وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ اوسکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربیں ہیں یعنے
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان
اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن میں مفعولات سے بنی اصلم مقصور
اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس میں مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف ہو
پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کیونکہ
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع میں دو مقطوع تھے ایک فعلن
فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہاں دونوں شمار ہیں لیے کہ صورتیں دو تھیں
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہاں بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا ح مطوی موقوف ومطوی مکشوف
واصلم مقصور ومذال واعرج ومقطوع واحذ مقصور واحذ محذوف ومطوی معری اصلم محذوف

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ **بیت** ای بدو رخ چون گل بہار * چون تو ندیدم سیکے نگار سے * عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست **نوان** وزن عروض اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو گلیب فاعلات ہار فاع چو تندی مفتعلن دم نکیبن فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے **مربعات** یا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ **بیت** چون زتو رنجم فزود * صابری ازمن مخواہ * عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است **مربعات** گیارہوان وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن سے تقطیع یہہ ہے چو رتزن مفتعلن جم فزود فاعلان صابری مفتعلن من مخاہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے هم واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بودست اور یہہ سب یعنے دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دو ہوے اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بماقبلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نسمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بودہ و چون در ضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند ہزج نیز بر نوان خوانند مثلا فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من زفر مفتعلن قی رخیم فاعلات ماہ تہر مفتعلن بشب فع بارنما مفتعلن
ہم تشا زفاعلات شعلہ اخر مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
ہم مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال و ضرب مذال برانیگونہ بیت یار من آن
سرو قد موی میان ٭ سیم بر و مشک زلف بدر جمال ٭ و عروض و ضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موی میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت متغیر وزن نہین ہم ز عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج
برانیگونہ بیت چون ز تو باشد عنایت ای مہتر ٭ ہیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ح عروض
ہمان و ضرب مقطوع و حکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہی چون ز تو با
مفتعلن شد عنا ی فاعلات مہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات د و بدخاہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مخبون مطموس کہ بر وزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مخبون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
ہیچ نترسم ز حاسد و غیر بس و غیر بر وزن فعول ہو ہم ط عروض احذ مقصور یا احذ

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرازلب مفاعلن لودریت
فاعلات نبس نعی مفتعلن لی فع مراز چر مفاعلن غی سیاہ فاعلات لست کزن مفتعلن وہی فعـ
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو تیرے لعل و در سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن پنجم از سالم بیت
برمن چرا کردہ دراز این زبان ٭ بگذار تا وارہم این زبان در دہان ت مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے برمن چرا مستفعلن کردا ید فاعلات رازیزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن وارہمیز فاعلات بادر دہان مستفعلان ح برمن چرا مستفعلن
کردا ید فاعلات رازیزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن وارہمیز فاعلات بادرہان مستفعلان
وبرای مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہرکیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری وضرب مذال باید نمیتوان شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود لکھتے ہین کہ الف اور نون بجای ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جابجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ھم وازرکن اول مخبون شعر زبہر خوبی ندا از
براے وفا ٭ تراگزیدم تباز خلق جہان ٭ وباقی ہمین قیاس ست اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زبہر خو مفاعلن بی ندا زب فاعلات رای وفا
مفتعلن تراگزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
بن ھم **خفیف** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تازی اصلش دو دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن دو بار است واو را سہ عروض و چہار ضرب است و برپنج وزن آمدہ است
ازوافی دو دو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہرجا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد
ست اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم ہین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑہ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے
اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہوجاے گی ہم و بعضے
عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مجبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم
بیت بر یار من بیگناہ بجبرم بگرفت راہ ✤ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت
گوی ✤ و از مجبون شعر مرا زان روی لعل وزان دو زلف سیاہ ✤ زروز گہ شب کنی
ز شب گہی باز روز ✤ ست اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجبون
مثالین لاے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
اور مجبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثال اون مین لاے ہین مثال وزن اول کی سالم سے
یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
ترجمہ متن سے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بیگناہ فاعلات بجبرم بگ مستفعلن رفت راہ
فاعلان اا حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات و اودشمنی مستفعلن زشت گوی فاعلان
اور مثال مجبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
اوسکی مثال یہہ ہے جو ترجمہ متن سے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا زا مفاعلن روی لعل
فاعلات و زان دو زل مفاعلن فی سیاہ فاعلان ز روز گہ مفاعلن شب کنی ہی فاعلات ز شب گہی
مفاعلن باز روز فاعلان ہم و از مجبون اگر ہر دو مستفعلن مجبون باشد بغایت ناخوش بود
اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بر ینگونہ بیت مرا ز لعل دو در تو نیست نصیبے ✤ مرا ز چرخ
سیاہ نشست گزند ے ✤ ست اور مجبون سے یعنے جہان اول رکن مجبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مجبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن یعنی یہہ ہیت کہ اوس جا بنا ہین کہ کیا رائی اور نظر کی سے
سیر سے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن لم
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن هم ه شعر گل خطب ان لم تکونوا عظیم
عروض سالم و ضرب مجنون مقصور است و این ہر دو مجزو ست پانچوان وزن شعر
مرقومہ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن یعنی
کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن تو عظیم فاعلاتن کبیر و فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین هم بطریق
زحافت در ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن
اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ست اور بطریق زحافت کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم
تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے و اما
بپارسی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مجنون بکار دارند و
عروضیان گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب است و ہشت وزان مستعمل است
مثمن و مسدس [illegible] بااین تفصیل ست و اما پارسی مین اصل اوسکی دائرہ مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مجنون
اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مستفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرب ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مستفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور
اور پانچ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے ہم **اشعر** حَلَّ اَہْلِی
مَا بَیْنَ دُرْنَی فَبَادَوْلِی ٭ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃً بِالسِّخَالِ ٭ عروض وضرب ہر دو سالم است
پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادولی مین معنی واو کے ہے
معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریہ درنی اور بادولی مین اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین درنی مستفع لن فبادو
فاعلاتن لاوحللت فاعلاتن علویتن مستفع لن بسخالی فاعلاتن ہم ب شعر
لَیْتَ شِعْرِی ہَلْ ثُمَّ ہَلْ آتِیَنْہُمْ ٭ اَوْ یَحُولَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدَی ٭ عروض سالم وضرب
محذوف است دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا مرقوم ہے متن آتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب
بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پہر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی بدون
اسکے موت یعنے آیا یارونکو پہر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے لیت
شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مستفع لن ات ینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون
ذاک مستفع لن کرردا فاعلن ہم ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ٭ نَنْتَصِفْ مِنْہُ
اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ٭ ہر دو محذوف و این بحر سہ وافی است ست تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام
لیتا ہین اوس سے یا چھوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یوما علی مستفع لن عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مستفع لن
ہو لکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین ہم ر شعر لَیْتَ شِعْرِی مَاذَا تَرٰی ٭ اُمُّ عَمْرٍو
فِیْ اَمْرِنَا ٭ ہر دو سالم اندست چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور اٹھارہ وزنوں پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چار مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برنگو نہ بیت صنم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ٭ زغم عشق آن صنم کہ ہمی چنو دگر ٭
ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے صنم آنکس فعلاتن کتا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زم ازقدم مفاعلن تھی
عشق فعلاتن قا صنم مفاعلن کہ ہمی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چونکہ اختصار چون او
کا ہر بیان ہے ہم مسدسات سے ہر دو مخبون برنگو نہ بیت تن تو درد مند بود دل من ٭ صنما بحق بہر کہ شیر ابدست
سیات ٭ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونوں مخبون ہیں یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن میں مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو د فعلاتن ر دمند بو مفاعلن د دل من فعلاتن صنما ب فعلاتن حق کی مفاعلن شیرا بد فعلاتن ہم ح عروض
مخبون یا مشعث و ضرب مشعث و این بتحقیقت ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل ہست بچشم یار بسے ٭ رخ چون زعفران بجہد ہشانم ست تیسرا وزن عروض
مخبون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری میں دوم اور سوم مسدس میں
ایک وزن سے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے سنگ دل فعلاتن ہوسف علن
شم یا من مفعولن رخ چو سرخ فعلاتن فراجی مفاعلن لپوشانم مفعولن ہم ٭ عروض ہمان
و ضرب مخبون مقصور برنگو نہ بیت چکنم چون مراشخواہد یارم ٭ بکجا نالم ازین حکایت و
حال ٭ ست چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مراشخوا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکجا نالم فعلاتن از ین حکا مفاعلن یتحال فعلان ہم ۵ عروض مقصور
یا مشعث و ضرب مخبون مقصور برنگو نہ بیت چکنم صابری چو صبر نماند ٭ کہ تنم از رنج
صابری بگداخت ٭ و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنی دیگر
از رندی ست پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

بیت دلربا باشد پاک پیدا ارانم * نزد ہر کس زین دیدہ غمازم ست مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا فاعلاتن شد پاک پی
مس تفع لن دارانم مفعولن نزد ہرکس فاعلاتن زین دیدا می مس تفع لن غمازم مفعولن
لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین
اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ھم مثال وزن سوم
روی یارم مر لالہ را کی پسندد * لالہ چون اوکی بر دمد در بہار * ست مثال وزن سوم کی مسدسات
سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مر لالہ را مستفعلن
کی پسندد فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن کے بر دمد مس تفع لن در بہار فاعلان ھم مثال وزن
چہارم بیت پیشم آید بخواہ من با مداد * ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت ست مثال
وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے پیشم آید فاعلاتن
دبخواہ من مس تفع لن با مداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت
فاعلان ھم مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار * چند داری مارا بدین
زاری * ست مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ
وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن مارا بدی
مس تفع لن زاری فعلن ھم مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندہ خوری * تو نیاد
اولی تری ست مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کے ایدل فاعلاتن
اندہ خوری مس تفع لن تو نیاد فاعلاتن اولا تری مس تفع لن ھم مضارع این
بحر ہم بہر دو شعر مستعمل ست و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن
آید و مثالش اینست ست یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی
دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ھم شعر دعانی الی سعاد * دواعی ہوی سعاد ست

کندی فعلن هم مسدسات عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونه
بماندم زعاشقیست چنین زار ہ کنون برمن ای نگار بہ بخشای ت مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیست فاع لات چنین زار فعولان
کنون برم مفاعیل نی نگا فاع لات ببخشای فعولان هم ۵ عروض همان وضرب محذوف وحکمش
همان است ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین هم مربعات وعروض و
ضرب هردو سالم برینگونه بیت چه کردم تا بگوئی ہ که برمن چنین بکینی ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تابگوئی فاع لاتن کبرمن مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن او بکینی ای بکینه هستی هم ز عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونه
بیت نه بینی که عشق یار ہ من دست برگشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نه بینی که مفاعیل عشق یار فاع لان من دست مفاعیل برگشاد فاع لان
هم ح عروض همان وضرب محذوف ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین هم مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر در از گفته اند چهار چهار
گفته اند از ان سه بریک قافیه وچهارم را قافیهٔ دیگر ومسطربان بعضی آنرا پارسی بار بخوانند
وبعضے جادوراه مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل ہ واگر مسکن کنند چنین شود شعر
بنامردمی چرا کوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گرگئی مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اونہین سے

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چہار اور محذوف اوس سے یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھہ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی مفاع آٹھہ صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زاید از ہشت گردد تم کلامہ قابل اور عروضیون نے کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو مثلث اور تفصیل یہہ ہے م مثمنات اعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بیت برینگو نہ نگار آفتاب روی و شراب آفتاب نجت ٭ دلت نگسل از نگار و دو بین نگسل از شراب ہمات مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نگار آفت مفاعیل تاب روی فاع لات شراب آف مفاعیل تاب نجت فاع لان دلت نگس مفاعیل از نگار فاع لات دبین نگس مفاعیل از شراب فاعلان دلت نگسل از نگار ای دل اپنا نہ دو ٹھا معشوق سے ہم ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین م ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروق است نہ مجموعی مثالش بیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ٭ از یرا کہ بیخ لہو زجانم بکندی ات تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین مثال اوسکی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تگو یئم مفاعیل راکا فع فاع لات چنی مست مفاعیل مندی فعلن از یراک مفاعیل بیخ لہو فاع لات زجانمت مفاعیل

کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب ہے اور فاع مجبوب یا موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل مجبوب اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے مثمنات
عروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت فریاد من ز عشق بہ چہرہ سمن بر کز عشوہ عمر
بر دو نیایدشبی بہر در وے و چون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار خانہ برین وزن
خوش آید مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من ز عشق فاع لات بہ چہر مفاعیل ای سمنبر
فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیایدش مفاعیل ای بہر در فاع لاتن لفظ در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بر در با ضافت ہے یعنی بر در یک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تا ر فاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاع لاتن چہار بار ہوا اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے بیت از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم
ورمن جفا بخیزد دانم کہ نیک دانی دوم ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ
شعر یاران من جوان و رفیقان من جوان اندر دو تو یکی مرا ای نگار پیر ست دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل منجوان فاعلان اندو مفعول تو یکر دفا علات مرا ای مفاعیل نگار پیر فاعلات
هزج عروض همان و ضرب محذوف و حکمش همان است تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین هم ج عروض و ضرب ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ محذوف مقصور ست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ زیرا کہ تو ز اندہ من شادمانی دست چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع سے ہے اور قطع وتد مجموع ہی مین آتا ہے اور فاع لاتن اصل مین وتد مجموع نہین ہے
مفروق ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

ت نوان بوزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف و قصر شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم کہتا ہے تقطیع یہہ ہے
مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول تابدش مفعول سنلے چہار فاع لات وماہ فعول
هم می عروض ہمان وضرب مجبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین هم یار کنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل ہست کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش مجبوب موقوف برینگونہ شعر تاکی بجم باندہ وتیمار عشق آن بت
نامہربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود برینگونہ شعر سروسہی بالا
رخ سیب وسیم دندان لب ناروان ٭ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ٭
بر تخت سلیمان راستین ٭ بنشش بدل دیو ودام ودد ٭ برہم زدہ صفہای حور عین ٭
بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے ہے تقطیع بیت
مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے تاکی بجم مفعول وهم باندہ فاع لات وتیمار مفاعیل عشق آن ب
فاع لات تنامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہہ تین متحرک جمع ہوئے ہین اونکو

فاع ل رہا اوسکی جگھہ پر فعلن لاکے مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے و انیک مفعو ل
از جیم فاع لات گذ ار سب مفاعیل انده فعلن زیرا کہ مفعول توز اند فاع لات ہمن شا
مفاعیل ائی فعلن ھم ۵ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
براینگونہ بیت گلنار زرد ہیچ شہ چینیان ٭ دیبای سبز وار دو زین کمر ٭ و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را وز
کردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون سبب جب سے گر گئے
اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون سبب جب سے گری اور عین کشف سے فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہیچ فاع لات شہی چینیان مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز وار فاع لات در زر یک مفاعیل
مر فع اور عروضیون کو چاہیے تہا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
بر قیاس گذشتہ ھم مسدسات و عروض وضرب ہر دو سالم مثالش شعر باد بہار و باد
شبگیری ٭ بوی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بہ مفعول ہار باد
فاع لات شبگیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شبگیر
بمعنی صبح و سحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیا معروف بروزن پری اور قسمین اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بہی کہتے
ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے ھم ز عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور براینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش ٭ ور باندہ ہنوز مکن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ فاع لات میندیش
فعولان ور نام مفعول د ہنوز فاع لات مکن یاد فعولان ھم ح عروض ہمان وضرب
محذوف جگہ ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور مثال اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین ھم ط
عروض وضرب ازل براینگونہ شعر مانند ری خوشہ ذکار ٭ تا بد شب چہاردہ یاد ٭

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور بر اینگونہ **بیت** ای یار دلربای چکی یار بی
بنا نیست سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن موفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک یار بند سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے لے یار مفعول
دلربای فاعلان سکے یار مفاعیل ہی ابسانا فاعلان ہم نیز عروض مانند شانزدہم و رکن
سوم موفور را ضرب محذوف و این دو ضرب را استحقاق الفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب اور ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم استحقاق الفراد کا
نہین رکھتین ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت سا تہہ دو وزن کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بہ تحریک اوسط متحرکات ہو اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین ہم و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کست و چیرہ زبانی ۞ طبعم گرفت نیز گرانی
ست اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل ست و چیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن ح قولہ بعد از وزن سوم در ینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ سہ ہجدہ می شود و ہمگی اوزان در ینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑھ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
تہا لفظ بعد کو بعدہ پڑھا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہو قلم کاتب ہے **مقتضب**
مین سبجر تیا زبان خاص ست و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

اورضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا
رکھتے ہین مثل اور اوزان کے ہم **مجتث** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی
اصلش در دائرہ مس تفع لن فا علاتن فا علاتن دو بار باشد و مجزو بکار دارند و یک
عروض و یک ضرب ہر دو سالم و اور ایک وزن باشد و بیتش اینست **ت مجتث** لغت
مین یعنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی
دائرہ تازی مین مس تفع لن فا علاتن فا علاتن ہی دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین
ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فا علاتن اور اوسکا ایک وزن ہی بیت
اوسکی یہہ ہے **شعر** اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيصٌ ٭ وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ ٭ و در ارکان
خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ دروی جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم
دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود **ت** شعر جیسا کہ مرقوم متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فا علاتن ولوجہ مث مس تفع لن
لہلالی فا علاتن اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات
اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا
فعلاتن کے سنجا ہے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے
یعنی لن فا اور تن فا مین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونو کو
صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احد ہما جایز بود
تم کلامہ فتامل اور ضرب مین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے ہم اما
بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فا علاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال
کردہ اند و گفتہ اند کہ ورا پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن
و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست **ت** لیکن دائرہ
فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فا علاتن چہار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع
استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

و مجزو بکار دارند و اورا یک عروض و یک ضرب ست ہر دو مطوی برین وزن آید بیتش
این ست ** مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن لیکر
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ** شعر اَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَہَا * عَارِضَانِ کَالْبَرَدِ
** شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسار ہے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجا
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلا
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور برد بفتحتین بمعنی ژالہ و تگرگ کہ
فی الغیاث ہم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات و واوش مراقبہ باشد پس ہر دو مجزا
مطوی نشاید ** اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی سچا ہیے یعنی اسقاط دونون کا اور
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلا
ہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات ہم و بپارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند برا ینگونہ ** بیت
ترک خوبروئی مرا * گو چرا نہ خوش منشی * و ضرب مذال معری و مسکن ہم وا باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان ** اور فارسی مین بہ تکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گو چرا نہ فاعلات خوش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین ** بیت سرو گلعذار منی * فصل نو بہار
منی اگرچہ تنگ توام * عزو افتخار منی * بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے ** وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی * حاصل حیات اے جان یکدم ست تا دانی
* اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ہے ** در فراق او مہر
قرض کن کہ شب ہار * بتوان بروز آوردن روز را کسے چہ کند * کہ رکن دوم مصراع ثانی مفعولات

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف
مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے
بتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن ہے یعنی ہوسکتا اور اوس کو استحقاق انفراد تسمیہ یعنی وزن الگانہ تسمیہ کا نہیں ہے
بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے
مردا مفاعلن نکروزی فعلاتن نعود بل مفاعلن لہکر فعلن کے بیز یا مفاعلن اور اید فعلاتن
سری بکن مفاعلن بانی فعلن هم و عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع
براینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم ستم کند بر من ٭ چہ بودی ار ستم از ستمگر آمدی
ت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن
سکدائم فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ بودیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگر آ مفاعلن
مدی فعل هم و عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس
براینگونہ **بیت** دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ٭ از ان کہ با من بدخو شد دست جانان
ت چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی
فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دلی پر ا مفاعلن تش و چشمی فعلاتن پر ا مدا مفاعلن رم فع از آنکہ با مفاعلن من بدخو
مفعولن شد ستجا مفاعلن نان فاع **ح** تقطیعش دلبپر ا مفاعلن تش و چشمی فعلاتن پر آبد ا مفاعلن
رم فع از آنکہ با مفاعلن من بدخو فعلاتن شد دستجا مفاعلن نان فاع و اینهم خلاف قرارداد
مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب
مخبون محذوف مطموس نیست بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بحر دائرے سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بواقی مین اختیار رہے
لکھتے ہین صاحب حاشیہ و اللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضا بار بار لکھتا ہے

یا فَعِلُن مخبون محذوف اور فَعِلُن مخبون محذوف مسکّن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدروس یا فَعِ مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نو ضرب ہین فَعِلاتن
مخبون اور فَعِلان مخبون مقصور اور فَعِلُن مخبون محذوف اور فَعِلُن مخبون محذوف مسکّن جسکو
ابتر لکھتے ہین اور فَعَل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزن ان میں
آئی ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے
هم مثمنات ا عروض وضرب ہر دو مخبون برینگونہ بلیت اگرچہ حیلہ فروشی وگرچہ
چرب زبانی ٭ سپاس دار خدایم کہ تو بجلہ مرائی ٭ ت مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین
کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون مین کہ تو ہمہ جہت
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن وگرچہ چرمفاعلن
بزبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن رخدایم فعلاتن کہ تو بجلہ مفاعلن مرائی فعلاتن هم ب
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور برینگونہ بلیت زہے حلیت
ترا بامن ای گزیدہ نگار ٭ بجای نرم درشت وبجای وصل فراق ٭ ت دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فَعِلان یا مخبون محذوف یعنی فَعِلُن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فَعِلان
بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہے حی مفاعلن ستر ایا فعلاتن
منی گزی مفاعلن دنگار فَعِلان بجای نر مفاعلن م درشتو فعلاتن بجای و مفاعلن
لفراق فَعِلان هم ج عروض ہمچنان وضرب مخبون محذوف وبحقیقت ہمان وزن ست
ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی فَعِلان یا فَعِلُن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فَعِلُن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یکحرف معتبر ان
نہین ہے هم د عروض ہمچنان وضرب ابتر گفتہ اند واین سہو ست مخبون محذوف مسکّن
می باید هم خبن در ہمہ ارکان لازم ست واین استحقاق انفراد نیست مثالش بیت تو مرد آن
کہ روزی مقعد یا بیدا گر ٭ کسے زپای درآید سری بجنبانی ٭ ت چوتھا وزن عروض وہی

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے هم تج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف و ہردو مسکن روا بود برا ینگونہ بیت تو آگہی صنما * کہ من چہ غم خوردم *
ت تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فعلن هم و جملہ مسدسات و مربعات
نزدیک متاخران نامستعمل است و تسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر خرم
روا نبود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہر چند بران وزن است از ان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است و از قدما بعضے بنا دربیتی آوردہ اند کہ صدر او اخرم است
و بعضی از متاخران وزنی دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم میتواند بود برا ینگونہ شعر بران ملک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش شدند ہیچ چیزی
نگفتن کاف و نونی این است اوزان دایرہ مشتبہہ ت اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین
ہوتا ہے ہرچند اوس وزن پر ہے بہت ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تہے یعنی مس تف اول کن مین جب یعنی خبن ہوا وزن
وتد ہوگیا یعنی مفاعلن وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا در لائے ہین کہ
صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے
چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتہہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہوسکتا ہے شعر
مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بران مفاعل ملک الملوکی فاعلاتن کہ ہر دو ج مفاعل
ہا با مرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزی فاعلاتن نگفتن مفاعل کاف نونی فاعلاتن
یہہ ہین اوزان دایرہ مشتبہہ کے هم متقارب این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و اصل او
در دایرہ فعولن ہشت بار باشد و بتازی وافی و مجزو بکار دارند و او را دو عروض و چہار ضرب است
و بر شش وزن آمدہ است چہار وافی و دو مجزو و بیت ہا یش این است یہہ بحر عربی اور

یا وصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہین سمجھا کہ من بد خو کو بوزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھا ھم زعروض ہمان و ضرب مجنون محذوف مطموس فزا
ہمان است و گفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخر
مہجور ست ست ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف
مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن
خوش آتے ہین یعنی بر وزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت ا
کشای تار می زسنبل تر ٭ ہمیشہ آید بوی صبا معطر ٭ بر وزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین ھم مسدسات ح عروض معری و ضرب مذال برانیگونہ شعر دلم ببردہ آ
یار بی بہا ٭ بہا بیار و لبان رابمن سپار ٭ ت آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون
معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن ده ای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ر لبار
فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تو نے بوسہ لب قیمت
مین دے ھم ط ہر دو معری و ہمان وزن است ت نوان وزن عروض و ضرب دونون
معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے
ھم مربعات ی عروض و ضرب ہر دو مخبون برانیگونہ بیت بحق خوبی رویت ٭
کم از غمان برہانی ٭ ت مربعات دسوان وزن عروض و ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحق خو مفاعلن بیرویت فعلاتن کم ز غما مفاعلن
برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم رخصار کہ مراکا اور غمان یعنی غمہا ھم یا عروض
ہمان و ضرب مخبون مقصور برانیگونہ بیت منم زیار بحسرت ٭ منم زعشق بحورت
گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم زیا مفاعلن ر بحسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن
ق بجور فعلان ھم یب عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف و ہمان وزن است ت بارہوان

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف وقطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے ٹھہرو ٹھانہا سے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے
اور میہ سے اور یہہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یعوجا فعولن
علی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومیمی فعولن یہ فع اور یہہ
چارون وزن وافی کے ہین ہم ہ شعر أمِنْ دِمْنَةٍ أَقْفَرَتْ ٭ لِسَلْمَى بِذَاتِ الْغَضَا ٭
ہر دو محذوف ست ت پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
ہم و شعر تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ ٭ فَمَا يُقْضَ يَأْتِيكَا ٭ عروض محذوف و ضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اندت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئیگا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام محیاث سے
تقطیع یہ ہے تعفف فعولن ولا یت فعولن تاس فعل فما یق فعولن ضیا تی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہای سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم روا باشد کہ در ابتدا ہم بنا در استعمال کنندت
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہای سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین ہم
و اما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند و گفتہ اند کہ اورا دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ت و اما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لاے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آتی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع مثمنات
عروض سالم و ضرب مسبغ بر اینگونہ بیت بہ بالا نگارا چو آزادہ سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * و این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقوم متن ہے
گلنار یعنی گل انار در و صنع تقطیع یہ ہے بہ بالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دہ سروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن ر مانن فعولن د گلنار فعولان اور یہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے هم بہ ہر دو سالم ست دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد عجب
باشد از سرو بالا بگیرد هم ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ست تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سه کوئی
سکا فریاری ز یکقطرہ آب * کہ رامی روشن تر از آفتاب * هم ج عروض همان و ضرب
محذوف در حقیقت هر دو وزن یکی است و شاهنامہ برین وزن گفتہ اند چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سه چو ز ایشان یکی را تکبر
عیب مین * کہ بی اشتباهم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کا یہ ہے
بروز نبرد آن یل ارجمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و بست * یلان
را سر و سینہ و پا و دست هم ج و این وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از آن است شعر وکاس شربت علی لذۃ *
واخری تداویت منہا بہا * لکی یعلم الناس انی امرؤ * اتیت المعیشۃ من بابہا *
ست اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواندگی اعشی اسواسطے کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوس مین سے یہ ہین شعر دونون مرقوم متن ہین

چو شمع دور از تو میگدازم ٭ بر وزن فعول فعلن و بتقدیم اثلم نیز ست گرم بخوانی درم برانی ٭
دل حزین را بجای جانی ٭ بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید ست
زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل ٭ فان سجدنا الیک نسجد و ان سعینا الیک نسعی ا
و دیگری گوید ست زهی دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر ٭ رخ چو ماهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر ٭ هر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ست زلف معنبر بر مه تو
تیره شب است و وادی موسی ٭ جامه صبر هم درکف عشقت دامن یوسف دست زلیخا ٭
بر وزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم و دشمن آرند مثالش ست ای سر زلفت غالیه سای ٭
وی مه رویت غالیه بیز ٭ بر وزن فعل فعولت فعل فعول تم کلامه ظاہر ہے کہ یہہ سب
اوزان متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمہ مین مخالفت انکی کہین نہین جسکی
مخالفت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا قسم غریب این بحر مستعمل نیست
و شعر درین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد شعر جَاءُوا قَومَهُم ثُمَّ لَم یَزعَمُوا ٭ لِلصَّلَاحِ الَّذِی خَیرُهُ رَاسَہٗ ٭ ست غریب
یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور شعر اس مین بہت کم پاے ہین اور اصل اوسکی فاعلن آٹھہ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی مین یون ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ
خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہہ ہے جاءوا فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزعموا فاعلن
لِصْصَلا فاعلن حلّذی فاعلن خیر هو فاعلن راسو فاعلن قسم دوم مخبون ایراد کنند بر اینگونه
شعر وَ اَتَیتُ جَمِیعَ سوَالِهَا ٭ فَاسئَلتُ البَیتَ سَاکِنَهَا ٭ ست اور مخبون بھی لاتے ہین
یعنی فعلن کی ترکیب عاین اشعار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین آیا مین اوسکی سب حوالی
مین پس افسوس کیا نے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہہ ہے و آتی فعلن
تجمی فعلن عسوا فعلن لہا فعلن فاسئلت فعلن تبنی فعلن تیبا فعلن کنہا فعلن قسم دوم مسکن نیز
ایراد کنند بر اینگونه شعر یا مَحبُوبِی اَدرِک رُوحِی ٭ وَارحَم قَلبِی فَالحُبُّ عِندِی ست اور سبب

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہ ہے تا می دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول هم
ہی عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است **ت** دسوان وزن عروض بھی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم ارد ہم ایک ہے
ح تقطیعش تا می دل فعولن گذار و فعولن منمدل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بھی دار لکھا ہے هم وبہ نزدیک متاخران مسدسات ومربعات متروک است
وقد ما اثلم در صدر یا در ابتدا بنا در بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** بہار است
ہر روزہ ور روز نم ٭ منکر فراوان ومعروف کم ٭ واستعمال قبض در فارسی روا نیست ہیچ چہ
ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم یا روز یم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر رو فعولن ز ور رو فعولن ز نم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نہ چاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا **ح** مثال اثلم در صدر
وابتدا بل در حشو نیز ہے رفتیم وبردیم داغ تو بردل ٭ صحرا الصبر انزل منزل ٭ وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم وبردیم بر وزن فعلن فعولان باسباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ لکھا ہے **ح** لیکن متاخرین بر مقبوض واثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
نکتس مقبوض باشد ودیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین **شعر** بروز ہجرت چہ چارہ سازم ٭

سنجد کرفا علن ورت بتا فا علن افنا فا علن بزفاک فا علن هم مثال شمن مخبون ومسکن دربیشتر
آورده اندست مثال شمن مخبون اورمسکن کی سابق مین لائے هین عربی مین اورفارسی مین
مثالین یہہ ہین مثال مخبون سے چورخت بود گل باغ ارم ٭ چو قدت بود قد سرو چمن ٭
فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن سے ہردم ہیئت وارم زاری ٭ کرنجم تا کے
زارم واری ٭ فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی ہے هم ومیهمهین را بهزج اخرب ورمل مخبون هم
تقطیع توان کردست اوراگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اوررمل مخبون مین تقطیع کرسکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اوررمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب فعلا
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہوجائے هم وباقی وزنها اعنی مسدسات
ومربعات مخبون ومسکن از طبع دور تربود این ہست بحرهای دائره منفقه تفصیل بحور واوزان
تمامی آن تمام شدست اورباقی وزن مسدسات اورمربعات مخبون اورمسکن کی طبیعت سے
دور ہین یہہ ہین بحرین دائره منفقه کی اورتفصیل بحور اوراوزان کی جملہ تمام ہوئی هم ومعلوم شد
که درپانزده بحور که مستعمل عرب ست جملہ عروضها بیست وشش است وجملہ ضربها پنجاه است
بر شصت وسه وزن آمده ست وورده بحر که مستعمل عجم است بقول عروضیان چهل وچهار
عروض وهشتاد وپنج ضرب است وبرصد ونود ونه وزن شعر گفته اند والله اعلم بالصواب
ست اورمعلوم ہوا کہ پندره بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اورجملہ اضراب پچاس اورتریسٹھ وزنون پر آئی ہین اوردس بحرون مین کہ مستعمل
ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اورپچاسی ضربین ہین اورایک سے
نوسے وزنون پر شعر کہے ہین والله اعلم بالصواب هم وبباید دانست کہ این بحرها
ست از اصول مذکورست وشاید کہ اصلهاے دیگر بجز آنچه گفته اند تالیف کنند وازان
اصلها بحرها مولف شود کہ درلغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
درلغت پارسی رکنی ثمانی یافته می شود مولف از دو وتد وسببی بروزن مفاعلاتن و
می دیده ام از تکرار این رکن چهار بار کہ عین آن شعر بریاد ندارم اما بر این مثال بود

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین اٹھہ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین اے
محبوب میرے دریافت کر میری روح کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا صح فعلن بوبی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس
فعلن عندی فعلن ھم و عروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہوست چہ قطع
جز در عروض و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ت اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوا سے عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بحرکت عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتی ہین
ھم و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معری ہم عروض و ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال و معری و مختلط اما سالم یا مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودت و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بہی اور ضرب بہی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بہی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے ھم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ٭ گر خطائی کنم دلبر اعفو
کن ٭ ت مثال سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن ھم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دو رخ کشتہ ٭ لاجرم فتنہ گشتہ ٭ ت مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشتا ئی فاعلن
لاجرم فاعلن فتنا ئی فاعلن گشتا ئی فاعلن گشتہ یعنی پیدا کردہ ھم مثال مربع سالم شعر
سجدہ کردست تا بہ ٭ آفتاب از خاک ٭ ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہو تقطیع یہہ ہے

نوع پنجم جو سقان سے مشہور بار اسمہ چونکہ خنیاگر وہان کے ساکن نے یہہ خوانندگی وضع
کی باور امن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی
مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدیگر خلط کرتے ہین
اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن سکے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان
یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ یعنی
فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پای لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور
نجاست مراد خرابی پی درپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی درپی درئیس اہل انجمن
اور زبرج بمعنی زینت اور مین پی ای درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی
مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدا اے
بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فرداگہمر مفعولاتن ضنیپاشکر مفاعیلن
وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سری اہلن مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کردامفاعیلن
ور دپیر و مفاعیلن جوار افعولن انجمنکر فاعلاتن بنزبرج مفاعیلن مین پی فعولن اور مثل
اسکے بہت ہین ہم وغرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم
محصور است نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم
بالصواب ست اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور
جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے
ہمنے موجود ہین بحسب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب

فصل ہشتم

در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از
تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخزم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم
و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بان سبب
باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
و خزم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس گوید
شعر وَکَاَنَّ ثَبِیْرًا فِیْ عَرَانِیْنِ وَبْلِہٖ ❊ کَبِیْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُّزَمَّلِ ❊ بر بحر طویل است

بلیت اگر بدانی کہ نے تو چو نم ٭ مراد رین غم روا نداری ٭ وازمستفعلن مخبون مرفل
وزن باشد وازمتفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہہ بحرین
اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلون کے تالیف کرین ا
اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مست
یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی
ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ
مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے لیکن اس رکن
تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بلیت اگر بدانی کہ بی ا
مرادرین غم روا نداری ٭ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کبیت چو نم مفاعلاتن مرادر
مفاعلاتن روا نداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی
اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مف
ہم ونیز از بحری کہ او را بزبان پہلوی برین بزبان پہلو بران بحر میگویند وشبیہ است بہزج مسا
رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن دگاہ سالم
وگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہر سہ با یکدیگر خلط
دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرد اگہ
لشکر وزن پی ٭ میان دو سرا انجمن پی ٭ ہمہ گرد آورد پیر وجوان را ٭ انچہ
بی زبرج بمن پی ٭ صدر بیت اول سالم است وابتدا وصدر بیت دوم مخبون
بیت دوم مطوی وامثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ
اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اورا
پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضمہ
سکون نون اور اورا مین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاص
اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے لکھا ہے بیت لحن
وبیت پہلوی ٭ زخمہ رود وسماع خسروی ٭ اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضاف

و ارد ہوا تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے نہیا زیم مفاعیل کلموت مفاعیل فانہلمو مفاعیلن
تا دیکا مفاعیلن و لا تجزع مفاعیلن نیلموت مفاعل اذا نخلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قَدْ فَاتَنِی اَلْیَوْمَ مِنْ
حَدِیْثِکَ ❊ مَالَسْتَ مُدْرِکَہ ❊ بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے
اور قد مخزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اِذْ حَذَرَتْ رِجْلِیْ ذُکْرَتُکَ ❊
یَا یَارُ سُکَیْمَا یُذْہِبُ الْحَذَرَا ❊ بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے هم ودر پارسی هم بیک حرف قدما آورده اند بعضے در اول مصراع
اول چنانکہ رودکی گوید **بیت** جعد همچون نورد آب بباد ❊ گوئیا آنچنان شکستی
میانکش نازک چو سایہ موئی ❊ گوئی از یکدگر گسستی ❊ بحر خفیف است از وزن هفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم **ت** اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نورد آب یعنی
موج آب تقطیع یہہ ہے جعد همچو فاعلاتن نورد اا مفاعلن بباد فعلان گویا ا فاعلاتن
نچنانش مفاعلن کستی فعلن میانکش نا فاعلاتن زکچو سا مفاعلن یہ موی فعلان گوازیک
فاعلاتن دگر گس مفاعلن ستی فعلن ❊ و بعضے در اول مصرع دوم هم گفته اند چنانکه
مرادی گوید **بیت** از حشم و گنج چه فریاد و کسود ❊ که مرگ کند بر تن تو تاختن ❊ بحر
سریع است از وزن دوم و حرف که در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البته استعمال
خزم نمی کنند والله اعلم **ت** اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے از حشمو مفتعلن گنجچفر مفتعلن یاد سو
فاعلان مرگ کند مفتعلن بر تنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع ہے وزن
دوم ہے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب **فصل نہم** در ذکر معانی بعضے الفاظ و

از وزن دوم و واو خزم است ت فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہمنے اون مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اوسکو خزم کہتے ہین کسی جگہہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھہ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرالقیس کی جو مرقومۂ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف کہ مین اور
عرنین سر بینی مراد اول چیز وبل جمع وابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نو بلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ح خزم در اصل
اندا ختن حلقہ در بینی شتر ست و وجہ مناسبت ظاہر حکم کردن حرفی یا کلمہ را خزم بنی
بران است کہ بدونش وزن شعری درست نشود والانشاید تم کلامہ قتامل اور کبھی یہہ زیادت
مصرع دوم مین ہوتی ہے بیت تَا اللّٰہِ یَا ظَبْیَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا ٭ اَلَیْلَایَ مِنْکُنَّ
اَمْ لَیْلیٰ مِنَ الْبَشَرِ ٭ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خزم ہو ھم و زیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یککلمہ
از چہار حرف وآن نادر است و مثالش این ست شعر اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ
فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا ٭ بر بحر ہزج است اول
و کلمہ اشدد خزم است ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہو اوسمین
حیازیم جمع حزام معنی کمر بند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نڈر موت سے جسوقت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی سے ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش بیچ لاتا ہے اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن سے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی بشتاب رفتن سے ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھ و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرح تیز رو باشد
و المنسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن ست از یکدیگر برکن
مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کی اوسکی تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب بمضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و المنسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاون یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام سرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اوسکے مستفعلن یکدگر سے برکن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھ و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن بے تفکر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب ازان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت سے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم از آنجهت نهاده اند که
عرب بیت شعر را بخانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانهٔ ایشان خیمه باشد و خیمه
برسن و میخ قائم شود و فاصله جدا کننده باشد بعضے متحرکات متوالی را بساکن از دیگر
متحرکات جدا کنندت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رستی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ہم و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کرده اند که بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور که در دائره بیست و چهار حرف ست
هیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ہم و بعد ازان سه بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و هرچند مساوی دیگر سباعیات است اما بحرکت ازان
زیادت است پس ازین جهت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردندت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ ان مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہرچند برابر اور سباعیات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے بازدہ ہین
کہ ان مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ہم ہزج
آواز سرا را گویند که تا برنمے باشد و این اسم از جهت نیکوی بحر بر و نهاده اند و رجز
رنجی را گویند که پای شتر را بلرزاند و گفته اند موضع نشستن باشد بر شتر از هودج
خرد تر و این اسم از جهت اضطراب اجزا و بسبب تقارب حرکات بالسبب کوتاهی جهت

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا ازانجہت کہ عروض راہ وسمت راہ باشد وضرب را مقابل او ازان جہت باین اسم خوانده اند کہ اوزان سبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب وصنف یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور یہ معنے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم هم واین علم را باین سبب عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ کردن شعر با اصول وارکان او ت اور اس علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھہ اصول اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت لکھے ہین هم ومجزو را معنی جزوی بیفگنده باشد ومشطور را شطری یعنی نصفی بیفگنده ومنہوک از لاغری بگداختہ ت اور مجزو کا نام مجزو ہواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت هم اما القاب تغیرات خبن فراشکستن جامہ باشد وبدوختن موضع شکستہ تا کوتاه شود ومخبون را ازینجا گرفتہ اند وطی در نوردیدن بود وقبض فراہم گرفتن وکف باز داشتن ت واما القاب تغیرات خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاے وہ کذا فی المنتخب اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپٹینا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن سے ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن سے ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ هم و
مجتث از بن برکندہ باشد وگویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند وهر التصور چنان ست کہ مقتضب ومجتث را باین نامها ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا از بن
برکندہ اند ست اور مجتث بمعنی از بن برکندہ سے ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور تجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے هم ومتقارب را از جہت تقارب اجزا وکوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند وغریب را از جہت قلت استعمال ورکض الخیل راندن اسپ باشد
بپائی کہ ہر پہلوی او بجنباند واین بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است وبحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای
وسعت وتعمق کند ست اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لاتین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت وتعمق ہین هم وبہرامی وغیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد وضرب وامنہا می خیمہ باشد ومن این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام وچنان مپندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

دم کٹا کہتے ہین ح قولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ اخذ و ابتر ہر دو
معنی مذکور وارد حال آنکہ معنی احذ فی الجملہ مخالف از معنی مذکور دارد چہ احذ بمعنی خفیف از بیت
جوہری گوید بعیر احذ و ناقہ حذاء ہی التی خفت ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلامہ معلوم ہو کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین
کوتاہی ویسکی دم شتر و جز آن یہ ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن یہ ہے
منتخب سے فتال ھم و اصلم ہر دو گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ت
اصلم جسکے دونون کان اوکھاڑ لیے ہون اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکا یا ہوا ہم
واثلم رخنہ شدہ و اخرم دیوار بینی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ
یا فروگذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ
و مقطوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ
واثرم دندان بیفتادہ و اشتر پلک چشم بازگردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندے
کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
واقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند
کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص
سرون برہم یا بر گوش پیچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم
نکٹا اور سبغ بڑہایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاون بندہا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباہ ہوئے ہون اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندہے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہون اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے پھٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

بازرکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب هم و اضمار باریک میان و سبک کردن چهار پایان و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از ینجا گرفته اند ست اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایون کا اور منتخب مین بمعنی در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور معصوب بھی اسی سے لیا ہے ح قوله معصوب از ینجا گرفته اند بل معصوب بمعنی بسیار گرسنه است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است که از عصب بمعنی پیچیدن باشد تم کلامه معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اوس سے محقق علیه الرحمه نے خود لکھا ہے اور عصب جلیسا بمعنی پیچیدن ہو معنی داغ کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت بضرب چوب وغیره و سخت بستن رانهای شتر ماده وقت دوشیدن شیر و خشک شدن آب در دہان وغیره بھی ہین کذا فی المنتخب هم و موقوف از وقف گرفته اند و کشوف را از کشف که چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست که برہنه شده باشد ست اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و وا داشتن ہو منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا مین مانند برہنه ہونیکے ہی ح قوله برہنه شده باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنی دارد که این لفظ بشین معجمه است لیکن علامه زمخشری در کشاف و شطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آورده اند که صحیح بسین مهمله است و بشین معجمه تصحیف است تم کلامه ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین ایک کشف بشین معجمه بمعنی برہنه کردن اور دوسرا کسف بسین مهمله بمعنی بریدن و پاره پاره کردن جامه لہذا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمه اور کسی نے مکسوف بسین مهمله لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے هم و مقصور کوتاه کرده شده و مقطوع بریده اندام و محذوف بعضی از و بیفگنده و احذ و ابتر و دنبال بریده ست مقصور کوتاه کیا گیا مقطوع بریده اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو محذوف بمعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو احذ و ابتر و دنبال بریده جسکو

تاخیرش مصلحت شود و ازین جهت در تناسب خللے نیفتد چه فائده هر چیزے که بوجهی
غرض و غایت آن چیز است همچنانکه اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد فصل سوم در
بیان فائده علم عروض مین بیان اسکا هر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن چو فهم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نهین ہے
اسواسطے کہ فائده ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیساکہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان کیا
خالی مناسبت سے نهین ہے هم و منکرین فائده این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
و صاحب ذوق ز عروض مستغنی باشد و حادثش را بوسیلهٔ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائده زیادت نباشد اور منکر فائده علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادم
اور فائدہ کو یعنی نادارند ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزه ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائده نهین ہے هم [illegible] اکثر این مقدمات
نامسلم است و جمعش ازانچه درین فصل گفته شود روشن گردد و گوئیم که فائده این علم از
چهار وجه است اور معلوم کرو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجه اسکی جو اس فصل مین لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائده اس علم کا چار
وجهون سے ہے هم اول آنکه احاطه بهمه اوزان و احصای آن و وجوه مناسبت [illegible]
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیده و ناپسندیده در آنکه علم مشتمل بر آن است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود که [illegible]
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکه انواع شیرینی ها چند باشد و ترکیب آن چگونه [illegible]
و صلاح و فساد هر یک از چه باشد بسیاسهٔ ذوق ممکن نگردد وت اول وجه کہ احاطه
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اوسکا اور وجهین مناسبت اور [illegible] اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیده اور ناپسندیده کہ یہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نهین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہوسکتا ہے مثال اوسکی [illegible]

معلوم شود کہ طویل است ت اور مثال دوسری تازی میں یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ متن
معنی اوسکے یہہ ہیں تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ دیکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم میں ہیں یعنی جذا اپنے لئے
مصراع اول محتمل ہے کہ طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئیں
اگر دقادہ کو مخفف بدون تشدید کہیں معلوم ہو کہ کامل سے ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہیں معلوم ہو کہ طویل سے ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم یکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند ~~شعر~~ ذکرتی یومنا ویوم بنی التیم ٭ اذا التفت صفیقۃ بقدمہ گفتہ است
از منسرح است و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس و اودر مفاعلن کہ از مستفعلن مخبون شدہ خرم کردہ
فاعلن شد و این ناجائز در رکن اول کہ مستفعلن بود مخبون مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوی از سبب است و فاعلن ہیچ جہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رای بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از ان است کہ امثال ہمچنین بر وپوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارت تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ است اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم میں متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض میں چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں کس نے دیکھا ہے روز جنگ ہمارا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اوس دن کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہوا اور مخزوم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہیں ہے اسواسطے کہ خرم وتد میں آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہیں ہو سکتا
اگر اول بیت فمن رای بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
خبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

کہ حسِ ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی
ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حسِ ذوق سے ممکن نہین ھم دوم آنکہ شعرہای کہ
بروزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن
آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران (مستعمل ۱۲)
وقوف افتد ت وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے
ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور
اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال بر
اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین
بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم
گردد ٭ باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد ٭ اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند
وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند یا اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیارند
خفیف باشد و ہمچنین قیاس در مصراع دوم ست وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب
کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور
اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ
مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اوس مین حازم
بمعنی ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین
وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو
تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کی منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو
تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے
مصرع دوم کی ھم و مثال دیگر از تازی این ست شعر قَدْ کَادَ قَلْبِیْ اَنْ یَزِلَّ بِہَجْرِہٖ ٭
لَوْ قَادَہٗ مَنْ کَانَ اَلْقُلُوْبُ بِاَمْرِہٖ ٭ مصرع اول محتمل ست کہ از طویل باشد و از لم بود و محتمل است
کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقادہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ہم چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با آنکہ اعتقاد کس آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکہ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہو جاوے اور ملکہ یعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام

آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
و آن بطریق توسع و مجاز باشد ست اسم قافیہ یعنی قافیہ کا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدے کے اواخر مین یہہ
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز کے ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون روی کے وجود
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو تتمے سے لیا ہے یعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت سے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوس پر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز ہے غیاث
و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے کہ اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

اوسکی ہے کہ حرکت بحرف نہین ہوتی هم واگر در آخر بیت مثل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن وحرکت ماقبل ایشان باشد ست اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے هم بنا بر این التعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بپنج قسم وہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن حشر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب وسوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف ولفظ سکرف مشتمل بر حروف اواخر این القاب ست از عبارت
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الآلہ فتحرین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور را چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے الموت نزل ہین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قائل ہین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال وقال ہین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہے اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی درہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی درپی آمدن
غیاث سے آور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی درپس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ تازی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فعلتن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنی سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور را متواتر کی
اور فے مترادف کی هم و بدانکہ درین تعریف قسمت لفظی یاد داشت چہ باشد کہ مثلا دو اول این

قافیہ ہین یہی ہے مذہب اخفش کا هم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد وآن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ست اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیساکہ بعد اسکے کہا جاویگا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اورگوہر مین حرف روی
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اورگوہر قافیہ بسبب شمول حرف روی کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور اخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے هم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف کہ
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان ہست و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ہت اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ
پیش ازان است آہ و درین کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت سے کہ دونون لازم و ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ویسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت مجل اور قافیہ جذع کا درع ہوگا نہ انجذع و یا درع ہم وا اقسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در دیگر بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن آخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ ہم متراکب و ہم متدارک باشد ت وا اقسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہوگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و طی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن و ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ھ بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود برینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قد جبر الدین الالہ فجبر * بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ گفتہ اند شعر لا عار بالمرء ان نزل * قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر یا لیتنی فیہا جذع * مجموع چہار حرف و سہ حرکت آخرین باشد و چنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیہ مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور را ساکن جو آخر مین ہے اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فجبر کا نظیر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ فنظرح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تمام کلامہ قتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد فصل دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے ہم اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بر روی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد اما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین بی روی ہو اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندہتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رشتی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزاے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا ہم و حروف متقدم

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ بمثابت حشو افتد
بیان آن حروف و از حرکاتی کہ تعلق بآن حرف یا بان حروف داشتہ باشد ست بعد
اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو
ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف را ہے کہ اس مین حرف را مع حرکت اصل
قافیہ ہے یا مؤلف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات
واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہوجائین
اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہوجائین
اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہوجائین کہ مستزاد حکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہوجائے گی اور
مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے
جیسے میم اور قاف سے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل
اور خروج سے رکھتے ہون ہم و فہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیہ
صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب
عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست
ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ست اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا اسکے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہوسکتا ہے اور جو سبقت شعر مین
عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم **فصل دوم** در بیان
حروف و حرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ
باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و حملہی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہوا و یا در حملہی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا
مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا
اور حملہی مین آور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور
واو حملہو مین اور یے رحلہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون
رفتن اور یغی شدن غیاث سے ہے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر هم و حروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلیفُ نَجّ و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست و حرف آخران اتفاقی
اس لفظ مین جمع ہین یسلفُ نجّ یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا ردف کی اور یہہ لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی یسلفُ نجّ کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے
دریا یا شہر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے هم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

بر روی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حایل و
جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و یا در حایل
و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف
در سارو و نارو و واو در اول در سورو و لورو و یا در سیرو و نیرو و واو و یا چون
ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند
اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ
الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف
حایل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس
اور روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور یے حایل اور جاہل مین تیسرا ردف اور
ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف
نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور لورو مین اور
یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف
ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے
جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ
کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ التسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف
درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی
سرین اور بمعنی دریا ہم آمدن او پس سوار نشینندہ او حرف علت ساکن ماقبل
اوسکے حرکت موافق کہ بجا صلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے
اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور
نارو یعنی نفرت کردند واحد سورو اور لورو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے
کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور لورو دونون صیغے
امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

از حساب عیوب شعر شمرند که تعلق بقافیه دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چه آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکه وزن مختل میشود ت اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت
دیکھا سینے کو زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل بفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن
پیچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہا کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دونون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا ھم حرکات قافیه واما حرکات که
تعلق بقافیه دارد هم شش است ا رس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیه وآن حرکت
ماقبل روی بود ه مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن حرکت های وصل متحرک
بود و حرف اول این شش لقب درین لفظ جمع است که راحت من و قومی رس را
اعتبار نکرده اند و قومی اشباع را و وجه آنکه فتحت ماقبل واو و یا را که نه از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نه خلاف است ت حرکتین قافیے کی و اما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاہل ہین اور رس بالفتح
والتشدید اسین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
ہین اور اشباع بالکسر بمعنی پر خواندن و باصطلاح قافیه حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَقَاتِمِ الأَعْمَاقِ خَاوِي الْمُخْتَرَقْنْ ٭ مُشْتَبِهِ الأَعْلاَمِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ٭ بروایتی کہ نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند رت اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم بضمتین تک چاہ اور
کنارۂ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین اسمین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دو نون کو ساکن پڑہتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑہتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑہا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت استناد سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑہا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند بیت لَمَّا رَأَيْتُ الدَّهْرَ جَمًّا خَطَلُهُو ٭ حرف صلہ ست و ساکن
می باید چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و اوی تولد کند آنرا التعدی خوانند و هر دو را

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیہ کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ را مع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردَف ہوتا ہے یا مؤسّس یا مجرد
هم و بیشتر حروف که در یک قافیه جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکه
در حاملها و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات که در یک قافیه جمع شود چهار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ که در همین مثال جمع اند ت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حاملہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حاملہو اور حاملہی مین فراہم ہین پس حاملہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حاملہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
هم و کمتر حروف که در یک قافیه افتد یک حرف بود و آن روی تنها بود و کمتر حرکات یک حرکت بود
و آن توجیه بود چنانکه در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکه در قمرٌ افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرٌ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
نفاذ مجرے کے یہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک هم و اعتبار بر یکی از تاسیس

سار و ا اور بو ز و ا مین اور حذو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپس مین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حملی اور حملہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ فتامل اور مجری جای روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہا کے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑھا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چھہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راجت من پس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا وسکو حذو کہین یا نہ کہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی حذو نہین کہتے م **فصل سوم** در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند جمع تا یر
و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود و آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ت **فصل تیسری** احکام مین ان حرفو
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

اگر چار حرف گیارہ حالتوں میں روی نہیں ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہیں اور ایک ہا
کہ چاروں حرف وصل ہیں اور تفصیل گیارہ حالتوں کی یہ ہے ہم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند سب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا وحیھلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیداً ر الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بودہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشد ست اما الف یا پنج
حالتوں میں سچا ہے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہو جیسا کہ
لفظ الضربا میں ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہیں دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ میں آئے جیسا کہ لفظ انا وحیھلا میں ہے انا ضمیر متکلم ہے حیھلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف میں جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا میں نے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے یعنی ہر آئینہ مارن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا میں ہے ہم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود اول یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ تحوملی و آن را
یای اطلاق خوانند سب یای تانیث چنانکہ در تفعلی باشد ست لیکن یا دو حالتوں میں سچا
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں تحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہیں حومل بالفتح اول … ایک … کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ …
دن بکریان چرایا کرتی تھی اور … ایک رات پھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس … نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہ … مشہور
ہوئی عرب … میں … اجوع من کلبۃ حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ تفعلی
میں … ہم واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود واوی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ تحوملو و آن را واو اطلاق خوانند
سب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشد ست واو دو حالتوں میں سچا ہے کہ روی ہو اول

واجب باشد که هر یک قافیه بود در هر قصیده و در هر شعر و تقیید و اطلاق و تجرید و ارداف و
وتاسیس چنانکه گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتحت نتواند بود و دخیل هر حرفی که
بود غیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیده
نبود و اختلاف اشباع ناپسندیده بود و ردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حرف مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیده بود جز یک اختلاف و آن اختلاف
بوا و ویا باشد بشرط آنکه از حروف مد باشند و در آن صورت لامحاله حذو مختلف باشد
بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیده بودؔ اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے میں اور ہر شعر میں
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے میں قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہیں ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوائے فتحے کے ممکن نہیں کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتیں ہوتی ہیں اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہیں ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
تجاہُل اور جاہِل میں اور ردف سوا حرف علت کے نہیں ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو ہی ردف جانتے ہیں
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بوا و ویا ہے
بشرطیکہ حروف مد سے ہوں جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی میں درست ہے
اور اس صورت میں لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم در روی
ہر حرف که باشد شاید الا چہار حرف که در یازده حالت نشاید و آن چہار حرف مد است
و ہا که حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این ست اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

وہمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہا باشد و اگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از
قبح خالی نبود ت اور سوا ان حرفون کے سب حرف ردا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی سے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اور
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ حباری مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ نفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حباری بضم اول و رای مہملہ و الف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی
اور صحاح سے کنز اللغات اور یاؤن سے یا اصلی جیسا کہ رمی اور ندی مین ہے
رمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن و مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانہ من اور یاء نسبت جیسے مکی مین ہے
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیسا کہ یغزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور ہاء اصلی
بلہ اور عمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیران شدن
راہ مین اور سمجھانا حجت اور دلیل کا اور دونون منتخب سے اور ہاء ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ یہہ ہاء
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہے ہرچند بعضے حروف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یاء نسبت ہے
اور یای اضافت ہے کہ یہہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ و جمع کے ہین روی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہاء ضمیر جو بیتہ اور بیتہا مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے ہے سکاکی نے اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی بدایت سے مثل سری یسری و
یسری کے اور ہاء اصلی مثل سفیہ اور انتبہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس نقطہ مین کہ قحو ملوا ور اوسکو واو اطلاق کہتے ہیں
ہو ملو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہو اور ضربوا
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ہم و آنا ہا در دو حالت نشاید اہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش کمتر بود ت وا ما ہا دو حالتون مین سچا ہے کہ روی ہو اول ہای سکتہ اور ہای
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی بکلی الخصوص جس وقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی مین بعضون نے
استعمال کیا ہو لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تاء تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاے ہم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سچا ہے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے ہم و ہر چہ غیر ازین حرفہای
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از اتفاقات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در بیری و بندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسباب اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالمُو ظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمِی اور
ظالمہُو روا نہیں ہے هم و حرف خروج جز یکی از حروف مذکور اند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج نزدیک جمهور جز روی مطلق را نباشد ت او حرف خروج سوا
حرف ہ کے نہیں ہوتا اور اختلاف اوسکا مثل عالمہا اور ظالمہو کے روا نہیں ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نملے گی خروج سے
بھی نملے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے هم و اشتباه میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکه درینصورت که صلوة و زکوة
در حرف الف چه بوجهی الف اولی آن باشد که روی کنند ازان جهت که های تانیث
منقلب نشاید که روی باشد و بوجهی اولی آن باشد که ردف کنند چه های وصل بعد از روی
نیاید ت اوشبهه درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہیں ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پھر درمیان روی
اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلوة اور زکوة میں حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کریں اور ہے کو وصل کہیں اس سبب سے کہ ہاے
تانیث پیدا ہے کہ روی ہونیکا احتمال ایکا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کریں اور ہے کو روی کہیں اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہیں آتا
اور یہاں اگر الف کو روی کہیں تو روی ساکن ہے هم و درینصورت که کلاه و جاه
بوجهی الف اولی آن باشد که ردف کنند چه درینصورت ها ضمیر نیست تا روی باید و ضمیر شاید که روی
بود اما نشاید که وصل بود از جهت سکون روی و بوجهی اولی آنکه روی کنند چه حرف اصلی
و های ضمیر در حکم تکرار است از قبح خالی بود و چه بالفاق امثال این قافیه قبیح نباشد و اگر کلمه
در عالمه قافیه کنند قبیح باشد ت اور اس صورت میں جیسے کلاه اور جاه ہیں اور دونوں
میں ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضوں نے

هوتے هین نه روی اسکی گنجایش قصاید مین البته هے هم وضابطه انست که هر حرف
که بیک معنی در آخر کلمات تکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیه و جمع و غیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چه بوجهی تکرار قافیه باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بهترین حرفی که روی کنند حرف اصلی باشد که از جنس حرف مد نبودست
اور قاعده یهه هے که جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین تکرر آتا هے مثل ضمائر اور نون
تثنیه اور جمع وغیره کے جیسے یاے نسبت هے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی
نهین کسواسطے که ایک وجه سے تکرار قافیه هے اور ایطا اسی کو کهتے هین اور اسیطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر هے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مردف اور موسس سے بدتر هے اور بهتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمه کا هے که
که جنس حرف مد سے نهو کسواسطے که حروف مدار وهی بیشتر حرف وصل هوتے هین اسکا
بیان هوچکا هے هم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیه روا انداشته
اند اما از قبحی خالی نبود و بعضی گفته اند اختلاف توجیه بضم و کسر روا بود و فتح [illegible]
وحذو و غیر آن روا نبودست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجری کے یعنی حرکت
روی کا روا نهین هے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکها جاویگا اور اختلاف توجیه کا
بحرکات ثلثه روا رکها هے لیکن قبح سے خالی نهین اور بعضون نے کها هے که اختلاف
توجیه کا بضم و کسر روا هے مثلاً قافیه خُرَم بضم را کا ساتهه حرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا هے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکو جائز نهین یعنی جیسے قافیه قولوا
قیلوا کا درست هے اور قافیه قولوا اور قالوا خواه قیلوا و قالوا کا درست نهین اسیطرح اختلاف
توجیه بهی بضم و کسر درست هے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نهین هم و حرف وصل جز یکی
از چهار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیه موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبودست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نهین
هوسکتا وه تین حرف مد اشباعیه اور ایک ها وقف کی خواه ساکنی کی خواه ضمیر کی جسکا بیان

اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ھم واما اشباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف الف
چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت و اتنا شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو ھم وگفتہ اند ہای
وصل جز ہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہای ضمیر نباشد
و این حکم با بیشتر بحکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کند و بعد ازان
نابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و باد خیل و الا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلا درین قافیہ افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے نابہ لاوے کہ نباہت سے ہے
ہای اصلی بمقام وصل ہو اور نچاہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
نابہ مین و الا اگر ایسا ہو اعلامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ نابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نامآور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث ھم و ہر آنکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن نظم
و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از سمجے
نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
لکھتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سچا ہیے کہ ہا وصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولی
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی
ہونے ہی سے اوس حرف کو روی قرار دینا سچا ہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہٗ اور علمہٗ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ وشاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در ینصورت
ہا ضمیرست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار
وصل را نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد بخلاف آنکہ
در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق قائل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی				
مطلق روی متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول غیر مخرج
مقید روی ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول غیر مخرج

هم ا مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا و کاتبہا ست اول مطلق
موسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونون
دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے هم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج
چنانکہ صاحبا و کاتبا ست دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا
مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے
هم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہا ست سوم مطلق مردف موصول
مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور
الف ثانی خروج ہے هم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالا ست
چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور
لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے هم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا
و خطبہا ست پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد
اور ہا وصل اور الف خروج ہے هم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و دونون مین

نظم و نثر میں ایک سا ہے قافیے سے تعلق نہیں جیسے لازم کرنا حرکت دخیل کا
درصورت روی متحرک کاملی اور راحلی میں کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
دخیل میں اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع
بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
پس بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ در سہ حادث شود اما بعضی ازین ترکیبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے متفاوت فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ترجمہ**
فصل چوتھی اقسام قوافی میں جو نزدیک عرب کے ہیں قافیہ جیسا کہ کہا ہم نے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس میں روی متحرک ہو یا مقید جس میں روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس میں الف
تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تخفیف دال جس میں حرف ردف ہو یعنی حرف علت
ہم حرکت ماقبل موافق یا مجرد جس میں تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس میں وصل اور خروج
دونوں ہوں یا موصول تنہا جس میں فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس میں وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہیں ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمیں ہوتی ہیں کہ ضرب دو سے تین میں پھر تین میں حاصل ہوتی ہیں
یعنی مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد میں ضرب
دیجیے چھ ہوں اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
اور غیر موصول اور غیر مخرج میں ضرب دیجیے چھ تو اٹھارہ
ہوں لیکن بعض ان ترکیبات سے ممکن الوقوع نہیں ہیں اور بعضے مختلف فیہ
ہیں جسکو مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جو کہ متفق علیہ ہیں نو قسمیں ہیں

تین حرف ساکن کے اوس مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوئی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ھم
ت مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر در آن ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان بیت
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ھم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آ مقید مؤسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبها و لم ترا قبها و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم ما لا یلزم شمرند و ہا روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیها و دوانیها مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید مؤسس موصول مخرج
جیساکہ لم تخاطبها اور لم ترا قبها مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونوں مین
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم ما لا یلزم سے ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھہ
ایک حرف کے حروف مد سے جیساکہ قاصیها اور دوانیها مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اقصی
اور دانی بمعنی ادنے ہے ھم ب مقید مؤسس موصول غیر مخرج و در ینصورت چون
روی در وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نشاید بود پس لامحالہ روی

مطلقات ست ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ ضربا اور خطبا مین بار روی مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چھہ قسمین روی مطلق کی ہین ھم ز مقید موسس چنانکہ قاضی و حامی ست ہفتم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور ضاد اور میم روی ہین ون مین و خنیل اور یار مثناۃ تحتانی روی مقید ہے ھم ح مقید مردف چنانکہ جمال و خیال ست ہشتم مقید مردف جیسا کہ جمال اور خیال مین الف ردف اور لام روی مقید ہے ھم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر و این سہ نوع مقیدات ست ست نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین روی مقید کی ہین ھم و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود و آن موسس و مردف و مجرد باشد ہر سہ غیر موصول و غیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ست اور تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کس واسطے کہ آخر شعر ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ھم و شش نوع مقید واقع نبود و آن موسس و مردف و مجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسانی کہ وصل و خروج بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ست اور چھہ قسمین روی ساکن واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول مخرج لیکن نزدیک اون لوگونکے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کی جائز نہین رکھتے واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن کے ھم وامانزدیک کسانیکہ جائز دارند از این شش دو نوع ممکن الوقوع نبود آن مقید مردف موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی و وصل ست و اما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان چھہ قسمو نمین دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

از حرف مد بود و وصل یای ساکن چنانکہ در قافیہ و عامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم ما لا یلزم شمرند و یا ردف نہند و یا روی در قافیہ مقیدہ مجرد گویند
ت دوم مقیدہ موسس موصول مجرد مخرج اور اس صورت میں جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہیں پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہیں ہو سکتے پس
لامحالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل یا ساکن جیسا کہ قافیہ اور عامیہ میں ہو سکتا ہے یا
دال قافیہ یعنی حکم کنندہ آن اور حامیہ حمایت کنندہ آن الف تاسیس اور ضاد دال
میم دونون میں دخیل اور یای تحتانی روی ساکن اور یا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہیں کہتے ہیں کہ بعد روی ساکن کے وصل نہیں آتا پس تکرار الف
قافیہ اور عامیہ میں لزوم ما لا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکی مقید
مجرد ردف سے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفیکہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ در صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را شامل
نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت از ان تعریف خارج باشد الا آنکہ
بنا بر آنست کہ قافیہ مقیدہ را وصل نیست درج نباشد اور معلوم ہو کہ تجویز ان
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے [illegible] اور مقید [illegible] موصول
مجرد جیسے قافیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل سے
کی ہے اور صدر کتاب میں بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس
تعریف میں شامل نہ ہون کسواسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اولکی
[illegible] حرکت ما قبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ما قبل
تاسیس ان دونون صورتون میں تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہیں مثلاً [illegible]
میں موافق تعریف خلیل کے یا اور ہا اور الف اور حرکت ما قبل یا قافیہ ہے
اور [illegible] دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ما قبل اسکی جسکو رس کہتے ہیں
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قافیہ میں یا اور واو اسکی حرکت ما قبل اور یا دخیل قافیہ سے

م داما آنچه تعلق برردف دارد ده نوع تواند بود آ جمع مردف و نامردف ب جمع
میان واو والف هردو مد ج جمع میان یا والف هردو مد د جمع میان واوی که ماقبلش
مفتوح بود و واو مد ه جمع میان واوی که ماقبلش مفتوح بود والف و جمع میان
واوی که ماقبلش مفتوح بود و یای مد ز جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و یای
مد ح جمع میان یای که ماقبلش مفتوح بود و واو مد ط جمع میان یای که ماقبلش
مفتوح بود والف ی جمع میان واو و یا ماقبل هردو مفتوح ت دا ما جو عیب کہ
تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا
جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ
عماد اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا
چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں
جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو
ماقبل مفتوح اور یای مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یای ماقبل
مفتوح کا اور یای مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا
اور واو مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نواں جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا
جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن دونوں کا ماقبل مفتوح ہو
جیسے قافیہ قول اور قیل کا م دا اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا
هردو مد اما آنرا از عیوب نشمرند و کسانیکه واو و یارا که ماقبل ایشان مفتوح بود ردف
نشمرند نزدیک ایشان ازین ده نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش نوع
دیگر که بیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور
ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید میں اور
اوسکو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول
متیم اثرها لم یفد مکبول ٭ لکنها خلة قد سیط من دمها ٭ فجع و ولع و اخلاف و تبدیل
یہ بھی بہتر نہیں ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردف نہیں جانتے

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
بامؤسس باشد در یک بیت وہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
ورس غیر این اختلافی دیگر تصور نمیتوان کرد فصل پانچویں عیوب قوافی ہین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اون حرفون کی ہین اوتنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جائے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ہے واما آنچہ بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود با جمع موسس و ناموسس واما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کامل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجر اور بادر مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس و ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوسمین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

یا بضم اور فتح جیسا قالُہ اور قالَہ ہین یا بفتح و کسر جیسا قالَہ اور قالِہ ہین و اما اختلاف
ساتھہ ہونے اور نہونے توجیہ کے جیسا قمر اور اَمَر ہین یا اختلاف ساتھہ
ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا عِلمُہ اور علیہ ہین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
اعتنا نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس مین کسیطرح کا
تشابہ نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ھم و اما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ یا
ذاتا اختلاف بود بہ واو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری و اما اختلاف
وصل بجمع یکی از حروف مد با ہا و اختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک و اختلاف بوجود و عدمش
از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت و اما جو عیب راجع بوصل
ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے جیسا قالو اور قالی ہین
یا اختلاف بواو و الف ہے جیسا قالو اور قالا ہین یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قالا اور
قالی ہین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی
متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھہ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھہ حرف ہا کے
جیسا قالُو اور قالَہ ہین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن و متحرک جیسا کہ حملہ و
حملہا ہین اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ تحمّل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
اسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھہ کچھ تشابہ چاہیے
یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس رکیمہ سے خارج ہے ھم و اما اختلاف بخروج ہم
سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود با اختلاف
نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا
متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے قتلہا ہو و کتابہی یا بجمع واو و الف جیسے لم یطلبہو و لم یطلبہا
یا بجمع یا و الف جیسے بکتابہی و کتابہا اور یہ تینون راجع ہین با اختلاف نفاذ یعنی حرکت
وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب متعلق ہین
بحروف و حرکات ھم اما عیبہای کہ بحروف و حرکات متعلق نبود و یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود

آن شاذ شمرند بسبب آنچہ ایراد وش قبیح بود اما استعمال آن شعر را از روی ضرورت اتفاق
افتد حرج آنچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے کی نہ باشد یعنی عیوب قافیہ کے مجملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً نہ چاہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ہم و از القاب مشہور یکی اقواست و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ست اور القاب مشہور سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجری ہے یعنی حرکت روی کا جیسے قائل اور قائلہ بضم وکسر اور قاتلہ اور قاتلہ بضم وفتح اور
قاتلہ اور قاتلہ بفتح وکسر اور یہ مثالین ساتھ ہی لکھی گئی ہین سبب یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا یعنی اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
نیا پشت از منتخب یعنی خالی شدن منزل از محتاج اور درویش گردانیدن اور
مفلس گردانیدن قافیہا جمع کاست و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن و دیر نوشته
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار شدن و بی مال شدن لکھا ہے دوم وہ ہم اکفا
و آن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ بمخرج متقارب باشند مانند طا یا سین و صاد
و این نوعی است از اکفا ست اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہر
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہوں یا نہوں اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا طرف کا
یا کچھ کہ اوس مین ہو گر جائے اور [illegible]
کہ بعض ابیات مین حرف روی اسپ اور بعض [illegible] منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ کلمہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود دوم بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تحریف
کنند تا مشابہ حاصل آید مثلاً ابراہیم با ابرہیم کنند چون قافیہ فہیم و کریم باشد سوم آنکہ لفظی را
قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد و ذکر باری تعالی
در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را جز رعایت قافیہ
وجہی نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعری کہ قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند

ت اما وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین
یا وہ عیب بسبب اعادہ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جای جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جاوین
جیسے لسان ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت
ہو جاوی یعنی غیبت دور ہو جاوے فی الجملہ تشابہ پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابرہیم کے
قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ فہیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا
بتحریف بیجا ہے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے
پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالی
ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس کلمہ کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حالانکہ
یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے تو
کہ معنی کو خصوصیت ہو جائے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ جزو
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم
اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین ہم
عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنف باشد آنچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسی ایراد کنند

چند نوع بود اول جمع تاسیس و تاسیس یعنی جمع مردف و نامردف دوم اختلاف حرف ردف بواو و الف یا بیا و الف در حرف مد اختلاف ردف بیای غیر مد که ما قبلش مفتوح بود و یا اختلاف توجیه و سه قسم اول روا نبود چهارم قبیح بود و استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار استعمال کنند و قسمی از قسم چهارم کمتر بود و بعضی اختلاف توجیه بضم و کسر روا دارند و بر قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا و بهمه حال قبیح این همه نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر است چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت میں بمعنی معاونت اور اصطلاح اہل عروض میں جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا سالم اور مسلم میں دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک جگہہ نہو جیسا طور اور مہر کہ عربی میں حرف ردف مد ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا بواو و الف جیسے طول اور قال یا بیا و الف حرف مد میں جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا یاے غیر مد کہ ما قبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یاے مد کے جیسے قیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور قَل اور قِل اور تینوں قسمیں پہلی سناد کی روا نہیں ہیں مطلقًا اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہیں بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچویں یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہیں اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہیں اور قیاس کرتے ہیں اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور قِل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہم اور سب سے اقبح میں قبح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہیں و مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ در عالم و عالِم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر چنانکہ ظاہر ہے کہ سناد نہو اوس عیب کو جو ما قبل مد ہی کے ہو اس صورت میں صورت قُل اور قَل اور عالم اور عالَم کی ایک ہے تو اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص ہے اشباع داخل توجیہ ہے جدا چاہیے کو

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ
اور سحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزا معجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دینا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوسی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا گیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوسی خراط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا و قرب
بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا رکھکر لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ہست از اکفا ظاہر این قول
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین نسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست

باشد یا نہ و ہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لا اکفا اختلاف الروی
فان یکن مشترک مخرج او یختلط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و تباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھہ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوسے اور ایک قافیے کی روسے دال ہو اور دال اوسکو
لقرب المخرج ہو اجانسجہ رسالہ منظومہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا اور دال بی لفظہ و تا می قریست از سر زبان ست فافہم چہارم سناد و آن

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام
باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے
یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کیواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی
ہوگیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہوگیا اما برجل اور
رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قوله یضرب و تضرب
مخفی نماند کہ حکم شخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ یضرب
و تضرب نیز ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل سے نماید
واللہ اعلم تم کلامہ قائل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب
کہ صورت معنی کی ایک ہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث
تغایر نہین ہے ہم ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در تشبیہ
گفتہ آید و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای
شعر خود بیتی مشہور کہ بر ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل
انیست آنچہ واجب شود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب
قافیہ کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھہ اول بیت ثانی کی جیسا کہ
تشبیہ کا شکل ہے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور بتفصیل شروع بیت ثانی ا[illegible]
اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنایع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے
کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل
ضم کرے یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

فصل ششم در حروف و حرکات قوافی بنزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف
ہا سیس اور شعر پارسی اعتبار ی نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چنان

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و رایل یا نباشد چنانکہ میم قمر و مرو اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ
مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان
این ہر دو متحقق ست تم کلامہ عیب پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیکدیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضای
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکے
مخاطبہ مونث و دیگر مغایبہ او و غلام و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیای اضافت
بانفس خود و امثال این ایطا نبود و اما رجلٍ و لرجلٍ و یضرب و تضرب و امثال این
ایطا بود ت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پاپال کرنا ہے
منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہے اور جتنی کہ
تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے مین قبح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ
کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا
اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا محل مین لائے کچھ باک نہین ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت
یہ ایطا ہے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب
تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف
لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل
اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اوسے جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاے گا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی ہم وآما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعفت و اما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو روی مضاعف اور بعض ضعیفون نے اس جگہہ ردف کو مکرر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود
مانند الف در جدا و روا و یا در بہی و جبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیا در دعوی و معنی
شبیہ بواو در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بہی اور جبی مین
اور واو راسو اور پہلو مین اور راسو یعنی نیولہ کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ہم و روی مضاعف از حرفہای مدود
بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو
مجہول الحرکة باشند اور روی مضاعف حروف ممدودہ سے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حرف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا اور
واو کا دونون مجہول الحرکة ہون جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انہین حروف مد مین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخت اور سوخت مین مجہول الحرکة ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکة
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوس پر یہ حاشیہ لکھا ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم ہوئین ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیست بمعنی بایست
با ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل ہاء
حرکتہا مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغہ ماضی ہے بیختن سے بابا فارسی بروزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور سکا شک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشش تھا
ہای مختفی کہ کاف بیانی سکے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول و ثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنے
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آیا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابای فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کنز فی الکشف اور کوفج کو برہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتے ہین
اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین بافای موقوف بمعنی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور تحمل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز کسرح نیز اول ثانی کشیدہ و ترای فارسی زدہ گیاہی
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند لذا فی البرہان اما باکاف دیدہ نشد شاید مثل
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی اسکے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیر و ح غیر بکسر اول

ح قوله اول یا هر دو مجهول الحرکة باشند ظاهر آنست که در بیشتر ازین کلمات ممثله
یا بعد هر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شده مثل ریست و ساخت و یافت و دوست
آری در بعضی از کلمات پارسی بکار رود حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجهوله در کدامی
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافته می شود معلوم نیست که مصنف علام از حرکت
مجهوله چه اراده ساخته است تم کلامه قتامل ایک مرد قابل نے کہ نا آشنای علم طب تھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزیست کہ بر در شاهان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ وحرف اول با هر دو مجهول الحرکة باشند
پس محشی نے با کو جو بای موحدہ ہے یا بیای تحتانی پڑھ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حروف روی کے مجہول الحرکة ہو
مثلاً بخت مین حرف باکہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکة ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین
هم اما حرفهای که در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شده است که حرف اول یکے
ازین هفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا که درین لفظها مجتمع اند سخنفش
زرن و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف که
درین لفظها مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است ریست نیست
دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت زلفت ساخت بخت دوخت کاشک کوشک
کارد مورد راند بانگ پارس جاسپ کوفج نیزک غیزد کرد زدت ولیکن جو حرف کہ روی
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہین اور مجموعہ اونکا سخنفش زرن ہو یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومہ
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہو یعنی خاموش ہوا ایکو کوشش یا جد مقابل ہزل ہے

مفید ہوگی سنے توجیہ کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راستشو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کیجیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک دزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پر پر ہین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بہر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راستشو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راستشو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

و یاء مجہول وزای فارسی زدہ امر غیژیدن ہست کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشستہ فرزن
باشند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشدست پدر در سببے لسند دال
نزاند کردہ باشند مثل کاف در کاشک و الله اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی آ
اصلی در کار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گزرانیدن او
گزاردن و گستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور گروژ دسم ک
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کو اصلی
ہین سوا اسکے برہان مین گروژ بروزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل ر
مجہولہ چاہیے شاید کہ گروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم و این دو حرف چون در مقا
شعر افتد آنرا در وزن بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد سلے تو
و این جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حر
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرفے ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی رو
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گ
راست شو اگر یکحرف وزن دیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نبا
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک با
و روی درین صورت سلے وصل باشد و بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد و منفصل
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آزا
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد ا
بران جسے کہنا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ست ا
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے
اونکو وزن مین بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہمنے اول کتاب مین اور

ہم چنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ست اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر بر من نظری بکنی ای پسرو چشم خوش تو کہ آفرین
باد برو ٭ ہم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف شش گانہ ست اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے
اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ہم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل بود ست اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حروف کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ہم و بدانکہ قدما
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف اصلا خطا ست چہ عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات او اخر
کلمات حادث شود و عجم را او اخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ست اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقا خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات او اخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین او اخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا
یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
ہم و اما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و بایں سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ست و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے
اور جب وصل متحرک ہوگا مگر حرف ما بعد یعنی ردیف ہو جاویگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہان وصل نہین
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کیے گئے خاص ہین لغت فارسی ہین تازی ہین یہ
صورتین قافیون کی نہین ہوتی ہم واما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمۂ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ سخنت
و سخنم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آید ت واما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمے سے
اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال ہا جیسا کہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے ہم و این حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اند ت اور یہ حصر چھہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخنی یعنی تو بیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمۂ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی مین یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیسا کہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین
آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از سخنہا یعنی کوئی سخن سخنو نسے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی
جس مین وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمے یعنی اگر کہتا مین و کاشکے گفتمے یعنی
کاشکے کہتا مین و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہ کہتا تھا اور یہی اور یہ
دو حرف ہین یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور بعضون نے
ایک ہی یای ہی چھہ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت ست از یای مجہول تحقیق
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ھم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل ست و خارج است از حروف مذکورت اور الف ندا جیسا کہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف ششگانہ مذکورہ سے

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش * بازدہ اکنون کہ نبردستمش * دال روی اور سین
وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے روا رکھیے
یعنی نایرہ نہ کہیے زائد گنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے
بیت آن دل کہ بدست تو سپردستیمش * ای جان بدہ اکنون کہ نبردستیمش * دال روی
اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ہم و اولی آنکہ ہر چہ بعد از روی و
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و همچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
ردیف شمرند ت اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
جانین ح و بنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در مردمک دیدہ وطن ساختمش
قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش * میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این
قول بر خلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا یہی
مذہب ہے ہم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از
پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول
یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در روی تکرار الفاظ است و بمعنی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را
نباشد بسبب آنکہ بعضی بالفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً
اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شطرنج
و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بالفراد ہیچ معنی
ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی ت اور ردیف
اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویوں سے اخذ کی ہے
اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ
یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف ہین تکرار الفاظ ہے
معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

کہ تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مین مانند خلیل کے ہے تازی مین حروف قوافی فارسی
مین خروج نہین لایا ہے هم و بعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و ساکنی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و پسندمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو زدمش و پسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج هم و باشد کہ خروج بحرکت وصل
با وپیوند و چنانکہ گوئی پسرِیش و خبرِیش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیسا کہ کہے تو پسرِیش اور خبرِیش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی هم و بعضے حرفی
دیگر را کہ بخروج پیوندد ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند
چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ امت و بستہ امت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات
ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ مین زدہ امت و بستہ امت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور باندھا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید هم و ازینجا لازم آمد کہ
چون گویند اگر زدہ امیت و بستہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیا اند زیادت شود بلقبی دیگر احتیاج
افتد یا زائد زیادت از یکحرف روا باید داشت و شاید کہ ازین هم زائد شود ت اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب
نایرہ ہے یعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زدہ امیت
او بستہ امیت مین دال روی اور ہا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہے
یعنی تمامی قافیہ بے ردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
هم و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبوده است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتاده اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے هم
و با هر سخن شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است
ردف و روی مفرد و حرف اول از روی مضاعف و حرف دوم از روی مضاعف و وصل و حرکات
هم پنج است اما توجیه و مجری و حرکت مجهول که حرف اول روی مضاعف
را بوده حرکتی که حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال اتصال
بمتحرکی که بعد از روی آید است اور اصل مطلب پر آئین هم اور کهین هم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

یا بعض کی معنی ہوں اور بعض کے معنی نہوں اس سبب سے کہ جدا گانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو ویسے مثلاً اگر قافیہ
یاد اور باد اور شاد ہوا اور ردیف شاہ کبھی معنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان میں ایک قافیہ بادشاہ کا
آئے اور شاہ اس لفظ میں جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھ معنی نہیں رکھتا ہے وقوع ان سب کا
موضع ردیف میں یکساں ہے نہ لئے تفاوت ہیں اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور
بامعنی ہے کہیں گے ہم کہ شاہ بالانفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را
اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ آنچہ بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف میں مقدار معتبر نہیں ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہے مثال یہ ہے بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ سر بہر بتان نثار کردم ٭ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمیں اعتبار نہیں ہے قلت کا بھی اسمیں اعتبار نہیں ہے اور جب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ کردمش میں شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر کوئی کہیں
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و او را ہم از حساب ردیف شمردند
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف است اما بسبب آنکہ بی حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و در ردیف خلاف
اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف
و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ت اگر کہیں کہ اس بیان سے
لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہیں ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گننا چاہئے
کہیں گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار میں بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

کہ اسمین از او ریارد لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی ہین **رباعی** ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت ؛ سست است عدو
تا تو کمان داری سخت ؛ حملہ سبک آری و گران داری لخت ؛ پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت ؛ اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت ہین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعها یا انجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن ست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردیف می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار مے آمد ؛ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد ؛ و در موضع تغیر
باین نوع گفتہ ست **بیت** ز بہر فال ز ماضی شدم بمستقبل ؛ کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید ؛ زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو ؛ ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید ؛
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع است منوط باشد **ترجمہ** اور تکرار ردیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند ہین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیت ہین
مرقومہ متن ہین اون ہین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ یہا مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آتش ہے جیسا کہ رشیدی ہین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری ہین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبیعت سے متعلق ہین ہم

فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را زائدی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بیخت اور رای ریخت پنجم وہ حرکت جو حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تاکی راست شوہین جو بروزن مفتعلن ہے کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا نچاہیے کہ مجری کہنا اوسکو مناسب ہے جو روی حرف ساکن ہے ملکر متحرک ہوا اور اسی طرح روی مفرد جیسے درد جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ھم وہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ تعلق نباشدت اور جسطرح جو کچھہ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہوسکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھہ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہوسکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل صنائع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھہ تعلق نہین ہے ھم واگر آن مکرر لفظی باشد چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت باشد واگر نکنند حرجی نباشدت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے توکرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھہ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد کرد شاد ہین اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت مین بیت ہرچند رسد ہر نفس از یار غمی ٭ باید نشود رنجہ دل از یار ومے ٭

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہے تو پسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے ھب
غیر موصول چنانکہ گوی پسرمن و خبرمن ست دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو
پسرمن اور خبرمن را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین ھم واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ست سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ھم و غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع خبر با ردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ست
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسرمن اور مردمن بغیر ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نہین ہے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آوے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہیگی ھم مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
وثنات واین با ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ست مثال مقیدات
اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری آہین
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نہین ہے یعنی حشو بیت مین
وقوع اسکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تا ہی وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر با ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ھم و غیر موصول چنانکہ گوئی خنجر و گذر

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اِس صورت مین دونون
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک
ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف
روی مطلق دوئم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوئم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا
مقید اور ہر ایک اِن تینون مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی
خانون مین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول	موصول ناستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

هم اما مردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ست لیکن
مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیساکہ کہی لو
راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق
اور یا وصل هم و غیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود
بروزن مستفعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز با ردیف نتواند بود
اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیساکہ کہے تو
راست ست اور خواست ست یا راست بود اور خواست بود بروزن مستفعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس شاد مین
لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے هم اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ست اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونوں
طرح ہو سکتا ہے با ردیف اور بیردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
میں ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قائل ہم ز مقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف
مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس میں را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہیں
اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمیں نہیں آسکتی ہے یعنی حشو میں
یہ قافیہ نہیں آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونوں ساکن ہیں اور اجتماع ساکنین
درمیان بیت کے نہیں ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نہ ہوگی
اور آخر بیت میں اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ مرد بروزن فاع ہوگا ہم آنا ح موصول
متعذر بود از جہت آنکہ اگر با ردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
و اگر بیردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چرا اعتبار دو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد برینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش
ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت میں ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑیں ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردیف ہو یعنی آخر میں ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
میں پڑیں ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت میں دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہیں ہیں اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع میں ایک ساکن تین ساکنوں سے گر جائے گا اور دو ساکن آخر بیت میں معتبر
ہونگے تینوں ساکن معتبر نہیں ہونگے ہم و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد
و لا محالہ ہر دو مطلق باشند و الا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
لازم آید و با یک ملفوظ باشد و در لفظ دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد و ہر یکی
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونوں

اور باقی گیارہ مستعمل ہین هم وازین یازدہ ہفت مفرد و چہار مضاعف ست اور ان
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھ سے دونون ہین نکل گئین چار ہین
هم واز ہفت مفرد چہار مطلق و سہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و یکی
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکی ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ ہین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی هم وازجملہ این یازدہ نوع سہ
نوع با ردیف نتواند بود و چہار نوع بی ردیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردیف
بود و شاید کہ بی ردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھہ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بی ردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق هم

فصل ہشتم

در قافیۂ اصلی و معمول و ذکر شائگیان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ واضع وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آخر اجزای ترکیبی یا تصریفی شائستہ استعمال گردانند مثلاً رست و پیوست اول اصلی و دوم معمول چہ ترکیب لفظ رست با لفظ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا هم
وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بیر دلیف تواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلان ست اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بیر دلیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے
هم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی باآنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے هم وغیر موصول بدینگونہ بود کہ
رست وخواست وبا ردلیف تواند ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسرا
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ رست اور خواست اور یہ ساتھہ ردیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردیف آئیگی روی حشو مین متحرک ہو جائیگی مقید نرہیگی هم پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ست پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی هم سہ نامستعمل
دیازدہ مستعمل ست تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

عیب بھی برطرف ہو جائیگا ہم و در تازی در نابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ ناب
باشد ہای ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ست اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے
بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساختہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے
دوسرا معمول ہم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی
آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
گنجی را گویند کہ در وی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ
در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف
جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید
و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال
یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و
نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان
تکرار قافیہ است بیک معنی ست اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین
یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان
اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کا
بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا
بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نہ چاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیے مین بھی

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است ت فصل آٹھوین قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثال رست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملا کر ہنر اور رہا کے مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ہے ؎ ز الطاف خفی شاہ عادل ٭ بہردم مہر وو از دست بادل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھہ حرف کے یہ ہے بیت با فسون و عشوہ و ناز آن بت
ملنا زمن ٭ دل ز دست عالمی بردست بی تنہا زمن ٭ اور ایک قسم اسکی تصریف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کر کے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ؎ شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را بہ شنیدم
نالہ حیا لنسوزنی را بہ عفاک اللہ من شر النوایب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ھم و ہمچنین یاردم و افشاردم اول
اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست ت اور اسیطرح یاردم بمعنی فیچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قائل لفظ
افشاردن سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیہ مین
ہوا ہے ح قولہ یاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینۂ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری یاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ و بمعنی مرکب
از یار کہ بمعنی چرم و بافت و از دست دوم باشد ہم کلام غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور گشت مین چہرہ اسکا فقط یا بای فارسی لکھا ہے دال سے
کچھ تعرض نہین کیا اور ضرورتی کہ بضم دال ہو قافیہ معیب وار ہوگا اور اگر مفتوح ہوگا

مگر قدما اس سے آگاہ تھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایطا بھکر نہین لاتے ہین ۔ فصل نہم در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسیا
گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ ودو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار را ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مُردف باشد و روی
حرف را بود و مقید بود و بیردیف باشد ۔ ترجمہ فصل نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب
فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مُردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بیردیف ہو ہم و شاید کہ بعد ازان رازار و سازار گوید تا قافیہ آز و باز و راز
و ساز بوده باشد و آر در آخر ہمہ ردیف باشد و شاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بوده باشد
و این قافیہ ہم مُردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و با ردیف باشد ۔ ترجمہ
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے رازار اور سازار کہے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آزار اور بازار اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
ہم و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرازار و گیازار آورد تا قافیہ او با و سا و چرا و گیا
بوده باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و شاید کہ قافیہ بود و الا یعنی شایگان افتد
و درین قافیہ مجرد بود و روی کہ حرف الف است مقید بود و با ردیف بود ہمین قیاس باید کرد
و دیگر مواضع ۔ ترجمہ اور پھر بعد اوسکے یعنی سزاوار ہے کہ چرازار اور گیازار قافیہ
لائے چرازار یعنی جای چریدن اور گیازار یعنی گیاہ زار یعنی جای روئیدن گیاہ

لائین مثلاً کہین خسران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین
بیک معنی سے ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہے
اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ یائیہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور بمعنی بیکار یعنے
کار بیہودہ اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنہین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین
اور آہنین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
جنہین یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ
زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو
فقط ایک جگہہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
هم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مردف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر
مردف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لائے ہین
بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مردف یعنی باردیف ہو وہان شایگان
کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ هم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ
قدما از ان غافل بودہ اند و متاخران کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور
مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل حمالہ اور حسابہ کے اور جو مثل اسکی ہو

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر یا مثلا
لفظ بازر کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا معنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہہ بے معنی
هم و امّا اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد است و امّا اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
هم و امّا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلا بسوق افتد و بر معنی دیگر لفظ بازآر و ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود است و امّا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود و معاملہ اور رونق اور تازگی کے بھی
آگیا ہے پس دونون حالتو نمین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکہتی مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انہین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ دی بازار
فتامل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و عدم معنی بانفراد هم و مثال جامع این ہر سہ اختلافات
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گر باشد و دون ردیف و گر در دو موضع بانفراد
دال بود بر یکی بمعنی حرف شرط و یکی بمعنی [illegible] و در موضع بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از مجموع کلمہ مجموع یکبار دال
بر محلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات کہ حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ مقتضی تکرار نشود و [illegible]
ست اور مثال جامع ان تینون اختلافون کہ اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین اور [illegible]

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہوا اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور نچاہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شائگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سازار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ سازار مین از نکلتا ہے
اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ او با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیروف و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ہم و بدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی معنایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال است
بر معنی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ست اور معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ با معنی ہو اور ایک جگہہ بیمعنی ہو اور
جیسے با معنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے ویسے ہی
بیمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ با معنی کے ہر گز تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

واختلاف بحروف متباعد مخرج ظاہر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکہ در دور و شور و شیر و شیر که بکار دارند و هم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکہ
هر دو کلمه بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بہمین قسم باشد ت
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن مین ہے
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجهول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجهول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون سے کلمے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفہ اور مجهولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہمین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے هم قسم دوم آنچه تعلق بروی داشته باشد
و آن چهار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہے جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین هم اختلاف توجیه چنانکه در اختر و عنصر و شاعر
و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چه آنجا حرکت ماقبل را توجیه نبود بلکه از حساب
قافیه نبود بدانکه در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد که در تازی اعتبار میکنند و همه را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیه ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف راان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاوے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نرہیگی بلکہ حساب
قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہوئی اور معلوم کر تو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ تازی مین اعتبار

قافیہ گر ہوا اور دون ردیف اور گر دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ معنی حرف شرط کہ مخفف اگر ہے اور ایک جگہہ معنی جرب معنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال عجلہ یعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون مین ہے بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان مین بالانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے اسکی الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و عدم معنی کہ ان دونون کے انضمام سے حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہے واللہ اعلم جرب بفتحتین و بار موحدہ مرض خارش گفتہ اند منتخب اللغات و بحر الجواہر اور صراح سے کذا فی الغیاث گردون فلک و ارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلتی کہ ازان کا و میکشد منتخب سے فصل ہفتم در عیوب قوافی فارسی ازانچہ در باب عیوب قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ انجا عیوب چہار قسم باشد ترجمہ فصل دسوین عیوب قوافی فارسی مین جو کچہہ کہ مقدمہ عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اونہین سے معلوم کیا جاتا ہے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی چار قسمین ہین قسم اول آنچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف حذو مثلاً مرد و مرد و برد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ رستہ و رستہ و بستہ عیب پوشیدہ تر باشد ترجمہ قسم اول جو تعلق ردف سے رکہتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ مرد اور مرد اور برد اور مرد یعنی وظیفہ سے ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ رستہ اور رستہ اور بستہ ہے ان مین عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل کہتا ہے شعر گر سوز دلم بیکنفس آہستہ شود * از درد دلم راہ نفس بستہ شود * در دیدہ ازان آب ہمی گردانم * تا ہر چہ بنقش تست آن شستہ شود * دوم اختلاف ردف

شاہ و پادشاہ چہ در اول بکسر است و در دوم مجہولہ است و ہمچنین چہ راست
و کرچہ اول مجہول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلاف
چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ست نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
ضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ تو پادشاہ اور شاہ
دشاہ مین دال یا دکی بکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ مین دال یا دکی بحرکت مجہولہ
ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چہ راست کرنا اور
سواسطے کہ اول مین یعنی تا و راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
راست ثانی پر ضمہ و آیا حرف اول از روی مضاعف مین جیسی حرکت
ور راستی ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
قسم سوم اختلاف وصل حالش ہم بر آنست کہ گفتہ آمدت قسم تیسری قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا بھی
اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
و سکا مقتضی از الت رصل تنا پہنچا ہے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
قی و حروفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند و الا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
اب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشد و حرکات
و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدت
ب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
ون مین ہو سکتا ہو کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
ت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہو اور باقی
پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم و بدانکہ در قوافی سجہا
نہای مربع و مسمط استقصای لبیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
قبیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصرع دوم
معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

کرتے ہین اور محمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین بیان پارسی ہین سب کا ایک حکم ہے
ہم سبب اختلاف حرف روی چنانکہ در ردف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ سُتو و چہار سو و مہری و علی و گرگ و ترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان ردف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بھی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور
چارسو بواو معروفہ اور مہری بیاء مجہولہ اور علی بیاء معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے یکدیگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا از برہان ہے اور مہری بکسر اول و یاء تحتانی مجہول بروزن سہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور یکدل بودن
پدیکرداری بھی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در ستو و چارسو حرف روی مختلف ست
کہ اول یا ثانی سین است و در مہری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ قال ہم ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بحروف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و خبری در نکرہ پس کثرت مخالفت ست
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ست نوع تیسری اختلاف مجری
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتھ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
و خبری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یاء معروف اور یاء مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت ردیف
بھی ساتھ ان قافیون کے ہو ہم ر اختلاف حرکت روی مفرد یا ردی مضاعف چنانکہ

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ
متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب
بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہی کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا
اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سے ہی کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین
دست تصرف دیا **مثنوی طغرا** فضائی لامکانی بارگاہش ٭ ہجوم بی نیاز یہا سپاہش ٭ زدہ
بربام وحدت کوس شاہی ٭ مطیع اوست از مہ تا بماہی ٭ بہارستان لطفش بیخزان ست ٭
خس آن سبزی نہ آسمان ست اور درود نا محدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ
جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے اونکی ادنے ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ
تقدس مین جانے کی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسی زینت دی ہے
نہایت طبع آزمائی کی ہے **مخمس** حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات ٭ افضل ہے ہر نبی سے تو اے فخر کائنات
آتش حیات شمع ہے پروانے کو ممات ٭ موسی ز ہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات
مینگری و در تبسمی آو صفات انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے
کلمہ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان
معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات
خدا **رباعی ظہوری** سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست ٭ قانون بقا طفیل او نغمہ درست ٭
در چار حد از شعبگی اوزدہ دم ٭ ہر کس زدو از دہ مقامش خبرست ٭ اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر
صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وسال جسم کو مثل ہلال
گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھہ آفتاب کے برای مطالعۂ شمسیہ آگ بیٹھے
ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان و قوافی مین

یعنی تمام در گرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین تکرار لاوین کہ اوسکو مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے
عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام در کردن و بنہایت
چیزی رسیدن منتخب است هم و قدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از ہفت بیت
و در قصائد بعد از چہار دہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ
اختلاف تصریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست
اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے
کہ بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا
بنفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے هم
این است آنچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل
ایجاز و بالله التوفیق یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و بالله التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

سبحان کہ وجود اول باشد	باقی ہمہ وہم و تخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت	نقش دو مین چشم احول باشد

الف نیزۂ آہ کیصورت بلند تھا جیم سیدہ کی شکل پر کہ تمرا رہتا پسند تھا نہ سر پر کلاہ مدنہ تعلین نقطہ زیر پا تھی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بے طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تھی لوگ کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالا تھا وہ اور جھکی جاتی تھی پیچ کا
تعمیہ غم نقطوں سے بھرا تھا اشتیاق عالم میں مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کر بے تاب و
توان تھی سب بے سروسامان ... ناتوانی میں مشہور جہان تھی رے سے ریش تھی نشتر غم خراش سینہ
خونیش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر ناد پر گوئی تیغے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون میں
مبتلا تھا کہ سین نے دامن اپنا دانتوں سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین
کے اوسکے پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ ہچکی کا
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طا میں پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عیش کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر نگون تھا
مثل الف افسر اہل غم والم تھا کاف وقار ملک شکل کعب ہو گئی تھی کف کشادہ مثل اہل
مصیبت ہو کر کوچہ ہائے اوراق کتاب میں پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جا ہی قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائیں اوسکا پیٹ نکالکر چلو بنائیں
حرف لام و میم الم میں لگی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی نون کو پابند جنون کہوں یا ماہی دریائی
خون کہوں دال اور ہا جہاں ملجاتی تھی صورت وہ کہ تکلم تاسف و تحسر ہی دکھلاتی تھی جب کیسے
آنکھ لڑاتی تھی چشم یا دیدہ نقطے سے خالی پاتی تھی یا بیری خبر مستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیاں لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا مبتلائے غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب آشنائے کل
صاحب رای صائب تنک انوری و صائب گوش مردم جب سے خلق ہوئی ہیں ایسے اشعار و مضامین
آبدار نہیں سنے ہیں زبان فصیح دو نون نیوں کو اسطرح کلمات سے ملایا ہے گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہے سعدی کی سحر مشہور ہے بیاض میں انکے دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہے اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور ہے کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہے بیشی انوار دوائر کی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ نقطہ

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوۃ فضلار فخام قدوۃ علمار اعلام صاحب القوۃ القدسیہ مالک الملکات
الملکیہ مستند الحکمار والمتکلمین سلطان العلمار والمجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہار من الآفاق المتمکن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
واماثل ماہ فلک علوم کا شمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُر معانی در کنار رکہے
ہوئی مہر وسطور سنگینی نزاکت سے سر بزمین نہادہ ہین اور گلہای سیرابِ معانی شاخسار رعنائیِ فقرات
پر دامن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
ویدہ وشنیدہ عجیب دریا ہے کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف الفاظ در ہائے لیاج
معانی در کنار اوس مین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسی نے لکہا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہے شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بغیر از جد وجہد آجائی رشتہ علوم مین کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو مجبور نہ پائے میزان عقل مین اتنی تاب وتوان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم تنا بھر سکے اکثر صاحب جمنستان تحقیق مین اگر گل تحقیق
مضامین بطور خود نامہ مین لائی ہین رنگہای طبع تو بنود کہائے ہین مگر اصل مین جو دیکہو تو پایۂ تحقیق
سے گرے ہوئے ہین رخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہین فقط فاالبعض جان تحقیق ہے اور عل محلل وہم
تدقیق ہے کہولتا بند کرتا ہے اور ظاہر کرتا اور چھپاتا ہے کسینے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسینے جواب نازیبا
دیے ہین اور کیونکر نہو سبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
اونسے بہی کم پایہ تھے اوسیکو غنیمت جانکر پڑہانے لگے شاگرد و نے پہر اوستادی جتانے لگے کج طبیعت
مان گئے رستی طبع کجی اونکی پہچان سکے گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تہا غواص فکر ہر جگہ
صدف کی جگہہ خذف پاتا تہا شعر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون بشکل ہر حرف
جو غم سے تہے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تہا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاہ تہا جو شوخی سے لکہا ہوا تہا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تہا

ستور علی مر الازمنۃ والدہور ظلہ ظلیل و عدوہ ذلیل کہ یگانۂ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین ایکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے رباعی ظہوری

خطش نگذاشت جبینہا چینی ٭ ہر نقطۂ آن نافہ مشک آگینی ٭ بر قع برخش نتار و پود نگہ ست

بیگشت دگر نہ خط پرستی دینی ٭ امید علماء اعلام اور فضلاء کرام مبصران عجائب جہان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون اور دعای خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض دشمن کا گذر نہین الحمد بس باقی ہوس شعر پہنچا ہے زمین سے آسمان تک ٭ بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجۂ افکار جناب شاعر عدیم النظیر حشمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

طلا ہی است بی شبہ کامل عیار
کہ شد بعد میزان افکار صحیح
اگر سال تاریخ خواہی حکیم
بگو شد عجب شرح معیار صحیح

از نتیجۂ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخانصاحب بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح
ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نی طبع کی تاریخ یون کہی افضل
مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجۂ افکار شاعر بی بدل صاحب فکر عالی میر بادشاہ علیصاحب متخلص بہ غالی شاگرد حضرت اسیر

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہاریہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگ ہای
اشجار فصل بہار بلکہ بڑہکر سبزی آئی دور ہر جگہہ باطل ہی مگر انکی غزل ہین اور تسلسل سب جگہہ لاطائل ہے
مگر انکے قصیدہای مسلسل ہین زود گوئی اسقدر ہیکہ جب تک سی شعر نکلکر انکو ایک دفتر ہو جاوے
اور وہم اندر رہا کر جب تک باہر آئی ایک کتاب بنا ڈالو جو زیب تصنیف پائی اجمال اونکا اگر چاہی سو سمندر کو
ایک قطرہ مین لاؤ اور تفصیل اونکی اگر اجازت پائی ایک ذرہ سی آفتاب عالمتاب چمکائی زبان شیرین
انکی اگر چاہتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان مین آئی رنگینی اشعار شبرکر شفق آسمان ہوئی ہے اور
روشنی فکر چمک کر صیقل تجلی ماہ تابان ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہی یہ تعلی اور کسیمین کہان ہے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین اونکے ہوئی زبانسی فقط جنبش لب سی سامعین
سمجہہ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم مین ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سی عیان ہی کیا حاجت بیان ہے صد ہا امیر غریب
فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین اشعار رہی ہین مہ آسمان سخن ۞ انہین سی ہی روشن جہان
سخن ۞ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتہہ ۞ مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتہہ ۞ بلند اسقدر ہیگمان
ہو گئی ۞ زمین شعر کی آسمان ہو گئی ۞ کہاتی ہی جوشن بیانی اثر ۞ کہین شام ہو نہ ہو سے تو نکلی سحر ۞ ستائین اگر کند عقلونکو آج ۞
سمجہہ تیز فہمی نہو کچہہ علاج ۞ یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ۞ خدائی سخن ہین خدای سخن ۞ مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل ۞ کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل ۞ اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر مدظلہ القدیر
ہین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
سے بڑہکر کامل عیار تصنیف فرما کر پیشکش نزدیک و دور کی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا
ہر سخنچہ کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تحقیقین اوٹہائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑہکر فیضیاب ہوئی زمرہ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جا بجا ہوا جسکو ذرا بہی ذوق تہا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والاکرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخاوت مرجع نشین چہار پاشر ہمت و مروت جناب منشی نولکشور صاحب لازالت بحار دولتہ

اول این شرح میزان بود — بعد ازان این کتاب شد تیار
فصل تاریخ او بہ من جنا لی — گفت شرح کمر بہ معیار

از نتیجہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص بہ واسطی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب متعلقہ دار جلال پور وغیرہ پیش قصبہ سندیلہ خیر خواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اچھی کتاب — حل ہوئی مشکل مسائل سربسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک نے — یون رقم کی شرح ہندی مختصر
سنہ ۱۲۸۹

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب متخلص افسون شاگرد جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر متخلص شاہ لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھی — جو سطر ہے سنبل چشم بد ہے
تاریخ کی یہہ اوسکی بینے — افسون یہہ شرح مستند ہے
۱۲۸۹

از نتیجہ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص بہ رضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع — آنکہ میزان برای اشعار ست
فکر تاریخ چون رضا کردم — گفت ہاتف کہ شرح معیار ست
سنہ ۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظہور حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علیم اللہ صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہست تیر فلک کلک جناب اسیر — ہست زہ پیکان او سینۂ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال — کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار
از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور — سکۂ نو شد روان از زر کامل عیار
سنہ ۱۲۸۹ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمی بہ زرکامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور میں بمقام لکھنؤ بماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری
طبع ہوکر شائع ہوا فقط